الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب
دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

اِتقانُ الفِراسَةِ فِي شَرحِ دِيوانِ الحَماسَةِ

شارح

مولانا رسول بخش قادری
فاضل جامعہ نظامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور

Marfat.com

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

إتقان الفراسة

في شرح

ديوان الحماسة

ناشر

نظامیہ کتاب گھر ○ لاہور

زبیدہ سنٹر ۴۰ ۔ اردو بازار ۔ لاہور 0301-4377868

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... انتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة

شارح .... علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری

پیش کش .... علامہ ابوالخیر غلام حیدر قادری

صفحات 209

باہتمام .... سلیم یوسف چترالی

ناشر .... نظامیہ کتاب گھر لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور • زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور • شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور • مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور • مکتبہ قادریہ آزاد کشمیر • مکتبہ غوثیہ کراچی

مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ "نیتیں"

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الٰہی عزوجل کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر "اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی حِفْظِكَ" پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمدِ الٰہی عزوجل بجا لاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
1	انتساب	05
2	تعارف المدینۃ العلمیہ	06
3	پیش لفظ	07
4	مقدمۃ	08
5	رموز	23
6	باب الحماسہ	25
7	لفظِ بلعنبر کی تحقیق	25
8	اسمِ جمع کی تعریف	26
9	فائدہ: عند اور لدی میں فرق	27
10	ذو کی اصل	27
11	اسمِ جنس کی تعریف	28
12	جنس اور اسم جنس میں فرق	28
13	لکن کی تحقیق	31
14	فائدہ: لما اور لم میں فرق	37
15	موت کی تعریف	49
16	دون کے مختلف معانی	53
17	اللہ (اسمِ جلالت) کی تحقیق	56
18	حمد کی تعریف	250
19	باب المراثی	250
20	باب الادب	293
21	باب النسیب	308
23	تعارف کتب المدینۃ العلمیہ	325

Marfat.com

انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار، غیبوں پر خبردار باذن پروردگار

محمد المصطفیٰ أحمد المجتبیٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

کے حضور

Marfat.com

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عربی ادب کو درس نظامی کے نصاب میں ایک اہم مقام حاصل ہے اگرچہ اب دیگر مضامین کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اس کی حیثیت محض ایک رسمی مضمون کی رہ گئی ہے اور عربی عبارات اور اشعار کے اردو ترجمہ کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اسے لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے کاش تنظیم المدارس کی نصابی کیمٹی میں بزرگوں اور درس نظامی کے اساتذہ کے علاوہ نصاب سازی کے کچھ ماہرین بھی شامل ہوتے جو تشکیل نصاب کے تمام تقاضوں اور عصری ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لازمی اور اختیاری مضامین کا تعین کرتے اس وقت عربی ادب کے حوالے سے طلباء کا سب سے بڑا اور منفرد مسئلہ تنظیم المدارس کے امتحان میں کامیابی ہی رہ گیا ہے اسی طرح فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے والے ساتھی بھی اسی نقطہ نظر سے اہم کتابوں دیوان متنبی اور دیوان حماسہ کے تراجم بلکہ خلاصہ جات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ ان کو مایوس نہیں کرتی۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کاوش فاضل نوجوان حضرت علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجدہٗ کی محنت شاقہ کی صورت میں منظر عام پر آئی ہے جو ''اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ'' کے نام سے موسوم ہے۔

علامہ رسول بخش قادری سلمہ اللہ وطن عزیز کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ایک ہونہار فاضل ہیں، یہ خاموش طبع نوجوان طالب علمی دور میں تمام غیر ضروری سرگرمیوں سے کنارہ کش رہتے ہوئے حصول علم کی منزل کی طرف رواں دواں رہا جس کے نتیجے میں آج وہ اس اہم علمی تالیف کا سہرا سجائے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عربی ادب پر مبسوط مقدمہ کے ساتھ ساتھ قصائد کا پس منظر، شاعر کا تعارف، الفاظ کی لغوی تحقیق، اشعار کا مفہوم، اس کے پس منظر میں موجود واقعہ اور پھر الفاظ کی قرآنی آیات سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یقیناً ان خوبیوں کی جامع کتاب اس میدان میں گوئے سبقت لے جانے والی کتاب ہے بالخصوص قرآنی آیات کا ذکر نہایت اہم ہے عالم اسلام کی عظیم علمی یونیورسٹی الجامعۃ الازہر الشریف کی نصابی کتب چاہے وہ کسی فن سے متعلق ہوں ان میں امثال قرآن مجید سے دی گئی ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کو قرآن مجید کا ایک معتد بہ حصہ مفہوم کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رسول بخش قادری مدظلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور علوم عربیہ کے طلباء کو اس سے استفادہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

Marfat.com

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

درس نظامی ونصاب تنظیم المدارس میں شامل ادب عربی کی معروف درسی کتاب دیوان الحماسہ کی انتہائی خوبصورت اردو شرح اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ نظر نواز ہوئی جو کہ برادر عزیز القدر حضرت علامہ مفتی ابو الحسن رسول بخش قادری زیدہ مجدہٗ کے رشحاتِ قلم گوہر بار کا ثمرِ جمیل ہے۔ شرح مذکور متعدد خوبیوں کے حسن کا مظہر ہے۔ لغاتِ مشکلہ کا حل، ابواب صرفیہ کی نشاندہی، ماخذ ومادہ کا تعین، اعراب وتراکیب نحویہ کا بیان، قرآن وحدیث اور محاوراتِ عرب سے استشہاد نیز اشعار کا سلیس اور فصیح وبلیغ اردو میں ترجمہ اس شرح جلیل کے جمال میں زیادتی کا باعث ہیں۔

شروع میں انتہائی مفید ونافع فوائد ونکات پر مشتمل مقدمہ نے اس کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ پیش نظر شرح زیور طباعت سے مزین ہونے والی درسی کتب کے سلسلۃ الذہب کی انتہائی خوبصورت کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ نافعہ کو تا قیامت جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

Marfat.com

مُقَدِّمَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْ عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَيَانِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ أَفْحَمَ مَنْ تَصَدّٰی لِمُعَارَضَتِهٖ مِنْ فُصَحَاءِ قَحْطَانَ وَبُلَغَاءِ عَدْنَانَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اضْمَحَلَّ بِهِمْ دُجَی الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُوْرُ الْإِيْقَانِ أَمَّا بَعْدُ.

عربی زبان کی اہمیت و فضیلت:

حضورِ اکرم نورِ مجسم رسولِ مکرم شاہِ بنی آدم شافعِ امم شاہِ جود و کرم ماحیِ کفر و ظلم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: فَاِنِّيْ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اللّٰهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ﴾ "عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرتِ الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف "عربی زبان" کا اعجاز ہے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی یہ مِنْ وعَنْ اپنی حالت پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، رسولِ مکرم، شاہِ بنی آدم، شافعِ امم، شاہِ جود و کرم، ماحیِ کفر و ظلم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و فرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت و بلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی و جمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعر و ادب کے دلربا اور دل نواز نمونے اور خطابت و تقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات و اصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوند قدوس کی طرف سے اس لغتِ عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص و شمائل اور فضائل و کمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب کیا گیا اور اسے ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱۲/۲) کی سندِ عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کر سکتا اسی طرح اس کی زبان بھی ناقابلِ مقابلہ ہو۔ حق تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرۂ عرب میں پیدا فرمایا اور افصح العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زور و شور اور چرچا تھا، بڑے بڑے فصحاء

Marfat.com

وبلغا، خطباء وشعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں "مَا هٰذَا بِكَلَامِ الْبَشَرِ" اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتابِ ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاق عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم و معارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالی نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۵/۱۲) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ' قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدرِ استطاعت خدمت کی اور زندہ و جاوید ہوئے اسی طرح لغت قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالی نے ہر زمانے میں قابل قدر اہل لغت پیدا کئے اور نا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ((إِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)) کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ واشاعت اور حفاظت و ترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت و ترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرزِ تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

اَدَبَ (ض) اَدْبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فُلَانًا: اچھے اخلاق و عادات سکھانا۔ خوبیوں کی طرف بلانا۔ القومَ علی الامرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ اَدُبَ فُلَانٌ (ک) اَدَبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الاَدِیْبُ: علم ادب کا ماہر۔ اعلی اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: اُدَبَاءُ۔ "هُوَ اٰدَبُ نُظَرَائِهٖ": وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ آدَبَ (افعال) اِيْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ اَدَّبَهٗ (تفعیل) تَادِيْبًا: ادب واخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ الدَّابَّةَ: جانور کو سدھانا۔ الاَدَبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم و فن یا صنعت و حرفت کے آداب، قواعد و ضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم و معرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آداب۔

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهٖ مِنْ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الْخَطَاءِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً یعنی "ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی و تحریری خطاء سے بچا جا سکے"۔

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)......ادب طبعی (۲)......ادب کسبی۔

Marfat.com

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاق حسنہ اور اخلاق محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالی ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ''ادب نفسی'' بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور وفکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

اَلْكَلَامُ الْمَنْظُوْمُ وَالْمَنْثُوْرُ مِنْ حَيْثُ فَصَاحَتِهٖ وَبَلَاغَتِهٖ یعنی ''اس کا موضوع فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) ونثر ہے''۔

ادب کی غرض وغایت:

اَلاِجَادَةُ فِي فَنَّي الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰى اَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَتَهْذِيْبُ الْعَقْلِ وَتَزْكِيَةُ الْجَنَانِ ''فن نظم ونثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔

ادب کا فائدہ:

اِنَّهٗ يَعْصِمُ صَاحِبَهٗ مِنْ زَلَّةِ الْجَهْلِ وَاِنَّهٗ يُرَوِّضُ الْاَخْلَاقَ وَيُلَيِّنُ الطَّبَائِعَ وَاِنَّهٗ يُعِيْنُ عَلَى الْمُرُوْءَةِ وَيَنْهَضُ بِالْهِمَمِ اِلٰى طَلَبِ الْمَعَالِي وَالْاُمُوْرِ الشَّرِيْفَةِ یعنی ''ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطاء سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروّت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلی امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔

اقسام علومِ ادبیہ:

علامہ محمد عبد اللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

❶ ...... علم لغت ❷ ...... علم صرف ❸ ...... علم اشتقاق ❹ ...... علم نحو ❺ ...... علم معانی ❻ ...... علم بیان ❼ ...... علم بدیع ❽ ...... علم عروض ❾ ...... علم قوافی ❿ ...... علم الخط ⓫ ...... علم قرض الشعر ⓬ ...... علم الانشاء ⓭ ...... علم المحاضرات اور اس کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعریفات للعلوم الدرسیات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر فی اللغة: العلم یعنی ''شعر کا لغوی معنی ''علم'' ہے۔

Marfat.com

شعر کا اصطلاحی معنی:

کَلَامٌ مُقَفًّى مَوْزُوْنٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْقَصْدِ یعنی ''وہ کلام جسے قصداً موزون ومقفّٰی بنایا گیا ہو۔

فائدہ:

قصداً کی قید سے اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان عالی: ﴿اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (۴،۳/۹۴) تعریف شعر سے خارج ہوگیا؛ کیونکہ اگر چہ یہ کلام موزون ومقفّٰی ہے مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعریفات للجرجانی، ص ۹۱،۹۲، دار المنار)

طبقات شعراء:

شعراءِ عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

❶......جاھلین: وہ شعراء جنہوں نے زمانۂ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔ جیسے امرؤ القیس، زہیر اور امیہ بن ابی الصلت۔

❷......مخضرمین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانۂ اسلام اور زمانۂ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔ جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔

❸......اسلامیین: وہ شعراء جو زمانۂ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جیسے اموی دور کے شعراء۔

❹......مولدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔ (تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات: (۱)جاھلین (۲)مخضرمین (۳)اسلامیین (۴)مولدین (۵)محدثین (۶)متاخرین شمار کر کے فرماتے ہیں: والثلاثة الأُوَل هم ما هم في البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ یعنی ''پہلے تین طبقے بلاغت وخوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کا روایۃً اور درایۃً جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر اُن احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، اِن شعراء کے کلام کے معانی میں اگر چہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔ (ردالمحتار، المقدمه، ج ۱، ص ۱۳۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

عربی شاعری کے ادوار:

❶......زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ ''دورِ جاہلیت'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ

Marfat.com

ہیں: امرؤالقیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سُلمیٰ، اعشیٰ، عنترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن حلزۃ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اور شاعرات میں عاتکہ بنت عبد المطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطثریہ، عمرہ الخثعمہ اور ربطہ بنت عاصم۔

2 ...... عہد رسالت وخلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

3 ...... عہد بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبد اللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبد اللہ اخطل، فرزدق، جریر، کثیر، غیلان بن عقبہ، اعشی ہمدان، لیلیٰ الاخیلیہ، عبد اللہ بن المخارق، طرماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

4 ...... عہد بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشار، عبد اللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، بحتری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابو العتاہیہ اور الطغرائی۔

5 ...... عہد ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصیری (صاحب قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابو بکر بن حجۃ صفی الدین الحلی، فخر الدین بن مکانس اور ابن معتوق الموسوی۔

6 ...... عہد جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نیل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، ایلیاء ابو ماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابو شبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جا رہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت وبلاغت سمجھنے میں مدد ومعاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کار آمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات وکنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

تحقیق الاستعارۃ

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہیے کہ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں:

❶......حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاح تخاطب کے اعتبار سے اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لغۃً اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ علی هذا القياس. جیسے: لفظ "صَلَاۃ" کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔

❷......مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ تخاطب کے اعتبار سے ایسے معنیٰ میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرفِ لغت میں دُعَـاء کا استعمال ارکان مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنیٰ کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

❶......لفظ کے معنیٰ حقیقی (موضوع لہٗ) اور اس کے معنیٰ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرفِ لغت میں لفظِ صَلَاۃ کا استعمال ارکان مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنیٰ حقیقی (دعا) اور معنیٰ مجازی میں علاقہ "جزئیت" ہے؛ کہ دعا ارکان مخصوصہ کا جزء ہے لہٰذا یہ ذِكْرُ الْجُزْءِ وَإِرَادَةُ الْكُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔

❷......ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنیٰ حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾ (۱۰۳/۴) اس میں لفظ "موقوتاً" قرینہ ہے جو صلاۃ کے حقیقی معنیٰ (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

پھر مجاز کی دو قسمیں ہیں:

❶......مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنیٰ حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنیٰ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے) کے درمیان علاقہ، مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: ﴿يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (۱۹/۲) یہاں "اصابع" سے مراد "انامل" ہیں از قبیل ذِكْرُ الْكُلِّ وَإِرَادَةُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنیٰ حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

❷......استعارہ: وہ مجاز جس کے معنیٰ حقیقی و معنیٰ مجازی کے مابین علاقہ "مشابہت" ہو۔ جیسے: فُلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالدُّرَرِ اس میں لفظ "دُرَر" استعارہ ہے جس کا حقیقی معنیٰ "لآلــــی" یعنی موتی ہے اور مجازی معنیٰ جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے "کلماتِ فصیحہ" ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ "حسن" میں موتیوں کی طرح ہیں۔

Marfat.com

فائدہ۱:

اس سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل ''تشبیہ'' ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو'مستعار' اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو ''مستعار منہ'' اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جارہا ہے) کو'مستعار لہ' اور وجہ شبہ کو'جامع'' کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعار لہ کو'طرفینِ استعارہ'' کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱)......تقسیم استعارہ باعتبارِ اجتماع و عدمِ اجتماعِ طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ وِفَاقِیّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شیٔ میں جمع ہو سکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالیشان: ﴿أَوَ مَن كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ﴾(۱۲۲/۶) میں'احیاء'' کا استعارہ'ھدایۃ'' کے لیے؛ کہ ہدایت (اَلدَّلَالَۃُ عَلٰی طَرِیْقٍ یُوْصِلُ اِلَی الْمَطْلُوْبِ) کو اِحیاء کے حقیقی معنی (جَعْلُ الشَّیْءِ حَیًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ اِحیاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین (احیاء اور ھدایۃ) شیٔ واحد میں جمع ہو سکتے ہیں اس لیے یہ''استعارہ وفاقیہ'' ہے۔ اسے''وفاقیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

❷......اِستِعارہ عِنَادِیّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شیٔ واحد میں مجتمع نہ ہو سکتے ہوں۔ جیسے: مذکورہ آیت کریمہ میں ''مَیْتً'' کا استعارہ'ضَالّ'' کے لیے؛ کہ'حَیّ جَاھِل ''کو معنی'مَیْت '' سے تشبیہ دیکر لفظ'مَیْت ''کو'حَیّ جَاھِل ''کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شیٔ واحد میں جمع نہیں ہو سکتے اس لیے یہ''استعارہ عنادیہ'' ہے۔ اسے''عنادیہ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں''عناد اور منافات' ہوتا ہے۔

فائدہ:

اِستِعارہ تَھَکُّمِیّہ اور اِستِعارہ تَمْلِیْحِیّہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور نقیض کے لیے بطور تھکم واستہزاء استعمال کیا جائے تو اسے'استعارہ تھکمیہ '' کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا: ﴿فَبَشِّرْهُم

Marfat.com

بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ (۲۱/۳) یعنی انذرھم الخ. اس میں انذار (ایسی خبر دینا جو غم واندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنی حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعث سرور وفرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انذار کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تھکم ہے اس لیے یہ ''استعارہ تھکمیہ'' کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انذار کے لیے بطور تملیح (ظرافت وخوش طبعی) ہو تو یہ ''استعارہ تملیحیہ'' کہلائے گا۔

اسی طرح یوں کہا جائے ''رَأَیْتُ أَسَداً'' اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم واستہزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکمیہ ہے اور اگر بطور تلمیح وظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲)......تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ لفظِ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ مُصَرَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ   وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسوں بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور اولے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبالیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسوں، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور اولے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ مشبہات کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہا کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے ''استعارہ مصرحہ'' کے قبیل سے ہیں۔

❷......اِستِعارَہ مَکْنِیَّہ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۲۴/۱۷) اس میں ''طائر'' مستعار منہ ہے ذُلّ کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم ''جناح'' یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: ''وَاِذَا الْمَنِيَّةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا'' میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنی (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم ''اظفار'' کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو ''اِستِعارَہ بِالْکِنَایَۃ'' بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا ''اِستِعارَہ تَخْیِیلِیَّہ'' کہلاتا ہے۔ جسے ''اِستِعارَہ مُخَیَّلَہ'' اور ''تَخْیِیل'' بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ ''جناح'' اور شاعر

Marfat.com

کے قول مذکور میں لفظ ''اظفار'' کا ذکر استعارہ تخییلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائف بلاغت سے ہے کہ شئی مُستعار کا صراحۃً ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔

(۳)......تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفہوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں ''وجہ شبہ'' اور استعارے کے باب میں ''وجہ جامع'' کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا﴾ (۱۶۸/۷)

اس فرمان عالیشان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ''اِزَالَةُ الْاِجْتِمَاع'' ہے جو طرفین (تقطیع و تفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے: اِزَالَةُ الْاِتِّصَالِ بَيْنَ الْاَجْسَامِ الْمُتَّصِلَةِ اور تفریق کا معنی ہے: اِزَالَةُ اِتِّصَالِ الْاَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَةِ اس سے ظاہر ہوا کہ ''اِزَالَةُ الْاِجْتِمَاع'' دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا: ((خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ إِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِي شَعْفَةٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يَعْبُدُ اللّٰهَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی ''لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کر لے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہو جائے''۔

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَیَران سے تشبیہ دیکر لفظ ''طَارَ'' کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ''قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَةٍ'' ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے اِلّا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہ کے اقوی ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع' جانبِ مشبہ بہ میں اشد اور اقوی ہو۔

❷......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے: ''رَأَيْتُ أَسَداً يَتَكَلَّمُ'' کہ اس میں لفظ اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع ''شجاعت'' ہے جو مستعار لہ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم ''حیوان مفترس'' ہے۔

(۴)......تقسیم استعارہ باعتبار ظہور و عدم ظہور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ عَامِیّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے: ''رَأَيْتُ أَسَدًا يَرْمِيْ'' (میں نے شیر کو تیر اندازی

Marfat.com

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ، رجلِ شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع ''شجاعت'' ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز اسے ''اِستِعارَہ مُبتَذلَہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام وخواص سبھی استعمال کرتے ہیں۔

2 ......اِستِعارَہ خَاصِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:۔

وَإِذَا احْتَبَى قُرْبُوْسَهُ بِعِنَانِهِ عَلَكَ الشَكِيْمَ إِلَى انْصِرَافِ الزَائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مؤدب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کر لیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔

اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مُحتَبِی کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے ''استعارہ خاصیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے ''استعارہ غَرِیبَہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)......تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

1 ......وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا﴾ (۲۰/۸۸)

اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک وتعالی نے فرعونیوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے بچھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ ''عجل'' کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع ''شکل وخوار'' ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار لہ یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی بچھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل وخوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع وبصر سے ہو سکتا ہے۔

2 ......وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قران کریم میں ہے: ﴿وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ﴾ (۳۶/۳۷)

اس میں ''مکان لیل سے ازالہ ضوء'' کو ''بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے'' سے تشبیہ دے کر لفظ ''نَسْلَخُ''

Marfat.com

کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں جامع ''ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب'' ہے۔

اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اور اس پر نور کی روشنی طاری ہو کر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے۔ پس زوال ضوء نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے سلخِ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہٰذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔

تو اس میں طرفین (مستعار لہٗ یعنی ازالہ ضوء نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

❸ ...... وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ''رَأَيْتُ شَمْساً عَلَى الأَرْض'' (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شَمْس سے تشبیہ دے کر لفظ شَمْس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ''حسن طلعت'' یعنی خوبصورتی اور نباہت شان یعنی شہرت و رفعت ہے۔ اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نباہت شان۔

❹ ...... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''بعث'' یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

❺ ...... وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعار لہٗ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۹۴/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سخت شی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں جامع (تاثیر) ہے۔ یعنی جس طرح شی مکسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو یہاں مستعار منہ (صدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعار لہٗ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

❻ ...... وہ استعارہ جس میں مستعار لہٗ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغی) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''اِسْتِعْلاءِ مُفْرِط'' یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔ لہٰذا یہاں مستعار لہٗ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(٦)......تقسیم استعارہ باعتبار لفظِ مستعار:

لفظ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دوقسمیں ہیں:

❶ ......اِستِعارَہ أصلِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہو نہ حرف ہو اور نہ ہی اسم مشتق ہو۔ خواہ اسم عین ہو۔ جیسے: ''رَأیتُ أسداً یَرْمِيْ'' میں کہ رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظ مستعار (اسد) ہے جو اسم جنس اور اسم عین ہے۔ یا اسمِ معنیٰ (مصدر) ہو۔ جیسے: ''لَقِیتُ مَنْ قَرَّبَ بِمَوْتِهِ قَتْلُکَ إیَّاہُ'' (میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ ''قتل'' کو ضرب شدید کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظ مستعار اسم جنس ہے اور مصدر ہے۔

❷ ......اِستِعارَہ تَبَعِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس نہ ہو بلکہ اسم مشتق یا فعل یا حرف ہو۔

فعل اور اسم مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اوّلاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدرِ مشبہ بہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ''نَطَقَتُ الْحَالُ بِکَذَا'' (حال نے یہ بیان کر دیا)

اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر ''نُطق'' سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ ''ایضاح وایصال معنی'' ہے کہ جس طرح نطق سے معنی کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنی مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ایضاح معنی ہو جاتا ہے، پھر لفظ ''نطق'' سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح ''اَلْحَالُ نَاطِقَۃٌ بِکَذَا'' میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنی کو معنی حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلق معنی سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا﴾ (۸/۲۸)

اس فرمان میں ''لیکون'' کا لامِ تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنی لامِ عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو التقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے التقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور تبنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از التقاط ملحوظ تھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیساتھ تشبیہ دی گئی اور وجہ شبہ ''ترتب علی الالتقاط'' ہے کہ دونوں ہی التقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علت غائیہ علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ (۲۰/۷۱) میں استعلاء مؤمنین کو ظرفیت شئ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (اِسْتِعْلَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى جُذُوْعِ النَّخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ (۲/۵) میں متقین کے تَمَكُّنْ مِنَ الْهِدَايَةِ کو اِسْتِعْلَاءُ رَاكِب کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ ''عَلٰی'' کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

Marfat.com

(۷)......تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ مناسبِ احد الطرفین:

احد الطرفین کے مناسب کو ذکر کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ مُطلَقَہ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اور مناسب مذکور نہ ہو۔ جیسے: "عِندِیْ أَسَدٌ" اس میں رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو استعارہ کے طور پر مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے مگر ان میں سے کسی کے مناسب کو ذکر نہیں کیا گیا۔

❷......اِستِعارَہ مُجَرَّدَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارلہٗ کے مناسب کو بھی ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: شاعر کا قول ہے:

غَمْرُ الرِّدَاءِ إِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِكاً غَلِقَتْ بِضِحْكَتِهِ رِقَابُ الْمَالِ

یعنی وہ کثیر العطاء ہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئے ہنس پڑتا ہے تو سائلوں کے ہاتھ کا مال نا قابل انفکاک ہو جاتا ہے۔ یعنی بغیر اجازت کے ممدوح کا مال لے جانے والے بہت سے سائلین کو جب پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کیا جاتا ہے تو ممدوح انہیں دیکھ کر بجائے افروختہ ہونے کے مسکرا کر ہنس پڑتا ہے اور مال واپس نہیں لیتا گویا اس کا تبسم سائل کے ہاتھ میں مالِ ماخوذ کے متمکن ہونے کا ذریعہ ہوا کہ اب یہ مال ان سے جدا نہیں کیا جائے گا۔

اس شعر میں شاعر نے عطاء کو رداء سے تشبیہ دیکر لفظ رداء کو استعارہ کے طور پر عطاء کے لیے استعمال کیا ہے۔ وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادر دھوپ، گرد وغبار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح عطاء بھی عزت مُعطی کو بچاتی ہے۔ اور مستعارلہٗ (عطاء) کے مناسب (غمر یعنی کثرت والا) کو بطور استعارہ مجرّدہ استعمال کیا ہے۔ اسے "تجرید" بھی کہتے ہیں۔

❸......اِستِعارَہ مُرَشَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ کے مناسب کو ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ﴾ (۱۶/۲)

اس فرمان عالی میں "اِستِبْدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ" کو "اِشْتِرَاء" سے تشبیہ دی گئی جو "اِسْتِبْدَالُ الْمَالِ بِالْمَالِ" سے عبارت ہے۔ پھر لفظ اشتراء کو بطور استعارہ استبدال کے لیے استعمال کیا گیا، اور مستعار منہ کے مناسب (نَفْيُ رِبْحٍ فِي التِّجَارَةِ) کو بطور استعارہ مرشحہ ذکر کیا گیا۔ اسے "تَرْشِيح" بھی کہتے ہیں۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اِستِعَارَہ فِي الْمُفْرَد کی بحث تھی اور استعارہ کی دوسری قسم اِستِعارَہ فِي الْمُرَكَّب ہے یعنی وہ مرکب جو غیر معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں وہ استعمال کیا جا رہا ہے) کے مابین علاقہ "مشابہت" ہو۔ اسے "تَمْثِيلٌ عَلَى سَبِيلِ الِاسْتِعَارَةِ" یا "اِستِعارَہ تَمْثِيلِيَّہ" یا صرف "تَمْثِيل" بھی کہتے ہیں۔

اگر اس کا استعمال بحیثیت استعارہ شائع وذائع ہو جائے تو اسی کو "مَثَل" اور "مِثَال" کہتے ہیں۔ جیسے: کسی متردد فی الامر سے کہا جائے: "أَرَاكَ تُقَدِّمُ رِجلاً وَتُؤَخِّرُ أُخْرَى" (میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو پس وپیش سے کام لے رہا ہے)

Marfat.com

یہ پورا جملہ استعارہ تمثیلیہ کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تر دد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تر دد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹالیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے ''ضَرْبُ الْمِثْل''بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَاِنَّ الْاَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ. مختصر یہ کہ ''امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے'' ۔جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: "بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ". یہ بعلامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگرچہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادار تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آکر اپنے پہلے خاوند سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا:"بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ" یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے استعارہ تمثیلیہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......تَمْثِيل تَحْقِيقِيّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ امر محقق کثیر الوقوع ہو۔ جیسے: ''سَالَ بِهِ الْوَادِيْ'' (اسے وادی بہالے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہالے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے کلام کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''وادی کے بہالے جانے کی وجہ سے ہلاکت'' ایک امر محقق ہے اس لیے یہ ''تمثیل تحقیقی'' کہلائے گی۔

❷......تَمْثِيل تَقْدِيرِيّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدر اور مفروض الوقوع ہو۔ جیسے: ''طَارَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ'' (اسے عنقاء اڑا لے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑا لے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے جملے کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''عنقاء کا کسی کو اڑا لے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا'' ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ ''تمثیل تقدیری'' ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہو سکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرْضِيٌّ لَا وُجُوْدَ لَهُ فِي الْخَارِجِ. نیز قافیہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: اَلْعَنْقَاءُ اِسْمٌ لَا جِسْمٌ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شئی ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شئی کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، اعراب و بناء، وحدت تثنیہ و جمع، اور رفع و نصب و جر وغیرہا مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں متحقق ہو سکتی ہیں۔ مثلاً: "جَاءَ زَيْدٌ" اس میں لفظ "زَيْدٌ" معرفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادۂ واحدہ میں جمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلاً جَسَداً لَه﴾ (۲۰/۸۸) کہ اس میں لفظ "عجلا" استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَيْكَ بِالْقِيَاسِ فِي كُلِّ مَقَامٍ.

هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِيْ وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّيْ وَهُوَ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِهِمْ.

Marfat.com

اس شرح کی خصوصیات

1- شعراء کا تعارف۔

2- اشعار کا پس منظر۔

3- اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔

4- ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔

5- حل لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔

6- مستند ومعتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔

7- موقع بموقع آیات قرآنیہ سے استشہاد۔

8- چیدہ چیدہ مقامات پر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے استشہاد۔

9- جگہ بجگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔

10- اردو اشعار۔

11- اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

فا	//	اسم فاعل
مفع	//	اسم مفعول
ج	//	جمع
جج	//	جمع الجمع
مص	//	مصدر
ض	//	باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ
ن	//	باب نَصَرَ، يَنْصُرُ
ف	//	باب فَتَحَ، يَفْتَحُ
س	//	باب سَمِعَ، يَسْمَعُ
ک	//	باب كَرُمَ، يَكْرُمُ
ح	//	باب حَسِبَ، يَحْسِبُ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الْحَمَاسَةِ

قَالَ بَعْضُ شُعَرَاءِ بَلْعَنْبَرَ وَاسْمُهُ قُرَيْطُ بْنُ أُنَيْف

شاعر کا نام:

قریط بن اُنیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے "وھو شاعر جاھلی"۔(شرح دیوان الحماسۃ ج ا ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ مجبوراً بنومازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم وستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنومازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنوشیبان پر حملہ کر کے سو اونٹ ہانک کر لے آئے اور اس کے حوالے کر دیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنومازن کی جرأت و بہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے؛ کیونکہ "اَلانسانُ عبدُ الاحسانِ"(انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ "بَلْعَنْبَر" کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنِیُ الْعنبر تھا، پھر اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ "بلعنبر" ہو گیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ "بلعنبر" کی راء پر تنوین (دو زیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ "بلعنبر" میں با حرف جر نہیں بلکہ لفظ بنی کی ہے۔

①...... لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ اِبِلِيْ	بَنُو اللَّقِيْطَةِ مِنْ ذُهْلِ ابْنِ شَيْبَانَا

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجہول النسب یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

Marfat.com

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنبر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔ خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنبر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کررہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کر رہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔ لَمْ تَسْتَبِحْ: (استفعال) اِسْتَبَاحَ الشيءَ: کسی چیز کو مباح بنانا، کسی پر اِقدام کرنا، قوم کی بیخ کنی کرنا۔ اور مجرد سے باحَ (ن) بَوْحاً: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔ اِبلٌ: اونٹ۔ یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ١٧] ترجمۂ کنز الایمان: "تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا"۔ عربی مقولہ ہے: اِبِلِي لَمْ اَبِعْ وَلَمْ اَهَبْ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: اِبْن: بیٹا۔ ج: اَبْنَاءٌ وبَنُون. شعر میں اضافت کی وجہ سے نونِ جمع حذف ہوگیا۔ ﴿قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [یونس: ٩٠] ترجمۂ کنز الایمان: "بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں"۔ اَللَّقِيطَةُ: رذیل مرد یا عورت۔ ج: لَقَائِطُ. گویا کہ شاعر ذہل بن شیبان کو عار دلا رہا ہے کہ وہ مجہول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔ اور ایک روایت میں بنو "الشقیقه" ہے۔

عِنْدَ الْحَفِيظَةِ اِنْ ذُوْ لُوْثَةٍ لَانَا	❷ ...... اِذًا لَقَامَ بِنَصْرِيْ مَعْشَرٌ خُشُنٌ

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ: (ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

۱۹] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا''۔ چلتے ہوئے رک جانا۔ اَلامْرُ: اعتدال پر آنا، متوازن ہونا، سدھرنا، درست ہونا۔ اَلْحَقُّ: حق واضح اور ثابت ہونا۔ اَلْمَتَاعُ بِکَذا: سامان کی کوئی قیمت متعین ہوجانا۔ ھٰذَا الشیئُ قَامَ بِثَمَنِ کَذا: یہ اتنی قیمت میں پڑا۔ اَلامْرُ: کوئی سلسلہ قائم ہونا، وجود میں آنا، ہونا۔ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ: نماز شروع ہونا، نماز کا وقت ہوجانا، نماز کے لئے جماعت کا کھڑا ہوجانا۔ اَلْحَرَکَۃُ: تحریک چلنا، شروع ہونا۔ اَلْمُبَارَاۃُ فی کَذا: میچ ہونا، کھیل وغیرہ کا مقابلہ ہونا۔ اَلسَّاعَۃُ: قیامت آنا۔

نَصْرٌ: مص: نَصَرَہٗ عَلٰی عَدُوِّہٖ (ن) نَصْرًا: دشمن کے مقابلہ میں کسی کی حمایت و مدد کرنا۔ ﴿وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ﴾ [البقرۃ: ۲۱۴] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے''۔ وَمِنْہُ: کسی سے نجات دلانا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا نُصِرَ الرَّأیُ بَطَلَ الْھَوٰی: جب عقل کی امداد ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہوجاتی ہے۔ نُصْرَۃُ الْحَقِ شَرَفٌ: حق کی مدد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔ مَعْشَرٌ: (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں) جماعت۔ خلیل نے کہا: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہوں جیسے: مَعْشَرُ الطُّلّابِ. ج: مَعَاشِر. ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ﴾ [الرحمن: ۳۳] ترجمۂ کنز الایمان: ''اے جن وانسان کے گروہ''۔ خُشُنٌ: مف: خَشِنٌ واَخْشَنُ. کھردرا اور ٹھوس ہونا۔ یہاں مراد ہے طاقتور بہادر۔ عِنْدَ: اسم ظرف: موجود، نزدیک۔ ﴿مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ﴾ [الجمعۃ: ۱۱] ترجمۂ کنز الایمان: ''وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے''۔

فائدہ:

لَدٰی، لَدُنْ، لَدُنِ، لَدَنُ، لُدُن، لَدُ، لُدُ، لَدْ. یہ سب عند کے معنی میں ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو چیز اپنی ملک میں ہو چاہے پاس ہو یا غائب اس کے لئے ''عِنْد'' بولا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ. چاہے مال زید کے پاس ہو یا کہیں دور مثلاً بینک وغیرہ میں، اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ. اس وقت بولا جائے گا جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔

(شرح ملا جامی ص ۳۶، ۲۳۷ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اَلْحَفِیْظَۃُ: غصہ، ناراضگی، غیرت، تحفظ، احتیاط، تعویذ۔ ج: حَفَائِظ. اَھْلُ الْحَفَائِظِ: عزت وآبرو کے محافظ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ﴾ [یوسف: ۵۵] ترجمۂ کنز الایمان: ''یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: حَافِظْ عَلَی الصَّدِیْقِ وَلَوْ فِی الْحَرِیْقِ: دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

ذُوْ: یہ لفیف مقرون ہے یہ اصل میں ''ذَوَوٌ'' تھا پھر تخفیفاً ایک واو کو حذف کردیا اور یہ فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اسماء اجناس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسماء اجناس اسماء ظاہرہ ہی ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ جیسے: ﴿وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [البقرة: ۱۰۵] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔(حاشیہ شرح ملا جامی ص ۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف:

وہ اسم جوشئی اور اس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعیین کے ہر فرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق:

جنس کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْمَاءُ کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔ جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لُوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔ رَجُلٌ ذُوْلُوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی۔ ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔ شارح دیوانِ حماسہ ابوعلی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: والرّوايةُ الصحيحةُ هي ضمُ اللامِ من اللُّوثةِ: لوثۃ میں صحیح روایت ''لامِ مضموم'' ہے۔(شرح ديوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳ تاليف ابو على احمد بن محمد بن الحسين المرزوقى متوفى ۴۲۱ھ دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی۔ اَللَّوْثُ: طاقت، برائی۔ اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔ تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔ یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے ممدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

لَانَ: الشيءُ(ض) لَيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، لچکدار ہونا۔ لِقَوْمِهٖ: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾[آل عمران: ۱۵۹] ترجمۂ کنز الایمان: ''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے''۔ عربی مقولہ ہے: لَيِّنُ الكلامِ قَيْدُ القُلُوْبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

Marfat.com

3 ...... | قَوْمٌ اِذَاالشَّرُّ اَبْدٰی نَاجِذَیْهِ لَهُمْ | طَارُوْا اِلَیْهِ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانَا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت در جماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:

قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ۱۱] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں''۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ اَلشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی۔ گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُوْرٌ۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ٤] ترجمۂ کنزالایمان: ''اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے''۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ اَیَّامِ الدِّیْکِ یَوْمٌ تُغْسَلُ رِجْلَاهُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ اَبْدٰی: (اِفْعَال) اَبْدَی الشَّیْءَ وَبِهٖ: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ﴾ [الانعام: ۲۸] ترجمۂ کنزالایمان: ''بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے''۔ نَاجِذَیْهِ: یہ ''نَاجِذٌ'' کا تثنیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

اَلنَّاجِذُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِذ. فی الحدیث: ((عضوا علیه بالنواجذ)). طَارُوْا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُهٗ (ض) طَیْرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُهٗ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ اِلٰی كَذَا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافَات: مف: زَرَافَةٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وُحْدَانٌ وَاُحْدَانٌ: مف: وَاحِدٌ: اللہ تعالیٰ کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ [البقرة: ۱٦۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان''۔

4 ...... | لَا یَسْاَلُوْنَ اَخَاهُمْ حِیْنَ یَنْدُبُهُمْ | فِی النَّائِبَاتِ عَلٰی مَاقَالَ بُرْهَانَا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

یَسْأَلُوْنَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذا وبِكَذا (ف) سُؤَالًا: پوچھنا، معلوم کرنا۔ فلانا الشیءَ: کوئی چیز مانگنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لا یَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَیْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِیْمٌ﴾ [البقرة: ۲۷۳] ترجمۂ کنز الایمان: ''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے''۔ عربی مقولہ ہے: سَائِلُ اللّٰهِ لَا یَخِیْبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلُنِیْ أُمُّ الْخِیَارِ جَمَلاً   یَمْشِیْ رُوَیْدًا وَیَکُوْنُ أَوَّلَا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نمبر پر۔ یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔

أَخٌ: بھائی، دوست، ساتھی، قوم کا ایک فرد۔ ﴿وَإِلَى مَدْیَنَ أَخَاهُمْ شُعَیْباً﴾ [هود: ۸۴] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو''۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ أَخٍ لَمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔ حِیْنٌ: موقع، وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔ کہتے ہیں: حِیْنَئِذٍ: جس وقت، زمانہ۔ ج: أَحْیَانٌ۔ ﴿وَلَكُمْ فِی الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِیْنٍ﴾ [البقرة: ۳۶] ترجمۂ کنز الایمان: ''ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے''۔ اَلْحَیْنُ: موت، ہلاکت، آزمائش ومصیبت۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا حَانَ الْحَیْنُ حَارَتِ الْعَیْنُ. جب ہلاکت قریب ہو جاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کر دیتی ہے۔ یَنْدُبُ: نَدَبَ فُلَانٌ إِلَى أَمْرٍ (ن) نَدْبًا: کسی کام کی دعوت دینا، اس پر آمادہ کرنا، اس پر مامور کرنا، کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔ المَیِّتَ: مردے کے محاسن بیان کر کے رونا۔ اَلنَّائِبَاتُ: مف: نَائِبَةٌ: آفت، مصیبت، حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔ نَوَائِبُ الرَّعِیَّةِ: پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قالَ: (ن) قَوْلًا: کہنا، بولنا۔ مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شی ہوتی ہے جیسے: قَالَتْ لَهُ الْعَیْنَانِ: آنکھوں سے معلوم ہوا، آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔ بِرَأْسِهِ: سر سے اشارہ کرنا۔ لَهُ: کسی سے کچھ کہنا، بات کرنا۔ عَلَیْهِ: کسی کے خلاف بولنا، کسی پر بہتان باندھنا، الزام لگانا۔ عَنْهُ: کسی کے متعلق خبر دینا، کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔ فِیْهِ: کسی چیز میں کوشش کرنا۔ کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔ بِهِ: کسی بات کا قائل ہونا، اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا، رائے رکھنا۔ قول کے بعد قائل کا جملہ بطور حکایۃ بلفظہٖ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ إِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر '' قال '' کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ قول کبھی ''ظن'' کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدا اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: أَتَقُوْلُ الْمُسَافِرَ قَادِمًا الْیَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ

Marfat.com

خَلِيْفَةً﴾ [البقرة: ۳۰] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: اَلْقَوْلُ يَنْفُذُ مَا لَا تَنْفُذُ الْإِبَرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کر دیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرْهَانٌ: ج: بَرَاهِين: قاطع اور واضح دلیل۔

5 ...... | لٰكِنَّ قَوْمِيْ وَاِنْ كَانُوْا ذَوِيْ عَدَدٍ | لَيْسُوْا مِنَ الشَّرِّ فِيْ شَيْءٍ وَاِنْ هَانَا |

ترجمہ:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن و صلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ماقبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ ''اِنَّ'' کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لٰكِنْ اور ''اِنَّ'' سے مرکب ہے اور ''اِنَّ'' کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ''مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ'' ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ. ﴿فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا﴾ [النساء: ۲۴] ترجمۂ کنز الایمان: ''کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم''۔ لَيْسُوْا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل ''لَا اَيْسَ'' ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَيْسُوْا سَوَاءً مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ۱۱۳] ترجمۂ کنز الایمان: ''سب ایک سے نہیں کتابیوں میں''۔ شَيْءٌ: شَاءَهُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَى الْاَمْرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَيْء کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: اَلشَّيْءُ فِي اللُّغَةِ: هُوَ مَا يَصِحُّ اَنْ يُّعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ، وَقِيْلَ: اَلشَّيْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوُجُوْدِ، وهو اسْمٌ لِجَمِيْعِ الْمُكَوَّنَاتِ، عرضا كان او جوهرًا ويَصِحُّ اَنْ يُّعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِي الْاِصْطِلَاحِ: هُوَ الْمَوْجُوْدُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِي الْخَارِجِ. سیبویہ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ''شَيْء'' اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جا سکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جاسکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو "شیء" کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجود ثابت اور متحقق فی الخارج کو شیء کہا جاتا ہے۔(التعریفات ص ۹۳ .تألیف السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین أبی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی، دار المنار) ج: اَشْیَاءُ. جج: اَشَاوِی، اَشَاوَاۃٌ، اَشَایَا. ھان: الاَمرُ علی فلان (ن) ھَوْنًا: نرم وآسان ہونا۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً [الفرقان: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان: "اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔ ھان الرجلُ (ن) ھُوناً وھَوَاناً: ذلیل وحقیر ہونا، مسکین ہونا۔ عربی مقولہ ہے: مَا اَھْوَنَ الْحَرْبَ عَلَی النَّظَّارَۃِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

6 …… | يَجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ اَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً | وَمِنْ اِسَاءَةِ اَهْلِ السُّوْءِ اِحْسَانًا |

ترجمہ:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

يَجْزُوْنَ: جَزَی الشَّیءُ (ض) جَزَاءً: کافی ہونا، فائدہ پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاتَّقُوا يَوْماً لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً﴾ [البقرۃ: ۱۲۳] ترجمۂ کنزالایمان: "اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی"۔ الرَّجلَ بکذا وعلی کذا: بدلہ دینا، انعام دینا۔ فُلانًا حَقَّهُ: کسی کا حق ادا کرنا۔ ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُوراً﴾ [بنی اسرائیل: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان: "فرمایا، دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا"۔ الظُّلْم: ظلم (ض) ظُلْمًا: زیادتی کرنا، غلط روش اختیار کرنا، ناانصافی کرنا، حق تلفی کرنا، بدسلوکی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ ﴿وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِّلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ۳۱] ترجمۂ کنزالایمان: "اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا"۔

ظلم کی تعریف:

اَلظُّلْمُ: وَضْعُ الشَّیءِ فِی غَیْرِ مَوْضِعِہٖ: چیز کو بے موقع رکھنا۔ وَفِی الشَّرِیْعَۃِ: عِبَارَۃٌ عَنِ التَّعَدِّیْ عَنِ الْحَقِّ اِلَی الْبَاطِلِ وَھُوَ الْجَوْرُ: اور شرع میں ظلم کہتے ہیں: حق سے باطل یعنی ظلم و جور کی طرف بڑھنا۔ (التعریفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اھل: عزیز، رشتہ دار، کنبہ، بیوی۔ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَاراً﴾ [النمل: ۷] ترجمۂ کنزالایمان: "جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا (ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے"۔ ما کان۔ ھو اھل کذا: وہ اس کا اہل ہے۔ اھل الدّار: گھر والے۔ ج: اَھالٌ و اَھلاتٌ و اَھَلاتٌ. مغفرۃ: مص. غفر لہ الذنب

(ض) مَغفِرةً وَغُفرانًا: گناہ چھپانا، معاف کرنا۔ الشیءَ: چھپانا۔ إساءةً: مص (إفعال) أساءَ الشَّیءَ: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔ إلیہِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔ بہِ الظَّنَّ: بدگمانی کرنا۔ الْفَھمَ: غلط سمجھنا۔ اَلسُّوْءُ: ہرناگوار چیز یا بات، برائی، تکلیف واذیت۔ ﴿یَسُومُونَکُم سُوْءَ الْعَذَابِ﴾ [البقرة: ٤٩] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے''۔ ہر آفت ومرض۔ ﴿وَأَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْءٍ﴾ [النمل: ٢ ٢٧] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب''۔ سُوْءُ الْخُلُقِ: بدمزاجی۔ سُوْءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔ إحْسَانٌ: مص: أحْسَنَ (افعال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا۔ ﴿ھَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [الرحمن: ٦٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی''۔ ختنہ کرنا۔ إلیہِ وبہِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْإِحْسَانُ یَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

7 ...... کَأَنَّ رَبَّکَ لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِہٖ | سِوَاھُمْ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ إِنْسَانًا

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف وڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبّ: اللہ تعالیٰ کا نام۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ رب اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوسکتا۔ کما فی القرآن المجید: ﴿ارْجِعْ إِلَی رَبِّکَ فَاسْأَلْہُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ قَطَّعْنَ أَیْدِیَھُنَّ﴾ [یوسف: ٥٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے''۔ مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ ج: أرْبَابٌ ورُبُوبٌ. لَمْ یَخْلُقْ: خلق (ن) خَلْقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔ ﴿ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْأَرْضِ جَمِیْعًا﴾ [البقرة: ٢٩] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے''۔ اَلْقَوْلَ: بات گھڑنا، جھوٹ گھڑنا۔ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُوْنَ إِفْکًا﴾ [التوبة: ١٧] ترجمۂ کنزالایمان: ''تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو''۔ خَلَقَ اللّٰہُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔ خَشْیَة: مص. خَشِیَ (س) خَشْیَةً: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔ فلانًا ومِنْہُ. ڈرنا، دل میں تعظیم وہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔ ﴿إِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ٢٨) ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔ امید رکھنا۔ فی الحدیث: ((

لقد اکثرت من الدعاء بالموت حتی خشیت ان یکون ذلک اسھل لک عند نزولہ)). ناپسند کرنا۔ عربی مقولہ ہے:مَنْ خَشِیَ الذِّئْبَ اَعَدَّ کَلْبًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہواسے کتا تیار رکھنا چاہئے۔سِوَا: یہ مستثنیٰ مقدم ہے اصل عبارت یوں ہے:لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِہٖ اِنْسَانًا سِوَاھُم (شرح مرزوقی ج اص ۲٦ بیروت) سُوَی الشیء: غیر،علاوہ،بدل۔جاؤوا سِوَی زید۔یہ حروف اِسْتِثْنَاء میں سے ہے۔اخفش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے لفظ''سِوَی'' جب غیر یا عدل کے معنی میں استعمال ہوتو اس کے تین لہجے ہیں''س''مضموم یا مکسور ہونیکی صورت میں آخر میں یاء مقصور آئے گی اور اگر''س''مفتوح ہوتو آخر میں الف ممدود ہوگا چنانچہ کہیں گے: مکَانٌ سُوًی وسِوًی و سَوَاءٌ: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے:﴿مَکَانًا سُوًی﴾ اور تمہارا یہ کہنا کہ:مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سُوَاکَ وسِوَاکَ وسِوَائِکَ: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔(مختار الصحاح) السَّواء: برابری۔﴿فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ﴾[الانفال: ۵۸] ترجمۂ کنزالایمان:''توان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر''۔ سَوَاءُ الشیءِ: چیز کا وسط۔﴿فِیْ سَوَاءِ الْجَحِیْمِ﴾[الصافات: ۵۵] ترجمۂ کنزالایمان:''بیچ بھڑکتی آگ''۔ جَمِیْعٌ:سب،کل،لشکر۔﴿وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ﴾[یس: ۵٦] ترجمۂ کنزالایمان:''اور بیشک ہم سب چوکنے ہیں''۔ ''مِنْ جَمِیْعٍ'' بیروت کے نسخہ میں''فی جمیع'' ہے۔اَلنَّاسُ:اسم جمع برائے انسان۔﴿وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ﴾[البقرۃ: ۱۳] ترجمۂ کنزالایمان:''ور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں''۔ اِنْسَان: ج:اَنَاسِیُّ. یہ مذکر ومؤنث سب کے لئے آتا ہے۔اَلْاِنْسَانُ الْمِثَالِی: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کسبی صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق وبرتر ہو۔

⑧ فَلَیْتَ لِیْ بِھِمْ قَوْمًا اِذَا رَکِبُوْا	شَدُّوا الْاِغَارَۃَ فُرْسَانًا وَرُکْبَانًا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہوکر غارت گری کرتی۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور وغیور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَکِبُوْا:رکب(س) رَکَبًا: بڑے زانوں والا ہونا۔رکب الشیءَ وعلیہ وفیہ (س) رُکُوْبًا:سوار ہونا۔فی القرآن المجید:﴿فَاِذَا رَکِبُوا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ﴾[عنکبوت: ٦۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَمْ يَرْكَبِ الْاَهْوَالَ لَمْ يَنَلِ الْآمَالَ: جو ہولناکیوں پر سوار نہ ہوگا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔شدوا: شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ (ن، ض) شَدًّا، وشَدَّةً: دشمن پر حملہ کرنا۔فلانٌ شَدًّا: دوڑنا (ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔"شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخے میں "شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔عربی مقولہ ہے: اَغَيْرَةً وَجُبْنًا: کیا غیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔فُرْسَانٌ: مف: فَارِسٌ: گھوڑے سوار۔گھوڑوں کی سواری کا ماہر۔رُكْبَان: مف: رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزِّمَّانِيُّ فِيْ حَرْبِ الْبَسُوْسِ

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شہل بن شیبان زمانی ہے (متوفی ۷۰ ق، ھ/ ۵۵۵ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنو بکر کا سردار تھا۔

اشعار کا پس منظر:

بسوس ایک عورت کا نام ہے، جو جساس بن مرة شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اور اس نے پرندے کے انڈوں کو توڑ دیا جسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی، تو کلیب نے طیش میں آ کر اونٹنی کے تھن میں تیر مار دیا، انتقامی کاروائی کرتے ہوئے جساس نے کلیب کو قتل کر ڈالا، اس طرح بنو بکر اور بنو تغلب (جو کہ وائل کی اولاد تھے) کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کا نام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

① صَفَحْنَا عَنْ بَنِيْ ذُهْلٍ	وَقُلْنَا الْقَوْمُ إِخْوَانُ

ترجمہ:

ہم نے بنو ذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزر کیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفْحًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔عَنْ ذَنْبِهِ: معاف کرنا، درگذر کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ [الحجر: ۸۵] ترجمہ کنز الایمان: "اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو"۔ فلانًا عن حَاجَتِهِ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔القومَ: ایک ایک کر کے پیش کرنا۔"صَفَحْنَا" بیروت کے نسخہ میں "عفونا" ہے۔إِخْوَانٌ، أُخْوَانٌ، آخُوْن، آخَاءٌ، إِخْوَةٌ اور أُخْوَةٌ. یہ سب مترادف ہیں۔مف: اَلْاَخُ: بھائی، ساتھی، دوست۔تثنیہ: اَخَوَانِ. ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ

الشَّيَاطِيْنِ﴾ [بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''۔ عربی مقولہ ہے: اخ الاکفاء و داهن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

❷ ...... | عَسَى الْأَيَّامُ أَنْ يَّرْجِعْنَ | قَوْمًا كَالَّذِيْ كَانُوْا |

ترجمه:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسى: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔ محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔ في القرآن المجيد: ﴿قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے''۔ اَلْأَيَّامُ: مف يَوْمٌ: دن، موجودہ وقت۔ ﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۴۰] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں''۔ يرجعن: رَجَعَ فلانًا عنِ الشَّيْءِ (ض) رُجُوْعًا و رَجْعًا: لوٹانا، واپس لانا۔ ﴿فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة: ۸۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے''۔ رَجع الشيءُ رُجُوْعًا: فائدہ پہنچا۔ فُلَانٌ مِنْ سَفَرِهِ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔ ﴿فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ [طه: ۸۶] ترجمۂ کنزالایمان: ''تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا''۔ إِلَيْهِ فِي أَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔ إِلَى الْأَمْرِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔ دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔ شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

❸ ...... | فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُّ | وَأَمْسَى وَهُوَ عُرْيَانُ |

ترجمه:

جب برائی ظاہر ہوگئی اور کھل کر سامنے آگئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی ''جب''۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہو اسے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کردے۔ (۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔ جیسے: لما جاء نی اکرمته. (۳) یہ حرف استثناء بمعنی ''إِلَّا'' ہو اس صورت میں

جملہ اسمیہ پرداخل ہوگا۔ جیسے:﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمۂ کنزالایمان: ''کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو''۔

فائدہ:

''لَمَّا'' پانچ امور میں ''لَمْ'' سے مختلف ہے۔

1 ......لما حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لم کے۔

2 ......لما کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لم کی نفی میں یہ قید نہیں۔

3 ......لما کے منفی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

4 ......لما کے منفی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

5 ......لما کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگاتار ہوتی ہے جبکہ لم کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی ہے اور منقطع بھی۔ (المعجم الوسیط، ص۱۰۱۵، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرَّحَ: صَرَّحَ الشيءُ: واضح ہونا، کھلنا۔ المُتَكَلِّمُ: متکلم کا صاف صاف کہنا۔ بِمَا فِي نَفْسِهِ: ظاہر کرنا۔ اَلْاَمْرَ: واضح کرنا۔ اَلْاَمْرُ: واضح ہونا، ظاہر ہونا۔ (لازم ومتعدی) '' صَرَّحَ الشَّرُّ '' بیروت کے نسخہ میں ''اصبح الشَّرُّ'' ہے۔ اَمْسَى وَمُمْسًى: یہ اَلْإِصْبَاحُ کی ضد ہیں۔ اَمْسَى الْقَوْمُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ﴾ [الروم: ۱۷] فلانًا: کسی کی کچھ مدد کرنا۔ بمعنی صار. شعر میں ''صار'' کے معنی میں ہے۔ عُرْيَانٌ: برہنہ، ننگا۔ عُرْيَانُ النَّجِيِّ: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔ عورت کیلئے ''عُرْيَانَةٌ'' جو اسم فاعل ''فُعْلَانٌ'' کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث ''تاء'' کے اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔ (مختار الصحاح)

4 ...... | وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَا | نِ دِنَّا هُمْ كَمَا دَانُوْا |
|---|---|

ترجمہ:

اور ظلم وزیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دِنَّا هُمْ كَمَا دَانُوْا'' مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے، صرف مطابقت وموافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے:﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ١٤٢] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا''۔ اور ﴿اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾ [البقرة:

Marfat.com

۱۵] ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)''۔

حل لغات:

لم یَبْقَ: بَقِی (س) بَقَاءً: دیرپا ہونا، باقی رہنا۔ مِنْ: بچ جانا۔ علی: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔ **بقی (س)** بَقَاءً، بَقِی (ض) بَقْيًا: ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۵۵/ ۲۷) عربی مقولہ ہے: بَقِّ نَعْلَيْكَ وَابْذُلْ قَدَمَيْكَ: اپنے جوتے باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ ۔یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال بچاؤ تا کہ معاملات خراب نہ ہوں۔ اَلْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی ، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔ ﴿فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (۲/۱۹۳) عَدَا (ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ عُدْوَانًا فلانًا عن الامر: کسی کام سے ہٹانا، باز رکھنا۔ دِنًا: دَانَ (ض) دِيْنًا: تابع وذلیل ہونا، جھکنا۔ اطاعت کرنا۔ لَهُ و لَهُ مِنْهُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔ بِکذا: مذہب بنانا۔ فُلَانٌ دَيْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر وشر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت و رہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔ الشیءَ: کسی چیز کا مالک بننا۔

❺ ...... | مَشَيْنَا مِشْيَةَ اللَّيْثِ | غَدَا وَاللَّيْثُ غَضْبَانُ |

ترجمہ:

ہم (ان پر حملے کے لئے) غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔
ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشَيْنَا: مَشَى (ض) مَشْيًا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ بالنمیمۃ: **چغلی کھانا۔** مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (۱۷/ ۳۷) **مِشْيَةً: مفعول** مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔ اَللَّيْثُ: شیر، مکڑی، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادر اور باتونی آدمی۔ ج: لُيُوثٌ. غدا: (ن) غُدُوًّا: صبح کو جانا، مطلقا جانا۔ ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۲۱) عربی مقولہ ہے: عَسَى غَدٌ لِغَيْرِكَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔ غَضْبَانُ: صیغہ صفت و مص۔ بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھانا۔ ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (۷/۱۵۰) عربی مقولہ ہے: غَضَبُ الْخَيْلِ عَلَى اللُّجُمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔ بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

❻...... بِضَرْبٍ فِيهِ تَوْهِينٌ	وَتَخْضِيعٌ وَاقْرَانُ

ترجمہ:

ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزوراور ذلیل کرنا اور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَرْب: مص: ضرب بالسیف (ض) ضَرْبًا: تلوار کا وار کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ الشیءُ: حرکت کرنا۔ القلبُ: دل دھڑکنا۔ مثال بیان کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ﴾ (۳۲/۱۸) سفر کرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰۱/۴) مارنا۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۶۰/۲) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔ ﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾. (۷۱/۲) خیمہ گاڑنا۔ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ﴾ (۱۳/۵۷) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ضَرْبُ الْحَبِيبِ أَوْجَعُ: محبوب کی مار کا زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ اِنَّكَ تَضْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ: تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔ یعنی بے فائدہ کوشش کر رہا ہے۔ توھین: مص (تفعیل) کمزور کرنا۔ مجرد سے کمزور ہونا۔ ﴿وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (۱۳۹/۳) "تَوْهِينٌ" بیروت کے نسخہ میں "تفجیع" ہے۔ تخضیع: مص (تفعیل) عاجز، مطیع کرنا۔ اقران: اس لفظ کے اعتبار سے شعر کا معنی تین طرح سے ہو سکتا ہے: (الف) قابو پانا، تابع بنانا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ (۱۳/۴۳) شعر کا ترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور باب تفعیل سے معنی ہے: قیدیوں کو رسیوں میں باندھنا۔ ﴿وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾ (۳۸/۳۸) (ب) دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین و تذلیل کو جمع کرنا ہے۔ (ج) سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے سردار کو قتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزور و ذلیل کرنا اور ان کے مسلح سردار کو قتل کرنا ہے۔

❼...... وَطَعْنٍ كَفَمِ الزِّقِّ	غَذَا وَالزِّقُّ مَلْآنُ

ترجمہ:

اور ہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طعن: مص، طَعَنَهُ (ن، ف) طَعْنًا: نیزہ مارنا، نیزہ چبھونا۔ فی الرجل وعلیہ: کسی میں عیب نکالنا، کسی بات پر

Marfat.com

طعنہ مارنا۔ طَعَنَ فی عِرْضِہٖ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فی الشیءِ: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَمٌ: اصل میں "فَوْہٌ" تھا پھر "ھا" کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واؤ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واؤ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے تو عین کلمہ یعنی واؤ پر اعراب آجاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی "ف" کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واؤ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُوَکَ (حاشیہ شرح ملا جامی، ص ۳۱) فی القرآن المجید: ﴿یَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَیْسَ فِی قُلُوبِهِمْ﴾ (۳/۱۶۷) عربی مقولہ ہے: فَمٌ تُسَبِّحُ وَیَدٌ تُذَبِّحُ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قتل کر رہا ہے۔ فِی فَمِیْ مَاءٌ وَهَلْ یَنْطِقُ مَنْ فِیْ فِیْهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ اَفْوَاهُهَا مَجَاسُّهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے۔ اَلزِّقُّ: مشک، ج: اَزْقَاقٌ وزِقَاقٌ. غَذَا(ن) الماءُ غَذْوًا: بہنا۔ الرجلُ غَذَوَانًا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلْآنٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَن یُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ﴾ (۳/۹۱)

❽ وَبَعْضُ الْحِلْمِ عِنْدَ	الْجَهْلِ لِلذِّلَّةِ اِذْعَانٌ

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشیءِ: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (۲/۲۵۳) اَلْحِلْمُ: بردباری، دور اندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فی القرآن المجید: ﴿ام تامرهم أحلامهم بهذا ام هم قوم طاغون﴾ (۳۲/) حَلُمَ (ک) حِلْمًا: درگزر کرنا، بردبار ہونا یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا، دور اندیش ہونا، دانش مند ہونا۔ ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِیمٌ﴾ (۲/۲۲۵) عربی مقولہ ہے: حِلْمِیْ اَصَمُّ وَاُذُنِیْ غیرُ صَمَّاءَ: میرا حلم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ اَلْجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ اَلْجَهْلُ الْبَسِیْطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ اَلْجَهْلُ الْمُرَکَّبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهِلَ فلانٌ علی غیرہٖ (س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَکُونَ مِنَ الْجَاهِلِینَ﴾ (۲/۶۷) الرجلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشیءَ وبہ: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (۲۵/۶۳) عربی مقولہ ہے: اَلْجَهْلُ مَطِیَّةُ مَنْ

Marfat.com

رَكِبَهَا ذَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اَلذِّلَّةُ: مص: ذَلَّ (ض) ذِلَّةً: ذلیل ہونا، حقیر ہونا، بے وقعت ہونا، کمزور ہونا۔ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (۱۲۳/۳) إِذْعَانٌ: اذعن له: تابع و مطیع ہونا۔ بالحق: حق کا اقرار کرنا۔

9	وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِينَ	لَا يُنْجِيكَ إِحْسَانُ

ترجمه:

اور لڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے "فِي دفعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے "فِي عملِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ "وَفِي الشَّرِّ" بیروت کے نسخہ میں "فَلِلشَّرِّ" ہے۔ نَجَاةٌ: مص، نجا منهُ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا، خلاصی پانا، نجات پانا۔ يُنْجِي: (افعال) انجا فلانٌ: بلند جگہ پر آنا، پاخانہ کرنا۔ فلانا: رہائی دلانا۔ في القرآن المجید: ﴿لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (۱۲۲/۱۰)

قَالَ اَبُو الْغُوْلِ الطُّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

ابو الغول طہوی ہے۔ طُہَیَّہ (بروزن سُمیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنو امیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنو بکر بن وائل اور بنو یربوع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

1	فَدَتْ نَفْسِي وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي	فَوَارِسَ صَدَّقَتْ فِيهِمْ ظُنُونِي

ترجمه:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہو گئے۔

"وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِيْ" اس میں "یمین" کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ﴾ (۴/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُم﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ: فَدَاهُ (ض) فِدًى: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِمَالِهِ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا﴾ (۳۹/۴۷) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۱۹/۸۲) دل، ظرف، خون، بدن، نظر بد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشیء، عین الشیء، نفس الامر: حقیقة الامر. اَلنَّفْسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر وہمت، عقل، عیب، سزا، پانی۔ نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسه. اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفسًا. مَلَكَتْ: ملک الشيءَ (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسَه: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المرأةَ: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳) الملک: بضم المیم وسکون اللام: بادشاہی۔ ﴿لمن الملک الیوم﴾ (۱۶/۴۰) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُم﴾ (۱۱/۳۲) یمین: (ضد الیسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ (۲۷/۵۶) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ اَتَوْنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عِنْدَنَا بِالْيَمِيْنِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: أَيْمَانٌ وَأَيْمُنٌ وَأَيَامِنُ.

فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مردمیدان۔ "فوارس" سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں "فاعلة" کی جمع "فواعل" آتی ہے نہ کہ "فاعل" کی، ابوالعباس مُبَرِّد نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۲، ۳۳ بیروت) صدقت: صَدَّقَهُ وبِهِ تصدیقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۲۰/۳۴) بروئے کار لانا۔ علی الامرِ: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ "صَدَّقَتْ" مرزوقی کے نسخہ میں "صدَّقُوا" ہے۔ ظُنُوْنٌ: مف: اَلظَّنُّ: گمان، خیال، شک، اٹکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظُّنُوْنُ: ناقابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظَنُّ الْعَاقِلِ خَيْرٌ مِنْ يَقِيْنِ الْجَاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

2 ...... | فَوَارِسَ لَایَمَلُّوْنَ الْمَنَایَا | إِذَا دَارَتْ رَحَی الْحَرْبِ الزَّبُوْنِ |

ترجمہ:

ایسے شہسوار جوموت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

یَمَلُّوْنَ: مَلَّ فلانٌ الشیءَ وعنِ الشیءِ (س) مَلَلاً: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آجانا، دل اچاٹ ہوجانا۔ المنایا: مف: اَلْمَنِیَّةُ: موت، فیصلہ۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ اُمْنِیَّةٍ جَلَبَتْ مَنِیَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔ دارت: دَارَ (ن) دَوْرًا: چکر لگانا، کسی چیز کے اردگرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَائِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ (۹/۹۸) رحی: چکی (آٹا پیسنے کی) دارت رَحَی الحربِ: لڑائی چھڑ گئی۔ ج: اَرْحٍ واَرْحَاءٌ. الحرب: لڑائی، جنگ، مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ﴿کُلَّمَا اَوْقَدُوا نَاراً لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ﴾ (۵/۶۴) اَلزَّبُوْنُ: صفت. زَبَنَهٗ وبِهٖ (ض) زَبْنًا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔ حَرْبٌ زَبُوْنٌ: سنگین جنگ۔ الحربُ تَزْبَنُ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

3 ...... | وَلَایَجْزُوْنَ مِنْ حَسَنٍ بِسِیْءٍ | وَلَایَجْزُوْنَ مِنْ غِلَظٍ بِلِیْنِ |

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں "فوارس" کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حِسَانٌ (مذکر ومؤنث کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین وخوب صورت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لاتَعْدَمُ الحَسْنَاءُ ذَامًّا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔ سِیْءٌ: یہ "سَیِّیءٌ" کا مخفف ہے: برا، قبیح۔ فی القرآن المجید: ﴿اسْتِکْبَاراً فِی الْاَرْضِ وَمَکْرَ السَّیِّءِ وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ (۳۵/۴۳) عربی مقولہ ہے: سُوْءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضِّنِّ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غِلَظٌ: مص: غَلَظَ الشیءُ (ض) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔ ﴿یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ﴾ (۹/۷۳) علیه وله: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ ج: غِلَاظٌ. ﴿عَلَیْهَا مَلَائِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾. (۶۶/۶)

Marfat.com

4 ...... وَلَا تَبْلَى بَسَالَتُهُمْ وَإِنْ هُمْ | صَلُوا بِالْحَرْبِ حِينًا بَعْدَ حِينٍ

ترجمہ:

اوران کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تَبْلٰی: بَلِیَ الثوبُ (س) بِلًی، وبَلاءً: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا، فنا ہو جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) بلاہ (ن) بَلْیٌ و بَلاءً: کسی کو آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا، گرفتارِ مصیبت کرنا، برتنا، سفر کا کسی کو تھکا چور کرنا، پرانا کرنا۔ بَسَالَةٌ: مص، بَسُلَ (ک) بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھانا۔ صلوا: صَلَی الشیء (ض) صَلْيًا: آگ میں ڈالنا۔ صَلاهُ النارَ و فیها و علیها: آگ میں ڈالنا، آگ میں جلانا۔ صَلاهُ العَذابَ أو الهَوَانَ أو الذِّلّة: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾ (۹۲/۱۵)

5 ...... هُمْ مَنَعُوا حِمَى الْوَقْبٰى بِضَرْبٍ | يُؤَلِّفُ بَيْنَ أَشْتَاتِ الْمَنُوْنِ

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبی چراگاہ کی ایسی شمشیر زنی سے حفاظت کی جس نے مختلف بلاکتیں اکٹھی کر دیں۔

حل لغات:

منعوا: مَنَعَهُ الشيءَ و مِنهُ (ف) مَنْعًا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔ الجارَ: پڑوسی کو پناہ دینا، حفاظت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۷/۱۲) حِمٰی: محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ چراگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔ فی الحدیث: ((ألا حمی الله محارمه)). الوَقْبٰی: جگہ کا نام ہے۔ یؤلف: اَلَّفَ الشيءَ: جوڑنا، یکجا کرنا۔ الحیوانَ: سدھانا۔ ﴿وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۸/۶۳) أشتات: مف: اَلشَّتُّ و الشتیت: متفرق و منتشر۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾ (۹۹/۶) اَلْمَنُون: موت (مذکر و مؤنث) زمانہ۔ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، قسمت۔

6 ...... فَنَكَّبَ عَنْهُمْ دَرْءَ الْأَعَادِيْ | وَدَاوَوْا بِالْجُنُوْنِ مِنَ الْجُنُوْنِ

ترجمہ:

شمشیر زنی نے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

Marfat.com

حل لغات:

نَـكَّـبَ عنـهُ (تـفـعـيـل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔ الشیءَ: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ عنهم: الگ ہونا۔ دَرْءٌ: مص، دَرَءَ الشیءَ وبِهٖ (ف) دَرْءً: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑنا۔ فی الحدیث: ((اِدْرَؤُوا الْـحُدودَ بالشبهاتِ)) اَلْاَعَادِیْ: جج، اَعْدَاءٌ وعِدًی: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔ مذکر مؤنث واحد وجمع سب کے لئے۔ فی القرآن المجید ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (۶/۳۵) داووا: (مفا عله) علاج کرنا، دوا دینا۔ اَلْجُنُونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔ ﴿مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ (۲/۶۸) جوش، لگن۔

7 ...... | وَلَايَـرْعَـوْنَ اَكْـنَـافَ الْهُوَيْنَا | إِذَا حَـلُّـوْا وَلَا اَرْضَ الْهُـدُوْنِ |

ترجمه:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ وجدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت و بہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

یرعون: رَعَى الْمَاشِيَةَ (ف) رَعْيًا: جانور کو چرانا۔ الحیوانَ: جانور کا چرنا۔ الشیءَ: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔ ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (۲۷/۵۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔ لهٗ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۸/۲۳) اَكْنَافَ: مف: اَلْكَنَفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔ اَلْهُوَيْنَا: یہ تصغیر ہے هُوْنٰی کی اور هُوْنٰی اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔ حلوا: حَلَّ العقدةَ (ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔ (ض، ن) حُلُولًا: کسی جگہ اترنا۔ ﴿أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ﴾ (۳۱/۱۳) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔ الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔ (س) حَلَلًا: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلاپن ہونا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا حَلَّتِ الْمَقَادِيرُ بَطَلَتِ التَّدْبِيرُ: جب تقدیر اتر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہوجاتی ہیں۔ ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ﴾ (۵۵/۱۲) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔ اَرْضُ النَّعْلِ: جوتے کا تلا۔ ج: اَرَضُون وَاَرَاضٍ وَ اُرُوْضٌ.

اَلْهُدُوْن: هَدَنَ فلانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

Marfat.com

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلْبَۃَ الْحَارِثِیُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

جعفر بن علبہ حارثی، یہ بنوعباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر :

یہ شاعر اور بنو عقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہوگئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کردیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنوعقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کردیا تو اس پر جعفر بن علبہ نے یہ اشعار کہے:

① اَلْهِفِیْ بِقُرّٰی سَحْبَلٍ حِیْنَ اَجْلَبَتْ	عَلَیْنَا الْوَلَایَا وَالْعَدُوُّ الْمُبَاسِلُ

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقامِ قُرّٰی پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہادر تھے۔

حل لغات:

اَلْهِفِیْ: یہ اصل میں "اَلْهِفِیْ" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهِفَ" مصدر "یاءِ متکلم" کی طرف مضاف ہے "یاءِ متکلم" کو تخفیفاً الف سے تبدیل کیا تو اَلْهِفٰی ہوگیا۔ لَهِفَ علی الفائتِ (س) لَهَفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ لَهَفًا: کرب وکلفت میں مبتلا ہونا۔ قُرّٰی: جگہ کا نام ہے۔ اَجْلَبَتْ: (افعال) اَجْلَبَ القومُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم کرنا۔ الرَّجلَ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "اَحْلَبَتْ" اور مرزوقی وتبریزی کی روایت میں "احلبت" ہے احلب فلانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد کرنا۔ القومُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الولایا: مف: اَلْوَلِیَّۃُ یہ مؤنث ہے وَلِیٌّ کی: زاہد وبزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوُّ" سے جنس عدو کی طرف اشارہ ہے اور لفظِ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے اَلْمُبَاسِل مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں کیا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ﴾ (۷۷/۲۶) یہاں بھی معنی کا اعتبار

Marfat.com

کیا گیا ہے۔(شرح مرزوقی ج ا ص ۳۷ بیروت، لبنان) المُباسِل: فا: دیکھئے: بسالة.

❷...... فَقَالُوْا لَنَا ثِنْتَانِ لَابُدَّ مِنْهُمَا	صُدُوْرُ رِمَاحٍ اُشْرِعَتْ اَوْ سَلَاسِلُ

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ''دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں''۔

مطلب:

''اَوْ'' یہاں تخییر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّيْنَارَ اَوِ الثَّوْبَ وكُلِ السَّمَكَ اَوِ اشْرَبِ اللَّبَنَ: یعنی دشمن نے للکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل و غارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۳۷ بیروت)

حل لغات:

لابد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لابد من هذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔ ج: اَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ و اَرْمَاح: مف: اَلرُّمْحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) اَلرُّمْحُ: فقر و فاقہ۔ اشرعت: اشرع الطریق: راستہ ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا﴾ (۱۳/۴۲) علیه الرمح: اس نے اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: اَلسِّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابطہ، کورس۔ ﴿اِذِ الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ﴾ (۷۱/۴۰)

❸...... فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكُمْ اِذًا بَعْدَ كَرَّةٍ	تُغَادِرُ صَرْعٰى نَوْءُهَا مُتَخَاذِلُ

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج ا ص ۳۸ بیروت)

Marfat.com

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات:

کَرَّةٌ: لڑائی میں حملہ، ایک بار پلٹنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۵۸/۳۹) مولدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ ج: کَرَّاتٌ. الکرۃ: صبح وشام، ایک دفعہ یا باری۔ ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۴/۶۷) واپسی، فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔ تُغَادِرُ: چھوڑنا، باقی رکھنا، بچانا۔ صَرْعٰی: مف: الصریع: پچھاڑا ہوا، مجنون، نیم مردہ۔ نَوْءٌ: مص (ن) مشقت وتکلیف سے اٹھنا۔ اَلنَّوْءُ: فلانٌ نَوْءُهُ مُتَخَاذِلٌ: فلان کا اٹھنا کمزور ہے، ڈوبنے کے قریب ستارہ، سخت بارش، عطیہ، بخشش۔ ج: أَنْوَاءٌ ونَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ: فا (تفاعل) تَخَاذَلَ: بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا، باہم امداد ترک کر دینا، پیچھے ہٹنا۔ ﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۹/۲۵)

④ وَلَمْ نَدْرِ إِنْ جِضْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً	كَمِ الْعُمْرُ بَاقٍ وَالْمَدٰى مُتَطَاوِلُ

ترجمہ:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے فرار ہو جائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں، ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتل شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لم ندر: دَرَى الشيءَ وبِهٖ (ض) دَرْيًا: جاننا، کسی تدبیر وحیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ﴾ (۲۶/۶۹) فلانًا: دھوکہ دینا، چال چلنا۔ الرأسَ بِالْمِدْرٰی: سر میں کنگھا کرنا۔ جضنا: جاض (ض) جَيْضًا: اکڑ کر چلنا، اترا کر چلنا۔ عن الشیٔ: بچنا، الگ رہنا۔ فی القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

نوٹ:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مهملة کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جیم معجمة کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخ سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جیم معجمة کے ساتھ ہے۔(دیوان الحماسه، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدمِ ایمان۔فی القرآن المجید:﴿اومن کان میتا فاحیینه﴾ طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔﴿یاتیه الموت من کل مکان وماهو بمیت﴾ ماتَ الحیُّ(ن) مَوْتًا: مرنا۔﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۲۹/۵۷)

موت کی تعریف:

* اَلموت: صفة وجودیة خلقت ضدا للحیاة. موت وہ صفتِ وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔وبہ اصطلاح اهل الحق: قمع هوی النفس فمن مات عن هواه فقد حیي بهداه. اور اصطلاح اہل تصوف میں خواہشاتِ نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک تعالیٰ کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔والموت الأبیض: الجوع؛ لأنه ینوّر الباطن ویبیض وجه القلب فمن ماتت بطنته حییت فطنته: موتِ ابیض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرصِ بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔(التعریفات، ص ۱۶۴، دار المنار) اَلعَمْرُ، العُمُرُ، العُمْرُ: زندگی۔لیکن یمین (قسم) میں صرف اَلعَمْر (بفتح العین) ہی استعمال ہوتا ہے۔(شرح مرزوقی ج۱ص ۳۸ بیروت) ج: اَعْمَارٌ. فی القران المجید:﴿یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ (۲/۹۶) اَلمَدیٰ والمَدیٰ: غایت، حد، اصل، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔مُتَطَاوِلُ: فا (تفاعل) تَطَاوَلَ: دراز ہونا۔﴿فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (۲۸/۴۵) دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لمبائی ظاہر کرنا۔

5 ...... اِذَا مَا ابْتَدَرْنَا مَازِقًا فَرَجَتْ لَنَا | بِاَیْمَانِنَا بِیْضٌ جَلَتْهَا الصَّیَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تنگ میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اسے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

Marfat.com

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القومُ أمرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ مـأزقـا: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مـآزِق. اَزق (ض) اَزْقـاً: تنگ ہونا۔ الشـیءَ: تنگ کرنا۔ فـرَجـتُ: (ض) فَرْجًا: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿واذا لسمـاء فـرجت﴾ ایمان: مف: یمین. بیض: مف: اَبْیَضُ: سفید، تلوار، چاندی۔ جـلـت: مص: جَلْوًا، امرَ: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا۔ السَّیْفَ: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چمکانا۔ اَلصَّیاقِلُ: مف: اَلصَّیْقَلُ: پالش کا کام کرنے والا، تلواریں صاف کرنے والا۔

لَهُـمْ صَدْرُ سَیْفِیْ یَوْمَ بَطْحَاءِ سَحْبَلٍ ❻	وَلِـیَ مِنْهُ مَاضُمَّتْ عَلَیْهِ الْاَنَامِلُ

ترجمہ:

وادی سحبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سُیُوْف و اَسْیَاف. عربی مقولہ ہے: اَلْوَقْتُ کَالسَّیْفِ اِقْطَعْـهُ وَاِلَّا یَقْطَعُکَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹ ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بـطـحـاء: کشادہ وادی، مؤنث ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ یوم بـطـحـاء: بطحاء کی جنگ۔ ضـمـت: ضَمَّ الشیءَ الی الشیءِ(ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شی کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیه: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَ اضْمُمْ یَدَکَ اِلَی جَنَاحِکَ﴾ (۲۲/۲۰) علی: قبضہ کرنا۔ الانَامِلُ: مف: اَلْاُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ﴾ (۳/۱۱۹)

وَقَالَ اَیْضًا (الطویل)

لَایَکْشِفُ الْغَمَّاءَ اِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ ❶	یَرٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ یَزُوْرُهَا

ترجمہ:

سخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کرسکتا ہے جو دور سے موت کی سختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

Marfat.com

حل لغات:

لایکشف: کَشَفَ الشیءَ وعنهُ(ض) کَشْفًا: ظاہر کرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾ (۴۱/۶) الغماء: زمانہ کی آفت، مصبت، پریشانی۔ حُرَّةٌ: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرسکتی ہے وہ لونڈی نہیں کرسکتی۔ ج: حَرائر۔ حُرّات۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۱۷۸/۲) یری: رَأی(ف) رَأْیًا: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۴۶/۷۹) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غمرات: غَمْرَةُ الشَّیءِ: سختی۔ یزور: زارَهُ(ن) زِیارَةً: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

فائدہ:

زیارت اور رؤیت میں فرق یہ ہے کہ رؤیت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

❷ نُقَاسِمُهُمْ أَسْيَافَنَا شَرَّ قِسْمَةٍ	فَفِينَا غَوَاشِيهَا وَفِيهِمْ صُدُورُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نُقَاسِمُ: قَاسَمَ فلانٌ فلانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((واللہ یعطی وانا قاسم))۔ غواشیها: مف: الغاشي: ڈھانکنے والا۔ الغاشية: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۱/۸۸) اچھی یا بری پیش آمدہ بات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیے آئے، باری باری آنے والے دوست واحباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین سزا۔

وَقَالَ أَيْضًا مَحْبُوسًا بِمَكَّةَ (الطویل)

❶ هَوَايَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِينَ مُصْعِدٌ	جَنِيبٌ وَجُثْمَانِي بِمَكَّةَ مُوثَقٌ

Marfat.com

ترجمہ:

میری محبوبہ یمنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جارہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔

گرم فغاں ہے جرس اٹھ کے گیا قافلہ
وائے وہ رہرو کہ ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

ھوا: الھویٰ: میلان، محبت، عشق، (خیروشر دونوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فی القرآن المجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) هَوَى الشيءُ (ض) هُوِيًّا: اوپر سے نیچے کی جانب گرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ﴾ (۱/۵۳) بلند ہونا، چڑھنا۔ هَوِيَ فلانٌ فلانًا (س) هَوًى: چاہنا محبت کرنا۔ الــرکــب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: أَرْكُبٌ ورُكُبٌ. مُصْعِدٌ: فا. (افعال) أَصْعَدَ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی العَدْوِ: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ﴾ (۱۵۳/۳) جنیب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے ''بخوشی'' سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنیٰ ''مسافر'' کیا ہے۔

جُثْمَانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوْثَقٌ: مفع. أَوْثَقَ فلانًا: کسی کو پر اعتماد یا قابل اعتماد بنانا۔ الاسیر: قیدی کو رسی سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾ (۴/۴۷) اَلْعَهْدَ: عہد و پیمان کو پختہ کرنا۔

② ...... | عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَأَنَّى تَخَلَّصَتْ | إِلَيَّ وَبَابُ السِّجْنِ دُوْنِيْ مُغْلَقُ |

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی! حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔

قفس میں روزن دیوار و زخم در نہیں لیکن
نوائے طائران آشیاں گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عجبت: عَجِبَ منه وله (س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ﴾ (۵/۱۳) الیہ. پسند کرنا۔ مَسْرَى: مص، سَرَى (ض) سُرًى: رات میں چلنا۔ انّٰی: کیف

Marfat.com

کے معنی میں ہے۔تخلصت: (تفعل) تخلص منه: نجات پانا، جدا ہونا۔من کذا الی کذا: منتقل ہونا۔یہاں یہی معنی مراد ہے۔باب: دروازہ۔من الکتاب: کتاب کا باب۔ج: أَبْوَابٌ وبِيْبَانٌ. ﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ (۱۲/۲۳) السجن: قیدخانہ۔ج: سُجُون. ﴿رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي﴾ (۱۲/۳۳)

دون: ظرف مکان منصوب۔مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

1 ......نیچے: دونَ قدمِکَ بساطٌ: تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔

2 ......اوپر: اَلسَّماءُ دُونَکَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔

3 ......پیچھے: جلس الوزیرُ دونَ الامیرِ: وزیر امیر کے پیچھے بیٹھا۔

4 ......سامنے: سار الرائدُ دونَ الجماعةِ: رہبر جماعت کے آگے چلا۔

5 ......غیر، سوا: ﴿مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ اس کے سوا وہ معاف کردیگا۔

6 ......پہلے: دونَ قَتلِ الاسدِ أهوالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔

7 ......کم، درجہ: هذا الشيءُ دون کذا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔

8 ......اسم فعل بمعنی خذ: (اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے) دونکَ الدّرهمَ: تم درہم لے لو۔

9 ......ڈرانے کے لئے۔خبردار۔جیسے آقا اپنے خادم سے کہے: دونک عصیاني: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

10 ......بغیر: مرّ دون أن ینظر الیه: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گذر گیا۔

الدون: گھٹیا، بے وقعت۔مغلق: اغلق وغلّق الباب: دروازہ بند کرنا۔﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ﴾ (۱۲/۲۳)

3 ...... | أَلَمَّتْ فَحَيَّتْ ثُمَّ قَامَتْ فَوَدَّعَتْ | فَلَمَّا تَوَلَّتْ كَادَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ |

ترجمه:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے
یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات:

أَلَمّ: چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنا۔بالقوم وعلی القوم: آ کر اتر پڑنا۔حَيَّتْ: حَيّا فلانٌ فلانًا: زندہ رہنے کی دعا دینا، سلام کرنا۔فی القرآن المجید. ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ﴾ (۴/۸۶)۔وَدَّعَتْ: (تفعیل) وَدَّعَ

Marfat.com

حل لغات:

ذکرت: ذَكَرَ الشيءَ (ن) ذُكْرًا. یاد کرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا، زبان پر لانا۔ علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق "ذِكر" اور "ذُكر" میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکرت: کا مصدر "ذُكر" بضم الذال ہے؛ کیونکہ ذُکر کا معنی ہے دل سے یاد کرنا اور "ذِکر" بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ ﴾. (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج۱ ص۴۵ بیروت) یخطر: خَطَرَ (ض) خَطَرانًا: ہلنا، جھومنا، ڈانواڈول ہونا۔ خَطْرًا: ہاتھوں کو ہلا کر چلنا۔ نهلت: نَهِلَ (س) نَهَلًا: پہلی بار ہونا، پہلی بار پانی پینا۔ الشاربُ: سیر ہو کر پینا۔ "مِنًّا" بیروت کے نسخہ میں "مِنِّيْ" ہے۔ المثقفة: مفع، (تفعیل) ثَقَّفَ الشيءَ: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کو دور کرنا۔ السُّمْرُ: مف: اَلْأَسْمَرُ: گندمی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

❷

فَوَاللهِ مَا أَدْرِيْ وَإِنِّيْ لَصَادِقٌ	أَدَاءٌ عَرَانِيْ مِنْ حِبَابِكِ أَمْ سِحْرُ

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

الله: (اسم جلالت) کی تحقیق:

لفظ جلالت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔ امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ "الالٰــه" بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک وتعالی کمال عظمت اور جلالت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اور قرطبی نے نقل کیا کہ یہ "وله" بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ ولهٌ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شے نہیں کما قال اللہ عز وجل: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (۱۱/۴۲) اس لئے "الف لام" داخل کر کے اس کی قدر ومنزلت کو ظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالی کی صفات اور اس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غور وفکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الهت الى فلان بمعنی سکنت الیه سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اور ارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں متفرد ہے۔ اسی طرح

Marfat.com

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لو کہ مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو معرفت کے ساحل سے ملے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی وتر دد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویا انہوں نے اپنی عقلوں اور روحوں کو گم کر دیا ہے۔ اور وہ جو پانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اور جلال وکبریاء کی وسعتوں سے اپنا تعلق قائم کر لیا ہے تو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یکتائی میں فنا ہو گئے، تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران وششدر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ "لاہ یلوہ" بمعنی احتجب، یا "الہ" بمعنی اولع یا "الولہ" یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے، تو بندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں مگن اور مست ہو جاتے ہیں۔ یا یہ "تالهت" بمعنی تضرعت سے مشتق ہے تو "اَلْاِلٰہ" وہ ہے جس کے سامنے بندہ انکساری کرتا ہے۔ اور کہا گیا ہے: یہ "اله الي فلان" بمعنی فزع اليه من امر نزل به فالهه اى اجاره" سے مشتق ہے تو مخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہے اور وہ انہیں ہر نقصان دہ چیز سے پناہ دیتا ہے، ﴿وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۸۸/۲۳) اور وہ ان پر کثیر نعمتوں کے ساتھ انعام فرمانے والا ہے اور ان نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾ (۵۳/۱۶) اور ان نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ (۱۴/۶)

جمہور کا نظریہ:

امام رازی، خلیل، سیبویہ، اور اکثر اصولیین اور فقہاء کا مختار نیز مجدد اعظم الشاہ الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالیٰ کا ابتداءً بغیر کسی صفت کا اعتبار کئے علم ہے اور اس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبار نہیں ہے۔

اور جمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تو اس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الٰہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الٰہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الٰہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے (اسم ہے)۔ اور "الف لام" اس میں لازمی ہے اگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو "الف لام" پر حرف ندا داخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں: "یااللہ" لیکن یا الرحمن نہیں کہتے اور "الف لام" کا اصل میں تعریف کے لئے ہونا اور اس اسم سے "الف لام" کا ساقط نہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ "معرفہ" ہی رہے گا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدا نہیں ہوتے۔ اور سیبویہ نے اس کے اشتقاق کا قول کیا ہے اس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر "الف لام" تعظیم کے لئے داخل کیا گیا اہل عربیہ میں سے کتاب نے کہا: جب بسم اللہ کہا جائے تو پھر "الف" کے ساتھ اس کا لکھنا متعین ہوگا اور "الف" اس وقت حذف ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا جائے۔ (عَوْنُ الْمُرِيدِ لشرح جوهرة

Marfat.com

التوحيد في عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيات، ص:٥٨، ٥٩، ٦٠.
تاليف:عبدالكريم تتان، محمد أريب الكيلاني، دار البشائر.) وغيره.

صَادِق:فا: مخلص، وفادار، دیانت دار، سچا۔في القرآن المجيد:﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِق﴾ (۵/۵۱)۔ صَدَقَ في الحديث(ن) صِدْقًا: سچ بولنا۔في القِتالِ و نحوِه: بےجگری سے لڑنا۔في الحديث: ((اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔دَاءٌ:ظاہری یا باطنی بیماری، ظاہری یا باطنی خرابی، عیب۔ج:اَدْوَاءٌ و دَوُءٌ. حِبَاب:مص(مفاعلة)حابَّةٌ: باہم محبت والفت رکھنا، دوستی رکھنا۔مرزوقی کی تحقیق کے مطابق حِبَاب "حُبّ" کی جمع بھی ہوسکتی ہے، جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔عربی مقولہ ہے: "لَيْسَ فِي الْحُبِّ مَشُوْرَةٌ": محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سِحْرٌ: جادو، ہروہ چیز جس کا کوئی مخفی سبب ہواور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو، ہروہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ اَلسِّحْرُ كُلُّ مَا لَطُفَ وَدَقَّ: ہروہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر ہے۔(مختار الصحاح ص۴۰۹ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔) حاشیہ تفسیر جلالین ص۱۶۔ج :اَسْحَارٌ، سُحُورٌ. ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (۱۰۲/۲)

③ فَإِنْ كَانَ سِحْرًا فَاعْذِرِيْنِيْ عَلَى الْهَوٰى | وَإِنْ كَانَ دَاءً غَيْرَهُ فَلَكِ الْعُذْرُ

ترجمہ:

اگر جادو ہے تو تُو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلا رہا ہے اور اس کی دو وجہیں بیان کررہا ہے۔یا تو آپ نے جادو کر کے مجھے اپنی محبت میں قید کرلیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

اِعْذِرِيْ:عَذَرَ(ض) عُذْرًا فلانًا في مَا صَنَعَ عُذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور سمجھنا، بری الذمہ قرار دینا، عذر قبول کرنا، معاف کرنا۔في القرآن المجيد: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ (۶۶/۹)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسِ الْكِنَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ وَفَارِسٍ فِیْ غِمَارِ الْمَوْتِ مُنْغَمِسٍ	اِذَا تَاَلّٰی عَلٰی مَکْرُوْهَةٍ صَدَقَا

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُنْغَمِسٍ: اِنْغَمَسَ فی الماءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ فی الشیء: داخل ہونا۔ تَاَلّٰی: قسم کھانا۔ مَکْرُوْهَةٌ: کرہ (س) الشیءَ کُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَعَسٰی أَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ (۲/۲۱۶)

❷ غَشَّیْتُهُ وَهُوَ فِیْ جَاوَاءِ بَاسِلَةٍ	عَضْبًا اَصَابَ سَوَاءَ الرَّاْسِ فَانْفَلَقَا

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشَّیْتُ: (تفعیل) غشّی الشیءَ وعلیه: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰی﴾ (۵۳/۵۴) احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فُلَانًا بِالسَّوْطِ اَوِ السَّیْفِ: زور شور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح خبر لینا۔ جاواء: صفت، مؤنث ہے اَجْوٰی کی۔ جَئِیَ الفرسُ (س) جأی: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھئی رنگ کا ہونا۔ باسِلَة: اَلْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسْلٌ وبَوَاسِل. بسل (ک) بَسَالَةً: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے ہوئے ہونا۔ عَضًّا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔ ﴿وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ﴾ (۲۵/ ۲۷) عربی مقولہ ہے: "ماعسی ان یبلغ غض النمل": امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ "عَضًّا" بیروت کے نسخہ میں "عَضْبًا" ہے۔ اَصَاب (افعال): تیر

Marfat.com

کا ٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ ﴿مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ﴾ (۲۲/۵۷) عربی مقولہ ہے: ''مصائب قوم عند قوم فوائد'': کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔ اَلرَّأْس: سردار قوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔ رَأْسُ السنةِ اَوِ الشهرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔ عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ رأس حَصِيدُ اللِّسَانِ'': بہت سے سر زبان کے کاٹے ہوئے ہیں۔ ج: رُؤُوس۔ ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (۶/۵) اِنْفَلَقَ (انفعال): پھٹنا۔ فلق الشیءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا، دو ٹکڑے کرنا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (۶/۹۵)۔

3 ...... بِضَرْبَةٍ لَمْ تَكُنْ مِنِّي مُخَالَسَةً | وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنًا وَلَا فَرَقًا

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اور ڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مخالسة: مص (مفاعلة) مار کر چھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے جھپٹا مار کر چھین لینا۔ تعجلت: (تفعّل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔ فلانا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔ الشیءَ: جلدی سے لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲/۲۰۳) جُبْنٌ: مص، جَبُنَ (ک) جُبْنًا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔ عربی کا مقولہ ہے: ''إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِن فَوْقِهِ'': بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ مَقْرُوْمٍ الضَّبِّيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے (متوفی ۱۶ھ/ ۶۳۷ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔ اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

1 ...... ولقد شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا | بِسَلِيمِ أَوْظِفَةِ الْقَوَائِمِ هَيْكَلِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملے کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پنڈلیاں صحیح سالم تھیں۔

Marfat.com

حل لغات:

شهدت: شَهِدَ الْمَجْلِسَ (س) شُهُوْدًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشيءَ: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ﴾ (۱۸۵/۲) علی كذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ اَلْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: ''شَهَادَةُ الْفِعَالِ خيرٌ مِنْ شهادةِ الرجالِ'': اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخیل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: اَخْيَالٌ وخُيُوْلٌ. عربی مقولہ ہے: ''اَلْخَيْلُ اَعْلَمُ بِفُرْسَانِهَا'': گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طِرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطِّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑ سوار۔ سَلِيْمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح وسالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلْمٰى و سُلَمَاءُ. ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (۸۹/۲۶) عربی مقولہ ہے: ''مَنْ سَلِمَتْ سَرِيْرَتُهُ سَلِمَتْ عَلَانِيَتُهُ'': جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ اَوْظِفَةٌ: مف: وَظِيْفَةٌ. اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا طاقتور آدمی۔ ج: وُظُوْفٌ. قوائم: مف: قَائِمَةٌ: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۱۱۳/۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ ''اِذَا قَامَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ'': جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ هَيْكَلٌ: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ هَيْكَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

❷ ...... فَدَعَوْا نَزَالِ فَكُنْتُ اَوَّلَ نَازِلٍ	وَعَلَامَ اَرْكَبُهُ اِذَا لَمْ اَنْزِلِ

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعر یہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

Marfat.com

حل لغات:

دعوا: دَعَا بِالشيءِ(ن) دَعْوًا: منگانا، طلب کرنا۔ الشيءُ الى كَذا: محتاج ہونا۔ فلانا: پکارنا، آواز دینا، بلانا، مدد چاہنا، مدد کے لئے بلانا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَلاَ تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا﴾ (۱۸/۷۲) لِفلان: کسی کے حق میں خیر کی دعا کرنا، کسی کی طرف منسوب کرنا۔ على فلان: کسی کے لئے بددعا کرنا۔ نَزَالِ: اسم فعل بمعنی اِنْزِلْ (برائے واحد وجمع مذکر ومؤنث) اتر آؤ، میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دینے کا ایک مخصوص لفظ۔ اَوَّلٌ: پہلا، سبقت، لیجانے والا۔، بڑا اہم، آغاز۔ ج: اَوَائِل واَوَّلُون. ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (۵۷/۳) عربی مقولہ ہے "اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهُ نَدَمٌ": غضب کی ابتداء جنون اور انتہاء ندامت ہے۔ علام: یہ "علی" حرف جر اور "ما" استفہامیہ سے مرکب ہے۔ (فائدہ): جب حرف جر "ما" استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس کا الف تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: فِيْمَ، بِمَ، لِمَ. مگر جب "ما" "ذا" کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس وقت اس کا الف حذف نہیں کیا جائے گا۔ جیسے: لِمَاذَا.

3 وَأَلَدَّ ذِيْ حَنَقٍ عَلَيَّ كَأَنَّمَا | تَغْلِيْ عَدَاوَةُ صَدْرِهِ فِيْ مِرْجَلِ

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑالو مجھ پر سخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کا سینہ ہمہ وقت میرے بغض وعداوت سے بھرا رہتا ہے اور جوش انتقام اس طرح ابل رہا تھا جیسے ہانڈی آگ پر ہو تو اس کا پانی وغیرہ جوش مار کر ابل رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلَدُّ: اسم تفضیل، لَدَّ فلانًا(ن) لَدًّا: کسی سے سخت جھگڑنا، سخت دشمنی رکھنا، کسی سے جھگڑے میں غالب ہو جانا۔ ج: لُدٌّ ولِدَادٌ. في القرآن المجيد: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ (۲/۲۰۴) حَنَقٌ: مص، حَنِقَ عليه(س): کسی پر انتہائی غضب ناک ہونا، دانت پیسنا، برہم ہونا۔ تغلي: غَلَى الرَّجُلُ(ض) غَلْيًا: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولہ ہو جانا۔ غَلَتِ الْقِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (۴۴/۴۶) مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی، پیتل وغیرہ کی دیگچی، کنگھا۔ ج: مَرَاجِل.

4 اَزْجَيْتُهُ عَنِّيْ فَاَبْصَرَ قَصْدَهُ | وَكَوَيْتُهُ فَوْقَ النَّوَاظِرِ مِنْ عَلِ

ترجمہ:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے اوپر سے اس کے سر کی رگوں کو داغا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

اَزْجَیْتُ(افعال) اَزْجَا الشیءَ: چلانا، گذارنا، ہانکنا، رائج کرنا۔ مؤخر کرنا۔ اَزْجَیْتُ اَیَّامِیْ: میں نے معمولی خوراک پر وقت گذاری کی۔ قَصْدٌ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ کَوَیْتُ: کَوَاہ (ض) کَیًّا: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ﴾ (۹/۳۵)۔ الثَّوبَ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹیں دور کرنا۔ مِکْوَاۃٌ: استری۔ عربی مقولہ ہے۔ "لَوْ کُوِیْتُ عَلٰی دَاءٍ لَمْ اُکْرَہْ": اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے قصور ستایا گیا۔ اَلنَّوَاظِرُ: مف: اَلنَّاظِرَۃُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مقولہ: "مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ: جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلٍ: اوپر بمعنی فوق۔ اَتَیْتُہٗ مِنْ عَلٍ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہوگئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جوان کا مکان تھا اسے گرادیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

❶ ...... سَاَغْسِلُ عَنِّی الْعَارَ بِالسَّیْفِ جَالِبًا	عَلَیَّ قَضَاءُ اللّٰہِ مَا کَانَ جَالِبًا

Marfat.com

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیرِ الٰہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب:

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرادیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلا ہے لہٰذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

اَغْسِلُ: غَسَلَ الشَّیْءَ (ض) غَسْلًا: دھونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (۶/۵) اَلْغُسْلُ: غسل کرنا، نہانا، پورے بدن کا دھونا، صابن وغیرہ۔ ج: اَغْسَالٌ، اَلْغِسْلُ، اَلْغَسُوْلُ. اَلْعَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: اَعْیَارٌ. جَالِبٌ: فا: جلب (ن،ض): ہانک کر لیجانا۔ قَضَاءً: مص، قضی (ض): فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سننا۔ لہ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔ علیہ: کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔ الشَّیْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا، اندازہ کرنا۔ حَاجَتَهٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔ ﴿وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا﴾ (۲/۱۱۷) ﴿قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ﴾ (۳۹/۴۲)

❷ …… وَاَذْهَلُ عَنْ دَارِیْ وَاَجْعَلُ هَدْمَهَا	لِعِرْضِیْ مِنْ بَاقِی الْمَذَمَّةِ حَاجِبًا

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

اَذْهَلُ: ذَهَلَهٗ وعنهُ (ف) ذَهْلًا: بھولنا، غافل ہو جانا، ذہن سے نکل جانا۔ ذَهِلَ (س) ذُهُوْلًا: ہکا بکا ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا، ہوش اڑ جانا۔ الشیءَ عنه: بھول جانا اور غافل ہو جانا۔ الدار: صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ۔ ج: اَدْوُرٌ و دِيَارٌ و دِيَارَةٌ و دُوْرٌ. دِيَارَةٌ کی جمع دِيَارَاتٌ ہے. فی القرآن المجید: ﴿وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانُ﴾ (۲۹/۶۴) هَدْمٌ: مص، هَدَمَ البِنَاءَ (ض): عمارت گرانا، توڑنا۔ اَلْهَدَمُ: ہر گر کر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔ عرض: بدن، جان، نفس، آبرو، نسبی شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا، شاداب وادی، بُو کسی قسم کی۔ ج: اَعْرَاضٌ. اَلْمَذَمَّةُ: برائی کرنا۔ عیب نکالنا۔ حق، عزت و حرمت۔ حاجبا: فا، حَجَبَ بينهما (ن) حَجْبًا: حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ الشیءَ: چھپانا۔ فلانًا: داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔ ﴿حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (۱۷/۴۵)

3 ...... | وَيَصْغُرُ فِيْ عَيْنِيْ تِلَادِيْ إِذَا انْثَنَتْ | يَمِيْنِيْ بِإِدْرَاكِ الَّذِيْ كُنْتُ طَالِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

یَصْغُرُ: صَغُرَ (ک) صِغَرًا: ذلیل وخوار ہونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ (۲۴/۱۷) عین: آنکھ۔ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ﴾ (۳۹/۲۰) زمین سے جاری ہونے والا چشمہ آب۔ ﴿فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۰/۵۵) ج: اعین وعُیُون. اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہراول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بد نظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔ عربی کا مقولہ ہے: "رُبَّ عَيْنٍ أَنَمُّ مِنْ لِسَانٍ": بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔ تِلَادُ: مف، اَلتُّلُدُ: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔ اِنْثَنَتْ: (انفعال)، اِنْثَنَى الشيءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔ "بِإِدْرَاكِ" بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ طَالِبًا: فا، طَلَبَ الشيءَ (ن) طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ الیہ: راغب ہونا۔ ﴿ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ (۷۳/۲۲) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ الى حَرْبٍ" بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔ عربی مقولہ ہے: "من طلب عظيما خاطر بعظيم": جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

4 ...... | فَإِنْ تَهْدِمُوْا بِالْغَدْرِ دَارِيْ فَإِنَّهَا | تُرَاثُ كَرِيْمٍ لَا يُبَالِيْ الْعَوَاقِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

اَلْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔ تُرَاثُ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْإِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم وفنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔ فی القرآن المجید. ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۱۶/۲۷)۔ کریم: اللہ تعالی کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا سخی وفیاض جس کی بخشش وعطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو، درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔ ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ﴾ (۷۷/۵۶) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت، مہربان، کـریـم الأصل: شریف النسل، اعلیٰ ذات کا۔ ج: کِـرَامٌ و کُـرَمَـاءُ. ﴿إِنَّـهُ لَقَـوْلُ رَسُـوْلٍ کَـرِیْمٍ﴾ (۱۹/۸۱) عربی کا مقولہ ہے: "اَلْـکَـرِیْـمُ إِذَا وَعَـدَ وَفَـا": معزز (شریف النفس) جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ "اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ": معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔ یعنی عفو درگذر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لایُبَالِی: بَالَی فلانا: توجہ دینا۔ العَوَاقِبُ: مف: اَلْعَاقِبَةُ: اولاد، جزائے خیر، ہر چیز کا خاتمہ، انجام، نتیجہ۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْـعُقُوبَةُ اَلْأَمُ حَالَاتِ الْقُدْرَةِ": قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔ یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

اَخِیُ غَمَرَاتٍ لایُرِیْدُ عَلَی الَّذِیْ	یَهُمُّ بِهٖ مِنْ مُفْظِعِ الْاَمْرِ صَاحِبًا

5 ......

ترجمہ:

(وہ کریم) سخت مصیبتوں (کو برداشت کرنے) والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات:

لایـریـد: (افـعـال) أرَادَ الشـیءَ: چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا۔ غیر ذی روح اگر فاعل ہو تو معنی ہوگا: تیار ہونا، قریب ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَـوَجَـدَا فِیْهَـا جِـدَاراً یُـرِیْدُ أَنْ یَنقَضَّ فَأَقَامَه﴾ (۱۸/۷۷) فلانا علی الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔ "اُرِیْدُ حِبَائَهٗ وَیُرِیْدُ قَتْلِیْ": میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ "مَـنْ لَـمْ یُـرِدْکَ فَـلا تُـرِدْهُ": جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ یَهُمُّ: هَـمَّ بِـا لْاَمْـرِ (ن) هَمًّا: کسی بات کا پختہ اردہ کرنا۔ لنفسه: اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔ الامرُ فلانا: مغموم وفکر مند کرنا، بے چین کرنا۔ ﴿وَلَـقَـدْ هَـمَّـتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأٰی بُرْهَانَ رَبِّهٖ﴾ (۱۲/۲۴) مُـفْـظِـعٌ: فا، (افعال) اَفْظَعَ الْاَمْرُ: بھیانک ہونا، ناگفتہ بہ ہونا، انتہائی برا ہونا، مشکل میں ڈالنا، امر قبیح میں مبتلا کرنا۔ صـاحبـا: ساتھی، ہمراہی، حاکم و منتظم۔ ﴿وَمَا جَـعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِکَةً﴾ (۷۴/۳۱)، کسی مسلک کا متبع۔ جیسے: صاحب ابی حنیفة. ج: اَصْحَابٌ. عربی مقولہ ہے: "صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰی": ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔ "صَاحِبُ الدَّارِ اَدْرٰی بِمَا فِی الدَّارِ: گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

إِذَا هَـمَّ لَـمْ تُـرْدَعْ عَـزِیْـمَةُ هَـمِّـهٖ	ولَـمْ یَأْتِ مَا یَأْتِیْ مِنَ الْأَمْرِ هَائِبًا

6 ......

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جا سکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُرْدَع: رَدَعَهُ (ف) رَدْعاً: دھمکانا، ڈانٹنا، روکنا، رد کرنا۔ الشیء: کوٹنا۔ عزِيْمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ (۳/۱۵۹)۔ يأت: أتى (ض) أَتْيًا: آنا، قریب ہونا۔ علیہ کَذَا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (۷۶/۱)۔ علیہ: مکمل کرنا، ختم کرنا۔ اَلامْرُ: حکم۔ ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۱۲/۴۱)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: أوَامِرٌ. کام۔ ﴿وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ (۲/۲۱۰) چیز، حالت اور شان۔ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۳/۱۲۸) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: أُمُورٌ. هائبا: فا: هَابَهُ (س) هَيْبَةً: خوف کھانا، بچنا۔ هابَ الرجُلُ فلانًا: تعظیم وتوقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا نا کام ہوا۔

⓻...... فيا لِرَزَامٍ رَشِّحُوا بِي مُقَدِّمًا	إِلَى الْموتِ خَوَّاضًا اليهِ الْكَتَائِبَا

ترجمہ:

اے لوگو! بنو رزام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کر رہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشِّحُوا (تفعیل) رَشَّحَهُ: پرورش کرنا، نشو ونما دینا۔ للشیء: تیار کرنا، اہل ولائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ((أَنَّهُ رَشَّحَ وَلَدَهُ لِوَلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فا، (تفعیل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۵۹/۱۸) خَوَّاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ الماءَ (ن) خَوْضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الامْرَ وفيه: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ الْغَمَرَاتِ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اللَّيْلَ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہو کر رات کو چلنا۔ اَلْكَتَائِبُ: مف: كَتِيْبَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔

⓽...... إِذَا هَمَّ أَلْقَى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَهُ	وَنَكَّبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جَانِبًا

Marfat.com

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیشِ نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۳۶/۴) سمت، گوشہ، گھر کا صحن، محلہ کا چوک۔ج: جَوَانِبُ. پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ج: جُنَاب. عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔عربی مقولہ ہے: "إِنْ جَانِبٌ أَعْيَاكَ فَالْحِقْ بِجَانِبٍ"، یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہو گئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

9 ولم يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ غَيْرَ نَفْسِهِ | ولم يَرْضَ إِلَّا قَائِمَ السَّيْفِ صَاحِبًا

ترجمہ:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھی بنانے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابل تعریف تھی۔

حل لغات:

لم يَسْتَشِرْ (استفعال)، إِسْتَشَارَ فلانٌ فِي كَذَا أَوْ فِي الْأَمْرِ: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: "إِذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهُ لَكَ": جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔ رَأْيٌ: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ج: آرَاءٌ. "ولم يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "ولم يَسْتَشِرْ فِي أَمْرِهِ" ہے۔ يَرْضَ: رَضِيَهُ وبِهِ عنه وعليه (س) رِضْوَاناً: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔﴿وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: "رِضَا النَّاسِ غَايَةٌ لَا تُدْرَكُ": لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔ "مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّاخِطِيْنَ عَلَيْهِ": جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اسنے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لئے۔

Marfat.com

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا وَهُوَ ثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَان (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ھ/ ۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَـأَبَّـطَ شَـرًّا وَخَـرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت کہا گیا: "تَأَبَّطَ شَرًّا"۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولحیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولحیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آجاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آجاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولحیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ اس موقعہ پر اس نے یہ اشعار کہے:

❶ ...... إِذَا لْمَرْءُ لَمْ يَحْتَلْ وَقَدْ جَدَّ جِدُّهُ	أَضَاعَ وَقَاسَى أَمْرَهُ وَهُوَ مُدْبِرُ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملہ کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَـمْ يَـحْـتَـلْ: (افتعال) اِحْتَالَ فُلَانٌ: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔ علیہ: دھوکہ دینا۔ عنہُ: پھر جانا، کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔ جَدَّ: (ض) جَدًّا: بلند رتبہ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَاَنَّـهُ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. (۳/۷۲) مرتبہ وعظمت۔ فی الْحَدِیْثِ: ((تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ)). بانصیب ہونا۔ جَدَّ فُلانٌ جدًّا: سنجیدہ ہونا۔ فِی الْاَمْرِ: محنت وکوشش کرنا، تحقیق وجستجو کرنا۔ الشیءُ جِدَّةً: وجود میں آنا، نیا ہونا۔ جَدَّ الشیءَ (ن): کاٹنا، کوشش کرنا۔ بِهِ الامرُ: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "مَن جَدَّ وَجَدَ": جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ اَضَاعَ (اِفعال) اَضَاعَ الشیءَ: گم کرنا، ضائع کرنا، کھونا۔ ﴿وَأَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۱۷۱/۳) قَاسٰی (مفاعلة)، قاسٰی الالمَ: تکلیف اٹھانا، سختی برداشت کرنا۔ مُدْبِرٌ: فاء (اِفعال)، اَدْبَرَ الشیءُ: گزر جانا، مڑ جانا، پشت پھیرنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلّٰى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ (۱۰/۲۷)

❷ ...... | ولٰكِنْ اَخُو الْحَزْمِ الَّذِیْ لَیْسَ نَازِلاً | بِهِ الْخَطْبُ اِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرُ |

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْحَزْمُ: پکڑنا، عزم، احتیاط، دور اندیشی۔ اَلْخَطْبُ: حال، حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (۳۱/۵۱) پریشانی، تکلیف، حادثہ، مصیبت۔ ج: خُطُوبٌ.

❸ ...... | فَذَاکَ قَرِیْعُ الدَّهْرِ مَا عَاشَ حُوَّلٌ | اِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنْخِرٌ جَاشَ مَنْخِرُ |

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے، جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِیْعٌ: غالب، اونٹ کا بچہ۔ ج: قَرْعٰی: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا، سردار۔ اَلدَّهْرُ: زمانہ دراز، دنیاوی زندگی کا پورا زمانہ، ایک ہزار سال، ایک لاکھ سال، مصیبت وآفت، ہمت وارادہ، مقصد، عادت، غلبہ۔ ج: اَدْهُرٌ، دُهُوْرٌ. عربی مقولہ ہے: "مَا الدَّهْرُ اِلَّا هٰكَذَا فَاصْبِرْ لَهُ" زمانہ ایسا ہی ہے لہذا صبر کرو۔ زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔ عاش (ض) عَیْشًا: زندہ رہنا، زندگی گزارنا، جینا۔ شیئًا: کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا، زندگی کا جزء بنانا۔ سَدَّ: اَلْاِنَاءَ (ن) سَدًّا

Marfat.com

: برتن بند کرنا۔ مَنْخِرٌ: نتھنا، ناک۔ ج: مَنَاخِرُ. یہاں راستہ مراد ہے۔ جَاشَ السماءُ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔ نَفْسُ الجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

4 ...... | اَقُوْلُ لِلِحْيانِ وقد صَفِرَتْ لَهُم | وِطَابِىْ ويَوْمِىْ ضَيِّقُ الْجُحْرِ مُعْوِرُ |

ترجمہ:

میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَفِرَتْ: صَفِرَ (س) صَفَرًا: خالی ہونا۔ جیسے: صَفِرَ البَيتُ مِنَ الْمَتَاعِ، الاناءُ من الشراب. بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔ وِطَابٌ: مف، الوَطْبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔
شعر میں "صَفِرَتْ لَهُمْ وِطَابِىْ" سے مراد (الف) وِطَاب سے مراد: ظُرُوفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔ (ب) قد خَلِىَ قَلْبِىْ مِنْ وُدِّهم كَانَّهُ يُرِيْدُ "وِطَابَ وُدِّىْ": میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔ یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج) اَشْرَفَتْ نَفْسِىْ عَلَى الْهلاكِ بِسَبَبِهِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (د) وِطَاب سے مراد "اَلْجِسْمُ": یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔
ضَيِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ﴾ (۱۵/۹۷) اَلْجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ ج: جُحُوْرٌ، اَجْحَارٌ، جِحَرَةٌ. مُعْوِرٌ: اَعْوَرَ الشيءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ مَنْزِلُ فُلَانٍ: کسی کے مکان میں ایسا رخنا پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔ الفارسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

5 ...... | هُمَا خُطَّتَا اِمَّا اِسَارٌ ومِنَّةٌ | وَاِمَّا دَمٌ والْقَتْلُ بِالْحُرِّ اَجْدَرُ |

Marfat.com

ترجمہ:

یہاں دوصورتیں ہیں قید اور احسان (کر کے چھوڑ دینا) یا قتل ہونا اور قتل ہونا عالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُطَّتَا: اصل میں ''خُطَّتَانِ'' تھا نون تثنیہ ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کردیا گیا۔ مف: خُطَّۃٌ: خصلت، جہالت، مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ ج: خُطَطٌ. اِسَارٌ: قید، بندش، تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: اُسُرٌ. اَسِیْرٌ: قیدی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (۸/۷۶) مَنَّۃٌ: مص، مَنَّ (ن): احسان جتانا۔ علیه بکذا: بھلائی کرنا، انعام کرنا۔ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا﴾ (۱۶۴/۳) تھکانا یا کمزور کرنا۔ دَمٌ: خون۔ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ (۳/۵) ہر وہ چیز جو بطور طلاء کے استعمال کی جائے۔ ج: دِمَاءٌ، دُمِیٌّ. اَلْقَتْلُ: مص، قَتَلَهُ (ن): مار ڈالنا۔ اَجْدَرُ: اسم تفضیل، جَدُرَ بِکذا وَلَهُ (ک)، جَدَارَۃً: لائق اور اہل ہونا۔

6 وَاُخْرٰی اُصَادِیْ النَّفْسَ عَنْهَا وَاِنَّهَا	لَمَوْرِدُ حَزْمٍ اِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرُ

ترجمہ:

ایک اور صورت ہے جس سے میں پہلوتہی کررہا ہوں (اس کے پرخطر ہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگر میں اسے اختیار کروں تو وہ محتاط آدمی کا طریقہ ہے۔

حل لغات:

اُصَادِیْ (مفاعلة)، صاداهُ: مقابلہ کرنا، مدارات کرنا، آڑے آنا، دل جوئی کرنا۔ یہاں پر ''اُدَافِعُ'' (پہلوتہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مَوْرِدٌ: وُرُوْدًا: قریب آنا، پہنچنا، حاضر ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (۲۳/۲۸) فَعَلْتُ: فَعَلَ الشَّيْءَ (ف) فِعْلًا: کرنا، بنانا۔ ﴿قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ﴾. (۲۰/۲۶) مص (ض، ن) واپس کردینا، واپس ہونا، متوجہ ہونا، ظاہر ہونا، حاصل ہونا، واقع ہونا، نتیجہ نکلنا۔

7 فَرَشْتُ لَهَا صَدْرِیْ فَزَلَّ عَنِ الصَّفَا	بِهٖ جُؤْجُؤٌ عَبْلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرُ

ترجمہ:

تو (میں نے دوسری صورت کو اختیار کرتے ہوئے) اپنے سینے کو بچھا دیا تو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑا سینہ اور مضبوط پتلی کمر تھی۔

Marfat.com

حل لغات:

فَـرَشـتُ فِـراشـاً(ن،ض): بچھانا، کشادہ کرنا، پھیلانا، ارادہ کرنا، تیار کرنا۔ زلّ: زلالاً(س)، ہلکے سرین والا ہونا۔ (ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔ عربی مقولہ ہے: إذازلّ الـعـالِمُ زلّ بزلّتِهٖ عالَمٌ. جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔ الصفا: پتھر۔ ج: صفاۃ۔ جؤجؤ: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ ج: جَـآجِـی. عَبلٌ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ ج: عِبـالٌ. مَتنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر ومؤنث)، دوستونوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتُونٌ ومِتـانٌ. مُخصَرٌ: باریک کمر والا۔ کہا جاتا ہے: مُخصَرُ القَدَمَین. وہ ایسا شخص ہے جس کا تلوا زمین سے نہیں لگتا۔

فَخالَطَ سَهلَ الأرضِ لَم يَكدَحِ الصَّفا	بهٖ كَدحَةً وَالمَوتُ خَزيانُ يَنظُرُ

8

ترجمہ:

تو سینہ نرم وہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل ورسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خـالـط(مفـاعلة)، خـالـطـۃً: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ ورسم رکھنا، ربط وضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔ الداءُ: بیماری لاحق ہونا۔ سَهلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور مسطح زمین۔ ج: سُهُولٌ. لَم یَكدَح: كَدَحَ فی العملِ(ف) كَدحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔ وَجهَ فلانٍ: کسی کا منہ نوچنا، خراش لگانا، بدنما داغ لگانا۔ خَـزیـانُ: صیغہ صفت، مؤنث۔ خَـزیـاءُ. ج: خَـزایـا. خَزِیَ (ف) خَزیًا: گرفتار مصیبت ہونا، ذلیل وخوار ہونا، ہلاک ہونا۔ فـلانـاً ومِـنـهُ: شرم کرنا۔ هـو خـزیـانُ. فی الحدیث: غَیرَ خَزایَا وَلا نَدامیٰ. ینظر: نَظَرَ إلَی الشَّیءِ (ن) نَظرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فی الامرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔ الشیءَ: انتظار کرنا۔ بَینَ الناسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ لِلقومِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مدد کرنا۔ مدد دینا۔ فلانًا: متوجہ ہونا۔ فلانًا الشیءَ: مہلت دینا۔

فَأُبتُ إلٰی فَهمٍ وَلَم أكُ آئِبًا	وَكَم مِثلُها فارَقتُها وَهِیَ تَصفِرُ

9

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ سیٹیاں بجا رہی تھیں۔

Marfat.com

حل لغات :

اُبُتُ : آبَ اليه(ن) اَوْباً: لوٹنا۔مِنَ السَفرِ : سفر سے واپس ہونا۔الماءَ :رات کے وقت پانی پر اترنا۔اُبُتُ بَنِی فُلاَن : میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔اِلَی اللّٰہِ: توبہ کرنا، اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا۔فَارَقْتُ:(مفاعلة فارقة: علیحدگی وجدائی اختیار کرنا۔ تَبَصْفِرُ. صَفَرَ(ض) صَفِیْرًا: ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے باریک آواز نکالنا۔صَفَرَ بِہ:سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ اَبُوْ كَبِيْرِ الْهُذَلِیُّ (الكامل)

شاعر کانام:

ابوکبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں،زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔"شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے"أدرک الإسلام وأسلم"اور بیروت کے نسخے میں ہے:"قيل هو مخضرم أدرک الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شرا کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شراً کی تاریخ وفات ۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء ہے۔

اشعار کاپس منظر:

ابوکبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابوکبیر کو اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابوکبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہوگئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہوگیا، تو ابوکبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کردو، پھر ایک دن ابوکبیر نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟ اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔ دونوں زادراہ لئے بغیر چل پڑے، ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابوکبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام ہوئی تو ابوکبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا، جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابوکبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے، تم اس آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ لڑکے نے کہا:"وَیحک" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت ہے! اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ، تو" تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب کے دو چور آگ تاپ رہے ہیں (چور رات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا جبکہ دور والا انہیں بآسانی دیکھ سکتا ہے)" تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا، اب وہ اس کی طرف لپکے، جو" تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کر دیا پھر آگ کے پاس آیا

Marfat.com

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا'' کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے'' ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: ''ویحک'' مجھے قصہ تو بتا!'' تابط شرا'' نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہو گئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی چستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آ کر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

1 ...... وَلَقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمِغْشَمٍ	جَلْدٍ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرِ مُثَقَّلِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نوجوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نوجوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر ممدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

اَلظَّلامُ: تاریکی، اندھیرا۔ مِغْشَمٌ: دلیراور اپنی بات پر اٹل، بڑا ظالم، خودسر۔ جَلْدٌ: صفت، ج: اَجْلادٌ وجِلادٌ. جَلُدَ (ک) جَلادَةً، مضبوط وقوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ اَلْفِتْيَانُ مف: اَلْفَتىٰ: نوجوان، سخی، بہادر، خادم۔ في القرآن المجيد: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (۲۱/۶۰) مُثْقَلٌ: مفع (تفعیل) زیرِ بار، لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کاہل، اونگھتا ہوا۔ ثَقَّلَهُ: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیرِ بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھ تلے دبا دینا۔

❷ مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهٖ وَهُنَّ عَوَاقِدٌ	حُبُكَ النِّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهَبَّلِ

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمر بند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اسی لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے از خود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْأَةُ: حاملہ ہونا۔ في القرآن المجيد: ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا﴾ (۳۱/۱۴) عَوَاقِدُ: مف، العاقِدَةُ: گرہ لگانے والی، جادوگرنی۔ عَقَدَ الْحَبْلَ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبُكٌ: مف: الحُبُكَةُ. کمر بند، پٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پاجامے کا نیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ النِّطاقُ: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، علاقہ، سطح۔ شب: الغُلامُ (ض) شَبابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهَبَّلٌ: مفع (تفعیل)، "هَبَّلَ اللَّحْمُ فلانًا": کسی پر خوب گوشت چڑھنا، جسیم شحیم ہونا۔

❶ وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ	وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيِلِ

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔دوسری یہ کہ وہ فسادِ مُرضِعۃ سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مُرضِعَۃ سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔تیسری یہ کہ حامِلۃ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا، عرب کا خیال تھا کہ حامِلۃ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہوسکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبَرَّءٌ: مفع (تفعیل)، بَرَّءَہٗ مِنْ کَذَا: بری کرنا، بے قصور و بے گناہ ٹھہرانا، سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔فی القرآن المجید: ﴿کَمَا تَبَرَّؤُوْا مِنَّا﴾ (۲/۱۶۷) غُبَّرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ، تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون، حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے، ج: غبرات. حَیْضَۃٌ: الحِیضَۃُ: حیض کا چیتھڑا، حیض کا خون۔حَیْضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ، خرابی، تعفن، کرپشن، ابتری، قحط و خشک سالی۔﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (۳۰/۴۱) "مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهٗ كَانَ كَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ": جس کے اہل وعیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اُچھو لگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں، کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے، لیکن جب پانی ہی سے اچھو لگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مُرضِعَۃٌ: فا، اَرْضَعَتِ الامُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا، الوَلَدَ: دودھ پلانا۔هِيَ مُرْضِعٌ وَمُرْضِعَۃٌ. ج: مَرَاضِعُ. ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ﴾ (۱۲/۸۲) مُغْيِلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

❹...... حَمَلَتْ بِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ مَزْؤُوْدَةٍ	كَرْهًا وَعَقْدُ نِطَاقِهَا لَمْ يُحْلَلِ

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراؤنی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَزْؤُوْدَۃٌ: مفع، زَادَہٗ (ف)، زَأْدًا: ڈرانا، گھبرانا۔لَیْلَۃٌ مَزْؤُوْدَۃٌ: ڈراؤنی رات، کُرْهٌ، وکَرْهٌ: مص، جبرا

Marfat.com

مجبورا، بادلِ ناخواستہ، انکار، جبریہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضم وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

5 ...... فَاَتَتْ بِهِ حُوْشَ الْفُؤَادِ مُبَطَّنًا | سُهُدًا اِذَا مَا نَامَ لَيْلُ الْهَوْجَلِ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنا تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ ست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں "نام" کی اسناد "لیل" کی طرف ہے جو اس کا غیر ما وضع لہ ہے؛ لہٰذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقت عقلیہ کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفضیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حُوْشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، مظبوط دل کا آدمی۔ اَلْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا﴾. (۳۶/۱۷) ج: اَفْئِدَة. مُبَطَّنٌ: پتلے اور پچکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ سُهُدٌ: بہت جاگنے والا، بہت کم سونے والا۔ "فُلَانٌ سُهُدٌ" چوکنا اور محتاط آدمی۔ اَلْهَوْجَلُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، ست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا لنگر، ماہر رہبر، ست رفتاری۔

6 ... فَاِذَا نَبَذْتَ لَهُ الْحَصَاةَ رَاَيْتَهُ | يَنْزُوْ لِوَقْعَتِهَا طُمُوْرَ الْاَخْيَلِ

ترجمہ:

جب تو اس کی طرف کنکری پھینکے تو اسے دیکھے گا کنکری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتُ: نَبَذَ الشَّيءَ (ض) نَبْذًا: ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ﴾ (۹۶/۲۰) اَلْحَصَاةُ: پتھری، سنگریزہ، کنکری، پتھریاں۔ ج: حَصَيَاتٌ، حُصِيٌّ. يَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: کودنا، اچھلنا۔ علیه: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ به الشَّرُّ: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُوْرٌ مص، طمر (ض) طُمُوْرًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ اَلْاَخْيَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، سبز رنگ کا ایک پرندہ جس کے بازؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑباز، متکبر۔

❼ ...... | وإذا يَهُبُّ مِنَ المَنَامِ رَأَيْتَهُ | كَرُتُوْبِ كَعْبِ السَّاقِ لَيْسَ بِزُمَّلِ |

ترجمہ:

اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھے گا نہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیلا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن ممدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَهُبُّ: هَبَّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هُبُوْبًا. کسی کا نیند سے جاگنا۔ اَلْمَنَامُ: نیند، خواب۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى﴾ (۱۰۲/۳۷) سونے کی جگہ۔ ج: مَنَامَاتٌ. رُتُوْبٌ: مص، رتب الشيءُ (ن) رُتُوْبًا: چیز کا اپنی جگہ بلاحرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، دشوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ كَعْبٌ: ٹخنہ، پنڈلی اور سر کا جوڑ، ہر دو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا گنے کے دو پوروں کے درمیان کی گرہ۔ اَلسَّاقُ: پنڈلی، ٹانگ (مؤنث) درخت وغیرہ کا تنا جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوْقٌ، سِقَاقٌ، اَسْوُقٌ، ﴿فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهِ﴾ زُمَّلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

❽ ...... | مَا إِنْ يَمَسُّ الأَرْضَ إِلَّا مَنْكِبٌ | مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَيَّ المِحْمَلِ |

ترجمہ:

(بحالت نیند) زمین سے محض اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلوار کے پرتلے کی طرح

زمین سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چت لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہو جاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

یَمَسُّ: مَسَّ الشیءَ (ن،س) مَسًّا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (۵۶۔۷۹) مَنْکِبٌ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردار قوم۔ ج: مَنَاکِبُ. ﴿فَامْشُوا فِی مَنَاکِبِهَا وَکُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَیْهِ النُّشُورُ﴾ (۶۷/۱۵) طَیًّا: مص، طوی الشیءَ (ض) طَیًّا: موڑنا، طے کرنا، لپیٹنا۔ ﴿یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ﴾ (۲۱/۱۰۴) اَلْمِحْمَلُ: تلوار کا پرتلہ۔ ج: مَحَامِلُ.

5 ...... | وَإِذَا رَمَیْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَیْتَهُ | یَهْوِی مَخَارِمَهَا هُوِیَّ الْأَجْدَلِ |

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَیْتَ: رَمَی الشیءُ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشیءَ رَمْیًا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلَٰکِنَّ اللَّهَ رَمَیٰ﴾ (۸/۱۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَمْیَةٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ" کبھی تیراندازی کا کام وہ بھی کر لیتا ہے جو تیراندازی نہیں جانتا۔ اَلْفِجَاجُ: مف، الفَجُّ: طویل کشادہ راستہ۔

Marfat.com

يَهْوِیْ: هَوَی الشَّیءُ (ض) هُوِيًّا: اوپر سے نیچے آنا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَی﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوٰی: میلان، محبت۔ "إِنَّ الْهَوٰی مِنَ النَّوٰی"۔ محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔ خواہش نفس، خواہشمند طبیعت۔ ﴿فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی﴾ (۲۶/۳۸) محبوب وپسندیدہ شے۔ ج: اَهْوَاءُ.

فائدہ:

هَوٰی کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: "فلان من اهل الاهواء"۔ مَخَارِمُ: مف، مَخْرِمٌ: پہاڑ یا ریت میں راستہ۔ مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ اَلْاَجْدَلُ: شکرہ۔ ج: اَجَادِلُ.

بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ	وَإِذَا نَظَرْتَ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ

...... ⑩

ترجمہ:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بدنما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن وتاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتَ: نظر الی الشیءِ (ن) نَظَرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فیہ: غور وفکر کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ" جو انجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ اَسِرَّةٌ: مف، سِرَارٌ: ہتھیلی کے اندر کی لکیریں۔ پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔ وَجْهٌ: سردار قوم، شریف ومعزز آدمی۔ ج: وُجُوْهٌ. چہرہ، صورت، مظہر، ہر شے کا سامنے والا حصہ، نفس شے، ذات۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ﴾ (۸۸/۲۸) دل۔ فی الحدیث: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُم او لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بين وُجُوهِكُم)) زمانہ کا ابتدائی حصہ، دن کا اول حصہ، صبح کی نماز، ستارے کا دکھائی دینے والا جز، کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ، کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم، گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے، تھوڑا پانی، مرتبہ، قصد، سمت، گوشہ، پہلو، جانب، طرف، راستہ، ڈگر، صحت، کلام کا مقصود بالذات مفہوم ومطلب، صفت، سبب، بنیاد، مد، سارنگی کی نے کا کنارہ والا جز، سطح۔ بَرَقَتْ: برق (ن) بَرْقًا: بجلی کا چمکنا، جھلملانا، چمکنا۔ ﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔ ﴿هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ (۲۴/۴۶) پہاڑ، چہرے کا ایک حصہ، رخسار، گردن کا

Marfat.com

سخ، پیش آمدہ مصیبت، درپیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عـوارِض. اَلْمُتَهَلِّلُ: تَهَلَّلَ السَّحَابُ: بادل کا چمکنا۔

صَعْبُ الْكَرِيْهَةِ لَا يُرَامُ جَنَابُهُ	مَاضِي الْعَزِيْمَةِ كَالْحُسَامِ الْمِقْصَلِ

⑪……

ترجمہ:

وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے صحن کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔

مطلب:

کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:

صـعـب: دشوار، سخت، مشکل، خود دار آدمی، دشوار گزار۔ اَلْـكَـرِيْهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھمسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُـرَام: رامہٗ (ن) رَوْمـاً. قصد کرنا، چاہنا۔ جَـنَـاب. محلہ، گھر کا صحن، حفاظت، گوشہ، لقب تعظیمی۔ مَـاضِـیْ. گذشتہ زمانہ، وہ فعل جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواضٍ. اَلْعَزِيْمَةُ: پختہ ارادہ، حوصلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حسام السيف: تلوار کی دھار۔ المقصل: تیز تلوار، تیز طرار زبان۔

يَحْمِيْ الصِّحَابَ اِذَا تَكُوْنُ عَظِيْمَةٌ	وَاِذَا هُمْ نَزَلُوْا فَمَأْوَى الْعُيَّلِ

⑫……

ترجمہ:

جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان بنیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:

وہ دوست واحباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

Marfat.com

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم — رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

یَحْمِیْ :حمی الشیءُ فلانًا (ض) حَمْیاً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَامٍ لِاَنْفِہٖ وَھُوَ جَادِعُہٗ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِیْمَۃٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نُزُوْلاً: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ﴾ (۱۷/۱۰۵) عن الامر و الحقِ: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیہ: قیام کرنا۔ علی القومِ: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "اِذَا نَزَلَ بِکَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوٰی: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مآوٍ. ﴿قَالَ سَآوِیْ إِلٰی جَبَلٍ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ﴾ (۱۱/۴۳) اَلْعَیْلُ: مف. عَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ اونٹ تحفے میں پیش کیے، تو شاعر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

❶	انی لَمُھْدٍ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَاصِدٌ بِہٖ	لِابْنِ عَمِّ الصِّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِکٖ

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرتا ہوں اپنے چچا کے سچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُھْدٍ: فا،(افعال) اھدی الھَدِیَّۃَ الیٰ فلانًا ولہٗ: اعزازاً کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، مدح، شکریہ۔ ج: اَثْنِیَۃٌ. اَلصِّدْقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں ۔فی القرآن المجید: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّیْ مِن لَّدُنکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا﴾ (۱۷/۸۰) عربی مقولہ ہے: "الصِدقُ یُنبِیءُ عنک لا الوعیدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

❷	اُھُزُّ بِہٖ فِیْ نَدْوَۃِ الْحَیِّ عِطْفَہٗ	کَمَا ھَزَّ عِطْفِیْ بِالْھِجَانِ الْاَوَارِکٖ

ترجمہ:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کر کے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تحفہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

اَهُزُّ: هَزَّ الشَّيْءَ (ن) هَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيًّا﴾ (۱۹/۲۵) هَزَّ الرجلُ (ض) هِزَّةً: نشاط وفرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اهتز: ہلنا، جھومنا۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِيْنَ﴾ (۲۸/۳۱) ندوة: اسم مرہ، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دَارُ النَّدْوَةِ: زمانہ جاہلیت میں " مکہ مکرمہ" میں قریش کا دار المشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر دَارُ الْإِمَارَةِ (گورنر ہاؤس) بنادیا۔ اَلْحَيُّ: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: اَحْيَاءٌ۔ عِطْفٌ: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کولہے تک کا حصہ۔ ﴿ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (۲۲/۹) الهجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مؤنث اور مفرد وجمع کے لئے۔ الأوارك: مف، الأراك: پیلو کا درخت۔ أرك: (ن،ض) أُرُوْكاً، الجملُ: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

③ …… قَلِيْلُ التَّشَكِّيْ لِلْمُهِمِّ يُصِيْبُهُ | كَثِيْرُ الْهَوٰى شَتَّى النَّوٰى وَالْمَسَالِكِ

ترجمہ:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا فقط ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

قَلِيْلٌ: تھوڑا۔فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَشْتَرُوْا بِآيَاتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُوْن﴾ (۴۱/۲) کمیاب، دبلے جسم کا آدمی، معمولی۔شعر میں 'عدم' کے معنی میں ہے۔ج: اَقِلاء وقُلُل. اَلتَّشَكِّيْ: مص،(تفعل) تَشَكّي واشتكي: بیمار ہونا۔الیه: شکایت کرنا۔﴿وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ﴾ (۱/۵۸) اَلْمُهِمُّ: سخت وتشویش ناک معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم وضروری ،غور وفکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ج: مَهَامٌ. يُصِيْبُ: أصاب: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول وفعل میں صحیح وٹھیک ہونا۔الشیء: پالینا،الخطب فلانا: کسی پر مصیبت آنا، الرجل: لاحق ہونا۔﴿قُل لَّن يُصِيْبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾ (۴۱/۹) كَثِيْرٌ: بہت،وافر، زیادہ۔﴿يضل به كثيرا ويهدي به كثيرا﴾ (۲۶/۲) اَلْهَوٰى: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر وشر دونوں میں، خواہش نفس۔﴿مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) ﴿فَلَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبعیت، محبوب وپسندیدہ چیز۔﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا أَهْوَاءَ قَوْمٍ﴾ (۷۷/۵) شَتّٰى: مف، اَلشَّتِيْتُ: منتشر ومتفرق، مختلف، بکھرا ہوا۔﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى﴾ (۴/۹۲) اَلنَّوٰى: مصدر مبنی للمفعول، نَوَى الامر (ض) نَوٰى: ارادہ کرنا، نیت کرنا، فی الحدیث: ((انما الاعمال با لنیات)) اَلنَّوٰى: دوری، سفر، پردیس، منزلِ سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے قریب ہو یا دور، گھر، گٹھلیاں۔ اَلْمَسَالِكُ: مف: مَسْلَكٌ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی کا راستہ۔ سلک (ن) المکان و به وفیه: داخل ہونا اور پار ہونا، الشیء وفی الشیء وبه: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ﴾ (۴۲/۷۴)

④ ...... | يَظَلُّ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِيْ بِغَيْرِهَا | جَحِيْشًا وَيَعْرَوْرِيْ ظُهُوْرَ الْمَهَالِكِ |

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پر عزم ہے اور ہلاکتوں کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں، نظر کوہ و بیاں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس وخاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاةٌ: وسیع بیابان یالق ودق صحراء، جنگل۔ج: مَوَامِيْ. یمسی: امسی القوم: شام کے وقت میں داخل ہونا۔اصبح کی ضد ہے۔فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾

Marfat.com

(۱۷/۳۰) جحیشا: رجل جحیش: مستقل رائے والا مرد۔ یعروری: (افعیعال)، اِعْرَوْرَى الفرسَ: ننگی پیٹھ پر سوار ہونا: الـرَّجُلُ: تنہا سفر کرنا۔ ظُهُوْرٌ: مف: الظَّهر: پیٹھ، اوپر کا بیرونی حصہ۔ اَلْـمَهَالِكُ: مف: اَلْمَهْلَكَةُ: لام پر تینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

⑤ …… وَيَسْبِقُ وَفْدَ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ يَنْتَحِي	بِمُنْخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمُتَدَارِكِ

ترجمہ:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصا شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرانے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

یسبق: سبق الی کذا (ض) سَبْقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔ علی قومه: کرم وسخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔ علی کذا: غالب ہونا۔ سابق الی الشیء: کسی شیء کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔ فی القرآن المجی: ﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الی الشیء: کسی شیء کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ ﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۲۵/۱۲) عربی مقولہ ہے: "سَبَقَ سَيْلُهُ مَطَرَهُ". اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آگیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہوگیا۔ وَفْدٌ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ ج: وُفُود. الـریح: ہوا، ج: اَرْيَاح: بُو، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ ینتحی انتحاءً الشیءَ: قصد وارادہ کرنا، لہٗ: کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔ منخرق: فا (انفعال)، تیز رفتار۔ انخرق الشیءُ: پھٹنا۔ اَلْمُتَدَارِكُ: (تفاعل)، تَدَارَكَ القومُ: ایک کا دوسرے سے آملنا۔

⑥ …… إِذَا خَاصَ عَيْنَيْهِ كَرَى النَّوْمِ لَمْ يَزَلْ	لَهُ كَالِئٌ مِنْ قَلْبِ شَيْحَانَ فَاتِكِ

ترجمہ:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کررہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فورا بیدار

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

خَاصَ: الثوبَ(ن) خَوْصًا: سلائی کرنا، دور دور ٹانکے لگانا۔ کَرٰی: نیند،اونگھ۔ ج: اَکراء. یزل. ال(ن) زوالاً: جاتا رہنا، پھر جانا، الگ ہونا، ہلاک ہونا، سست پڑنا، ناپید ہونا، ختم ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿اولم تکونوا اَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَکُم مِّن زَوَالٍ﴾ (۱۴/۴۴) کالیء: فا، کلأ اللہُ فلانًا (ف) کَلأً: حفاظت کرنا۔ ﴿قُلْ مَن یَّکْلَؤُکُم بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾ (۲۱/۴۲) الشَّیحان: لمبا، غیرت مند، ہوشیار، شاح علی حاجته (ض)، شَیْحًا: چوکنا رہنا، چوکس ہونا، کوشش کرنا، ڈرنا۔ فَاتِکٌ: دلیر، بہادر، بے دھڑک، مہلک۔ ج: فُتَّاکٌ.

7 ...... وَیَجْعَلُ عَیْنَیْهِ رَبِیئَةَ قَلْبِهٖ ۔ اِلٰی سَلَّةٍ مِنْ حَدِّ اَخْلَقَ صَائِکٖ

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف ۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کو تشبیہ دی ہے مقدمۃ الجیش سے، جس طرح مقدمۃ الجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کو خطرے سے آگاہ کردیتی ہیں اور خون آلود تلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔اس شعر میں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رَبِیئَةٌ: فوج کا دیدبان، ہراول دستہ۔ ج: رَبَایَا. سَلَّةٌ: اسم مرہ، ایک بار تلوار سونتنا، ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری، گھوڑے کی ایک دوڑ، ٹوکری، کنڈی۔ ج: سِلالٌ. حَدٌّ: سرحد، کسی چیز کی حدود، چاردیواری، انتہاء، آخری حصہ، کنارہ، دھار، تیزی، جوش، غضبی کیفیت، غصہ، تعریف، مجرم کیلئے شرعًا واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ ج: حُدُوْدٌ. دو چیزوں کے درمیان کی نوک، چیز کی انتہا۔ فی القرآن المجی: ﴿وَمَن یَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾ (۶۵/۱) الحد من السیف: تلوار کی دھار۔ اخلق: خَلِقَ الشیءُ (س) خَلَقًا: چکنا و ملائم ہونا، نرم ہونا۔ الثوبُ: پرانا ہونا۔ یہاں یہ دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں، ہموار ہونا۔ صَائِکٌ: صاک به المسکُ ونحوُہ (ن) صَوْکًا: مشک کا چپکنا، لگنا۔ صَئِکَ الدمُ (ض) صَأْکًا: خون کا خشک ہونا، بہ: چپکنا۔

Marfat.com

8	اذا هـزه فـی عَـظْـمِ قِـرْنٍ تهـللت	نـواجـذ افـواه المنايا الضـواحـک

ترجمه:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلوار کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کاری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے قہقہے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سر اڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعثِ خوف و خطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ﴾ (۳۶/۷۸) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قَـرْنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا چھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (بس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں) صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سو سال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فـی الـحـدیـث: ((خیـر الـقـرون قـرنـی)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُونٌ. تَهَلَّلَتْ: (تفعل)، تهلل الوجهُ: چہرے کا چمکنا۔ نـواجذ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عضوا علیه بالنواجذ". المنايا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت. "المنية لا الدَنِيَّةُ": یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ اَلضَّوَاحِكُ: مف: ضَاحِكَةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اگلے دانت کے قریب والی داڑھ۔ ﴿ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ﴾. (۳۹/۸۰)

9	يَرَى الْوَحْشَةَ الْاُنْسَ الْاَنِيْسَ وَيَهْتَدِيْ	بِحَيْثُ اهْتَدَتْ اُمُّ النُّجُوْمِ الشَّوَابِكِ

ترجمه:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

اَلْوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبعیت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قساوت قلبی۔اَلْاُنُسُ: اُنسیت۔انس به والیه(س) اُنُسًا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔یهتدی: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ام: ماں۔في القرآن المجيد. ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَ لَا بِرَأْسِي﴾ (۲۰/۹۴) دادی، جڑ، اصل۔ج: اُمَّاتٌ واُمَّهَاتٌ. ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ﴾ (۴/۲۳) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔الشوابک: مف: شَابِک: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقال قطری بن الفجاءة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔شاعر کے والد کا نام "فجاءۃ" اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا "فُجاءَة" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فُجاءَة" پڑ گیا۔

❶ ...... أَقُوْلُ لَهَا وَقَدْ طَارَتْ شَعَاعًا	مِنَ الْاَبْطَالِ وَيْحَكِ لَا تُرَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائرُ ونحوهُ (ض) طَيْرًا: اپنے پروں کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔طارت نفسهٗ شعاعاً: بے چین و پریشان ہونا۔شَعَاعًا: شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔کہتے ہیں: دمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهُ او قَلْبُهُ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔الابطال: مف: اَلْبَطَلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میرا فسانہ، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔وَيْحَ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویل کے معنی بھی دیتا ہے۔

Marfat.com

وَيْحَکَ: تجھ پر ہلاکت ہو۔ وَيْحٌ لهُ وَوَيْحًا لهُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے، وہ بہت خوب ہے، اس کا ناس ہو، اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُـرَاعِـي: راع منه (ن) رَوْعًا: کسی سے ڈرنا۔ راعهُ الامرُ: ڈرانا۔ گھبرا دینا، تعجب میں ڈال دینا۔

2 ...... | فَـإِنَّکِ لَـو سَـأَلْـتِ بَـقَـاءَ يَـوْمٍ | عَلَى الْاَجَلِ الَّذِىْ لَکِ لَمْ تُطَاعِي |

ترجمہ:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

حل لغات:

بَقَاءٌ: وجود، بقاء۔ اَلْاَجَلُ: مدت، وقت، موت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَن يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ (۱۱/۶۳) ج: آجالٌ. تُطَاعِي: طاع فلانٌ (ن) طَوْعًا: تابعدار ہونا، فرماں بردار ہونا، اشارے پر چلنا۔

3 ...... | فَـصَـبْـرًا فِى مَجَالِ الْمَوْتِ صَبْرًا | فَـمَـا نَيْـلُ الْـخُـلُـوْدِ بِـمُـسْـتَـطَـاعِ |

ترجمہ:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔

کلبۂ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبْـرٌ: قوت برداشت، تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری، تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت، محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی، قید، کہتے ہیں: "قَتَلَهُ صَبْرًا": اسے قید کر کے مار دیا، یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مر گیا۔ شَهْرُ الصَّبْرِ: ماہ رمضان۔ يَمِيْنُ الصَّبْرِ: لازمی یا جبری قسم۔ مذکورہ معانی بفتح الصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات و سکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ، میدانِ کار، گنجائش، دائرہ عمل، سرگرمی کا مرکز، موقعہ۔ ج: مَجَالات. نَيْلٌ: حاصل ہونے والی چیز، حصول۔ "أَصَابَ من عدوِّهِ نَيْلًا": اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔ نال الشيءَ (س) نَيْلًا: پانا، حاصل کرنا۔ ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

Marfat.com

تَنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (۹۲/۳) مِنْ عَدُوِّهِ وِتَرَهُ: دشمن سے انتقام لینا۔﴿وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۱۲۰/۹) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔﴿لَن يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا﴾ (۳۷/۲۲) اَلْخُلُوْدُ: دوام، ہمیشگی۔﴿ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (۳۴/۵۰) مُسْتَطَاعٌ. مفع، (استفعال)، استطاع الامرَ: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

4 ...... | وَلَا ثَوْبُ الْبَقَاءِ بِثَوْبِ عِزٍّ | فَيُطْوٰی عَنْ اَخِی الْخَنَعِ الْيُرَاعِ |

ترجمہ:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب:

گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہِ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبٌ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔ عِزٌّ: عزت و آبرو، طاقت و غلبہ، شدت، سخت بارش۔ اَلْخَنَعُ: ذلت۔ اَلْيُرَاعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔ جھاڑی، شترمرغ، نرسل کا قلم۔

5 ...... | سَبِيلُ الْمَوْتِ غَايَةُ كُلِّ حَيٍّ | فَدَاعِيهِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ دَاعٍ |

ترجمہ:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہٰذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔

ملے خاک میں اہل شان کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

Marfat.com

حل لغات:

غَايَةٌ: انتہا، مدت، جھنڈا، مقصود و فائدہ، نتیجہ۔ ج: غَایَات.

⑥ وَمَنْ لَا يُغْتَبَطْ يَسْأَمْ وَ يَهْرَمْ	وَتُسْلِمْهُ الْمَنُوْنُ اِلَى انْقِطَاعِ

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جواہر شجاعت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مر جائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُغْتَبَطْ: (افتعال)، اِغْتَبَطَ الموتُ: بحالت صحت و جوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمْ: سَئِمَ الشيءَ و منه (س) سَأَمًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمْ: هرم الرجلُ (س) هَرَمًا: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، کمزور و بوڑھا ہونا۔ تُسْلِم: (افعال)، اسلم الشيءَ اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فلانًا: بے یار و مددگار چھوڑنا۔ في الحديث: ((المُسلم اخو المسلم لا يُسلِمُه و لا يَظْلِمه)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ المَنُونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ في القرآن المجيد: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) موت۔ (یہ مؤنث ہے بھی مذکر بھی ہوتا ہے) قسمت۔ اِنْقِطَاع: (انفعال)، انقطع الشيءُ: کٹنا، وقت گذر جانا، ختم ہو جانا۔ قطع الشيء (ف)، قَطْعًا: کاٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (۲/۲۷)

⑦ وَمَا لِلْمَرْءِ خَيْرٌ فِي حَيَاةٍ	اذا ما عُدَّ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ ناکارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حسن لذاته ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

Marfat.com

،خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال ودولت، بہت اور عمدہ مال۔ فی القرآن المجید: ﴿إن ترک خیراً الوصیۃ للوالدین والأقربین بالمعروف حقاً علی المتقین﴾ (۱۸۰/۲) صاحبِ خیر، فیض رساں، باعث برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِیارٌ و أخیارٌ وخُیُورٌ. اَلْأخیارُ وخیارُ الناسِ: نیک اور منتخب لوگ۔ حیاۃٌ: زندگی، نشو ونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات ونباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات اور نشو ونما کی خصوصیات، جیسے: تغذیہ، نشو ونما اور تناسُل وغیرہ جو انسان اور حیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں نہیں۔ ﴿وما هذه الحیاۃ الدنیا إلا لهو ولعب﴾ (۶۴/۲۹) عُدَّ: عدَّ الدراهمَ (ن) عدًّا: گننا، شمار کرنا، شمار میں لانا، فلاناً صادقًا: کسی کو سچا سمجھنا۔ سَقَطٌ: ہر گری ہوئی چیز، ردی اور خراب چیز۔ اَلْمَتاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر قابل استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی چیزیں، کل پرزے، لہو ولعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: اَمْتِعَةٌ.

وقال بعض بنی قیس بن ثعلبة (البسیطِ)

شاعر کانام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامة بن جزء نہشلی کے ہیں۔ (شرح مرزوقی، ج۱، ص۷۵) اور بیروت کے نسخے (ص۲۰) اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامة بن حزن نہشلی ہے۔

1	إنّا مُحَیُّوکِ یا سَلْمٰی فَحَیِّینا	وإنْ سَقَیْتِ کِرامَ الناسِ فَاسْقِینا

ترجمہ:

اے سلمی! ہم تجھے سلام کر رہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کر اور اگر تو معزز لوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔

اے ساقی اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے
دو گھونٹ ہمیں بھی پلا دے جینے کیلئے

حل لغات:

مُحَیُّوْ: فا، (تفعیل)، "حَیَّاکَ اللہُ": یعنی اللہ تعالی تمہاری عمر دراز کرے۔ سلام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وإذا حُیِّیتم بتحیۃٍ فحیّوا بأحسن منها أو ردّوها﴾ (۸۶/۴) سَقَیْتِ: سقی فلانًا (ض)، سَقْیًا: پانی پلانا۔ الحیوانَ: پانی سے سیراب کرنا۔ ﴿قالتا لا نسقی حتی یصدر الرعاء﴾ (۲۳/۲۸)

2	وإنْ دَعَوْتِ إلی جُلّٰی ومَکْرُمَةٍ	یومًا سَراةَ کِرامِ الناسِ فَادْعِینا

Marfat.com

ترجمہ

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جودوسخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔

مانا کہ غم کے بعد مسرت ضرور ہے
لیکن جیئے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلّٰی: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امرعظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلَلٌ.
مَكْرُمَةٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندیٔ کردار۔ ج: مَكَارِمُ. فی الحدیث: ((بعثت لاتمم مكارم الاخلاق)). سَرَاةٌ: ہرشے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ سَرَوَاتُ القوم: سرداران قوم، معززین قوم، شرفاء قوم۔

③ ...... | إنَّا بَنِيْ نَهْشَلٍ لَا نَدَّعِيْ لِأَبٍ | عَنْهُ وَلَا هُوَ بِالْأَبْنَاءِ يَشْرِيْنَا |

ترجمہ:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا خاندان گھٹیا نہیں بلکہ اعلیٰ وعمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق وفائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

یشری: شَرَى الشيء: بیچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيْلاً﴾ (۴۱/۲) خریدنا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (۱۱۱/۹)

Marfat.com

4 ...... اِنْ تُبْتَدَرْ غَايَةٌ يَوْمًا لِمَكْرُمَةٍ | تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّيْنَا

ترجمہ:

اگر کسی دن مقام و مرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جود و سخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تُبْتَدَرُ: ابتدر القومُ امرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ تلق: لَقِیَ فلانًا (س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُوراً﴾ (۱۷/۱۳) کسی کو کچھ اتفاقاً مل جانا، واسطہ پڑنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَا يَلْقَى الشَّجِيُّ مِنَ الْخَلِيِّ"۔ غمگین بے غم سے کیا پائے گا، جس نے غم نہ اٹھایا ہو وہ غمگین کی تکلیف کیا سمجھے گا۔ اَلسَّوَابِقُ: مف: اَلسَّابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔ ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ (۵۶/۱۰) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اَلْمُصَلِّيْنَ: مف: اَلْمُصَلِّيْ: گھڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، اَلْمُسَلِّي. اَلتَّالِي. اَلْمُرْتَاحُ. اَلْعَاطِفُ. اَلْمُؤَمِّلُ. اَلْحَظِي. اَللَّطِيمُ. اَلسُّكَيْتُ.

5 ...... وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ اَبَدًا | اِلَّا افْتَلَيْنَا غُلَامًا سَيِّدًا فِيْنَا

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مر جائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَيِّدٌ: مالک، بادشاہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۱۲/۲۵) آقا جس کے

Marfat.com

پاس غلام اور نوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم ومتولی۔ ﴿وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾ (۳/۳۹) ہر واجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہر فرد۔ ہر چیز کا اعلی وارفع، جیسے کہا جائے:"القرآن سید الکلام" ۔ج:سَادَةٌ،سَيَائِدُ.
اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا، الصبيُّ: دودھ چھڑانا، غلاما: نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً﴾ (۱۲/۱۹) مرد (مجازا) خادم، نوکر۔ ج: غِلْمَانٌ وغِلْمَةٌ.

❻ ...... | اِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرَّوْعِ اَنْفُسَنَا | وَلَوْ نُسَامُ بِهَا فِي الْاَمْنِ اُغْلِيْنَا |

ترجمه:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کر دیتے ہیں اور اگر امن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تو مہنگی کر دی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کیے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ:(افعال)، اَرْخَصَ السِّعرَ: قیمت کم کرنا، سستا کرنا۔الشيءَ: سستا پانا، سستا لگنا، سستا خریدنا۔الروع:خوف، ڈر، لڑائی۔نُسَامُ:سَامَ السِّلْعَةَ (ن) سَوْماً: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور اس کی قیمت بتانا۔اَلْاَمْنُ: مص، امن (س) اَمْناً: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔فی القرآن المجید:﴿اُولَئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ (۶/۸۲) البلدَ: ملک میں امن وامان ہونا۔فلاناً علی کذا: کسی پر اعتماد وبھروسہ کرنا، امانت میں دینا۔﴿قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ﴾ (۱۲/۶۴) "مَنْ اَمِنَ الزَّمانَ خَانَهٗ": جو شخص بھی زمانہ سے مأمون ہوا زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادثات زمانہ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔
اُغْلِيْنَا:(افعال)، اَغْلَى الشَّيْءَ : مہنگا پانا، مہنگا خریدنا۔السِّعْرَ: بھاؤ کو گراں کرنا، قیمت بڑھانا۔

❼ ...... | بِيْضٌ مَفَارِقُنَا تَغْلِيْ مَرَاجِلُنَا | نَأْسُوْا بِاَمْوَالِنَا آثَارَ اَيْدِيْنَا |

ترجمه:

ہمارے سر کی مانگیں سفید ہیں، ہماری ہانڈیاں ابل رہی ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

Marfat.com

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم سخی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلتے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمدورفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بِيُضٌ: مف: اَلْاَبْيَضُ: سفید، گوراچٹا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا﴾ (۳۵/۲۷) چاندی، تلوار۔ وَجْهٌ اَبْيَضُ: بے داغ صاف چہرہ۔ هُوَ رَجُلٌ اَبْيَضُ: باعزت آدمی. مَفَارِقُ: مف: اَلْمَفْرَقُ: جدائی کا مقام، نقطۂ انفصال، مرکزِ انفصال۔ اَلْمَفْرَقُ من الشعْرِ: بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ تغلی: غلتِ القِدْرُ (ض) غَلْيًا: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ غلٰی الرجلُ: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (۴۴/۴۶) مراجل: مف: مِرجَل: مٹی کی پختہ ہانڈی، بائلر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دیگچی، کنگھی۔ نأسوا: اَسَا الْجُرْحَ (ن) اَسْوًا: زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ الرجلَ: کسی کو تسلی اور دلاسہ دینا۔ بینھم: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ اموال: مف: مال: مال و دولت۔ ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۶۴/۱۵) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین وجائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ رَجُلٌ مَالٌ: مالدار آدمی۔ اَلْمَالُ الْاِحْتِيَاطِيُّ. محفوظ سرمایہ۔ مَالُ الْاَطْيَان: مال گذاری، زمین ٹیکس۔ آثار: مف: الاثر: نشان، اثر۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ (۴۸/۲۹) تلوار کی چمک، بقیہ، خبر منقول، سنتِ باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ دار الآثار: میوزیم، عجائب گھر۔ ایدینا: مف: الید: ہاتھ، اس کا اطلاق مونڈھے سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، مؤنث ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان وانعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت وقدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر ورسوخ، اہلیت، مدد، فریادرسی، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

8 ...... | اِنِّیْ لَمِنْ مَعْشَرٍ اَفْنٰی اَوَائِلَهُمْ | قَوْلُ الْكُمَاةِ اَلَا اَیْنَ الْمُحَامُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فنا کر دیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء واجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلا دیا اور خود بھی دار البقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطُّلّابِ، مَعْشَرُ التُّجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ یَأْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنکُمْ یَقُصُّونَ عَلَیْکُمْ﴾ (۶/۱۳۰) اہل وعیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرُ. اَفْنٰی: (افعال) اَفْنَی الشیءَ: فنا کرنا، ختم کرنا، گنوا دینا۔ عربی مقولہ ہے: "یُفْنٰی ما فِی الْقُدُورِ ویَبْقٰی ما فِی الصُّدُورِ". یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ اَلْکُمَاةُ: مف: الکَمِیُّ: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، رازدان۔ اَلْمُحَامُوْنَ: فا. مف: مُحَامِیٌ (مفاعلة)، حامٰی عنه: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

9 ...... | لَوْ کَانَ فِی الْاَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا | مَنْ فَارِسٌ خَالَهُمْ اِیَّاهُ یَعْنُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: "کون ہے شہسوار"؟ تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آلاف، اُلُوف. فی القرآن المجید: ﴿کَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۲۲/۴۷)
واحد: اللہ کی صفت، ﴿وَإِلٰهُکُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (۲/۱۶۳) اپنی ذات وصفات میں تنہا، لاثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلا واسطہ اور بلا کوشش ایجاد وتدبیر عام میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی مؤثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے:

فَلَمَّا الْتَقَیْنَا وَاحِدَیْنِ عَلَوْتُهُ بِذِی الْکَفِّ اِنِّی لِلْکُمَاةِ ضَرُوبُ

Marfat.com

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کیت نے کہا: "فـقـد رَجَعُوا كَحَيِّ واحِدِينا". علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ج: وُحْـدَانٌ، اُحْـدَانٌ. خَـال: الشـيء (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔ "مـن يَـسْـمَـعُ يَـخـل". جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال وجذبہ پیدا ہوتا ہے۔ يَـعْـنُـوْنَ: عَنٰى بالقولِ كذا (ض) عَنْيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد وارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⑩...... | إِذَا الْـكُـمَـاةُ تَـنَـحَّوْا اَنْ يُصِيْبَهُمْ | حَدُّ الظُّبَـاةِ وَصَـلْنَـاهَـا بِـاَيْدِيْنَـا |

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَـنَـحَّوْا: (تفعل)، تَنَحّٰی: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہو جانا، ایک طرف ہو جانا۔ عن مكانِهِ: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اَلظُّبَاةُ: مف: اَلظُّبَةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَا: وَصَلَ الشيءَ بالشيءِ (ض) وَصْلاً: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ في القرآن لمجيد: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن يُوْصَلَ﴾ (۱۳/۲۱) جمع کرنا، فلانًا: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وُصُوْلا الی المکان: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَـن يَـصِـلُوْاْ إِلَيْكَ﴾ (۸۱/۱۱) الی بنی فلان: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيْثَاقٌ﴾ (۴/۹۰)

⑪...... | وَلَا تَـرَاهُـمْ وَإِنْ جَـلَّتْ مُصِيْبَتُهُمْ | مَـعَ الْبُـكَـاةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ يَبْكُوْنَا |

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنو نہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگرچہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَـلَّتْ: جَلَّ (ض) جَلالاً: بلند رتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۵۵/۷۸) اَلْبُكَاةُ: مف: بَاكٍ. بكى (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْيَضْحَكُواْ قَلِيْلاً وَلْيَبْكُواْ كَثِيْراً جَزَاءً بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُوْنَ﴾ (۹/۸۲)

Marfat.com

⑫...... وَنَرْكَبُ الْكُرْهَ أَحْيَانًا فَيَفْرِجُهُ | عَنَّا الْحِفَاظُ وَأَسْيَافٌ تُوَاتِينَا

ترجمہ:

اور ہم بسا اوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہو کر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

يَفْرِجُ: فرج الشيءَ (ض) فَرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ (۹/۷۷) اَلْحِفَاظُ: حفاظت، دفاع، وفاءِ عہد۔ اَلْحِفَاظ: مص (مفاعلة)، حافظ على الشيءِ: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (۲۳۸/۲) تُوَاتِي: (مفاعلة) آتى فلانا على الامرِ: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوْأَلُ بْنُ عَادِيَا (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سَمَوْأَل بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

❶...... إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ | فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلُ

ترجمہ:

جب آدمی کنجوسی سے اپنی عزت کو میلا نہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب
مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

Marfat.com

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

يَـدْنَـسُ: دَنِسَ عِرُضُه (س) دَنَسًا: عزت واخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثوبُه: کپڑے کا میلا ہونا۔ اَللُّوْمُ: لوُمَ فـلانٌ (ک) لُـوْمًا: کم ذات ہونا، خسیس وبخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ لائِم مُلِيم". بہت سے ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔ " ربَّ مَلُوْمٍ لا ذَنْبَ لـه". بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ يَـرْتَـدِیْ: (افتعال)، اِرْتَدَى الرِداءَ وبه: چادر اوڑھنا۔ جَـمِـيْـلٌ: صفت. جمُلَ (ک) جمالاً: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جُـمَـلاءُ. "مَن اَجمَلَ قِيلاً سَمِعَ جَمِيلاً": جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

2 ...... وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا	فَلَيْسَ اِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو وہ قابل تعریف نہیں ہو سکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضَيْمٌ: ظلم وزیادتی۔ ج: ضُيُوْمٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

3 ...... تُعَيِّرُنَا اَنَّا قَلِيْلٌ عَدِيْدُنَا	فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلُ

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تَعْيِيْرٌ: عَيَّرَهُ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔ طعنہ دینا، عیب لگانا۔ عَدِيْدٌ: مقابل، مثل، ہم پلہ، جوڑی دار، غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ ج: اَعْدَادٌ وعَدَائِدُ. بڑی تعداد۔ "مـا اكثـرعَـدِيـدَهـم". ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔ چند، متعدد، بہت، گنتی، شمار۔ فی القرآن المجید: ﴿وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّاماً مَّعْدُودَةً﴾ (۸۰/۲)

❹...... وَمَا قَلَّ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا | شَبَابٌ تَسَامٰى لِلْعُلٰى وَكُهُوْلُ

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَقَايَا: مف: اَلْبَقِيُّ، اَلْبُقْيٰ، اَلْبَقِيَّةُ. باقی رہا ہوا، باقی ماندہ۔ یہاں مراد اولاد ہے۔ مِثْلٌ: مانند، مثل، نظیر۔ فی القرآن المجید: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشوری:۱۱] شَبَابٌ: مف: شَابٌّ: جوان، جوان لڑکا (جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو)۔ "شبَّ على خُلُقٍ شابَ عليه". جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔ تَسَامٰي: القومُ (تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر ومباہات کرنا، بلندی اور حسب ونسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔ اَلْعُلٰى: عزت وسربلندی۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هَمُّهُ": جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔ كُهُوْلٌ: مف: اَلْكَهْلُ: ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

❺...... وَمَا ضَرَّنَا اِنَّا قَلِيْلٌ وَجَارُنَا | عَزِيْزٌ وَجَارُ الْاَكْثَرِيْنَ ذَلِيْلُ

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَرَّهُ وبِهِ (ن) ضَرًّا: تکلیف پہنچانا، نقصان دینا۔ فی القران المجید: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۱۱/۴۸) عربی مقولہ ہے: "لا يَضُرُّ السحابَ نَبْحُ الكلابِ". کتوں کا بھونکنا بادلوں کو نقصان نہیں

Marfat.com

پہنچاتا۔ جارٌ: پڑوسی۔ فی الحدیث: ((اِلْتَمِسُوا الجارَ قَبلَ شِراءِ الدّارِ وَالرَّفِيقَ قبلَ الطَّرِيقِ)). گھر خرید نے سے پہلے پڑوسی تلاش کرو اور سفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔ شریک کار، جائداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِيرَة و جِيرا ن و أجْوا ر. عزیز: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک، غالب وطاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔ ﴿إنَّكَ أنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ﴾ (۲/۱۲۹) کمیاب، سخت۔ ﴿عَزِيزٌ عَلَيهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۹/۱۲۸) معزز، محبوب و پیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ العَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الحَقُّ﴾. (۱۲/۵۱) عزیزُ النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔ عزیز الجانب: طاقتور، بارسوخ و بااقتدار آدمی۔ عزیزُ المنال: نا قابل گرفت، ناقابل حصول۔ الاکثرین: مف: الاکثر: نصف سے زیادہ۔ وَكَانَ الْإنسَانُ أكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً. (۱۸/۵۴) علی الاکثر. زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل وحقیر۔ اَذَلُّ الناس مُعتَذِرُ الی لَئِيم. سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

6 ...... | لَنَا جَبَلٌ يَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِيرُهُ | مُنِيفٌ يَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ كَلِيلُ |

ترجمہ:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ ج: جِبالٌ واَجْبُلٌ واَجبا لٌ. ﴿وَإلَى الجِبَالِ كَيفَ نُصِبَتْ﴾ (۸۸.۱۹) الجبل. سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ يَحْتَلُّ: (افتعال) احتلَّ المكانَ وبالمكانِ: کسی جگہ اترنا۔ نُجِيرُ: (افعال) اَجارَهُ: پناہ دینا، مدد کرنا۔ فی القران المجید: ﴿فَمَن يُجِيرُ الكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (۶۷/۲۸) مُنِيفٌ: فا (افعال) اَنافَ الشيءُ: بلند ہونا۔ المُنِيف: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پرشکوہ، بلند۔ يَرُدُّ: رَدَّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔ ﴿لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً﴾ (۲/۱۰۹) الطَّرْفُ: آنکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔ ﴿قَبلَ أن يَرْتَدَّ إلَيكَ طَرْفُكَ﴾ (۲۷/۴۰) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرْفٍ أفْصَحُ مِنْ لِسانٍ". بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کلیل: کمزور، تھکاماندہ۔

7 ...... | رَسَا اَصْلُهُ تَحْتَ الثَّرى وَسَمَا بِهِ | إلَى النَّجْمِ فَرْعٌ لا يُنالُ طَوِيلُ |

ترجمہ:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند وبالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

Marfat.com

پر چڑھا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند و مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا: الشیءُ (ن) رَسُوًا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبلُ: پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ اَصْلٌ: جڑ، بنیاد۔ فی القران المجید: ﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴾ (۲۴/۱۴) نسب، عالی نسبی، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْاَصِیْلُ یَعْمَلُ بِاَصْلِهٖ". شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ "اَلْاَصِیْلُ یَجُوْدُ". شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتُ: نیچے کی جانب، مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تُحُوْتٌ. الثَّرٰی: خیر، زمین، تری، نمی۔ ج: اَثْرَاءُ. ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى﴾ (۲۰/۶) سَمَا: (ن) سُمُوًّا: اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلند رتبہ ہونا، بہ: بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النَّجْمُ: ستارہ، ستارۂ ثریا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۵۳/۱) فَرْعٌ: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۲۴/۱۴) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوْع. طویل، لمبا۔

❽ ...... وَاِنَّا لَقَوْمٌ مَا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً	اِذَا مَا رَاَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُوْلُ

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّةٌ: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القران المجید: ﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ (۶/۱۰۸)

❾ ...... يُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَالَنَا لَنَا	وَتَكْرَهُهُ آجَالُهُمْ وَتَطُوْلُ

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

مطلب:

"آجَالٌ" کی طرف کراہت کی نسبت اسنادِ مجازی ہے، مراد خود صاحبِ "آجال" ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

یُقَرِّبُ: (تفعیل) قُرْبَةً: کسی کو قریب کرنا۔ فی القران المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (۳/۳۹) حُبٌّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ)). جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنا دیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوٰۃ المصابیح) بڑا ملکا۔ ج: حِبَابٌ. ﴿وانه لحب الخير لشديد﴾ (۸/۱۰۰) "احَبُّ شيءٍ الى الانسانِ مامُنِعَ". انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩...... وَمَامَاتَ مِنَّا سَيِّدٌ حَتْفَ اَنْفِهٖ	وَلَا طُلَّ مِنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيْلُ

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتْفٌ: موت۔ ج: حُتُوفٌ. اَنْفٌ: ناک۔ فی القران المجید: ﴿وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ﴾ (۵/۴۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: اُنُوْفٌ وَآنَافٌ وَاَنُفٌ. حتف انفہ: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ "اَنْفٌ فی الماءِ وَاِسْتٌ فی السماءِ". ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوتڑ آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلَّ: طَلَّ دمُ القَتِيلِ (ض) طَلًّا: مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ اَلطَّلُّ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ (۲/۲۶۵)، نمی

Marfat.com

⑪ ...... | تَسِيْلُ عَلٰى حَدِّ الظُّبَاتِ نُفُوْسُنَا | وَلَيْسَتْ عَلٰى غَيْرِ الظُّبَاتِ تَسِيْلُ |

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيْلُ: سال (ض) سَيْلاً: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔ فی القران المجید: ﴿ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِيًا﴾ (۱۳/۱۷) "سِيلَ به وهو لا يَدرِى". اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

⑫ ...... | صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْدَرْ وَاَخْلَصَ سِرَّنَا | اِنَاثٌ اَطَابَتْ حَمْلَنَا وَفُحُوْلُ |

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْ: صَفَا (ن) صَفْوًا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْدَر: كدر الماءُ (س) كَدَرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ اَخْلَصَ: (افعال) الشيءَ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہرشی کی حقیقت اس کا مغز، ہرشیء کا اعلیٰ وافضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: اَسْرَارٌ وسِرَارٌ . السريرة: ج: سرائر. ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۸۶/۹) "سِرُّكَ مِنْ دَمِكَ". تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشاءِ راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ اِنَاثٌ: مف: اَلاُنْثٰى. مادہ۔ فی القران المجید: ﴿وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى﴾ (۲/۱۷۸) اطابت: اَطَابَ: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشيْ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ (۴/۳) فحول: مف: اَلْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سانڈ۔

⑬ ...... | عَلَوْنَا اِلٰى خَيْرِ الظُّهُوْرِ وَحَطَّنَا | لِوَقْتٍ اِلٰى خَيْرِ الْبُطُوْنِ نُزُوْلُ |

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

حَطٌّ: (ن) حَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشيءَ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَقْتٌ: کسی امر کے لئے زمانے کی

Marfat.com

ایک مفروضہ مقدار۔فی القران المجید: ﴿إِلَى يَومِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾ (۱۵/۳۸) زمانہ، لمحہ، گھڑی، موسم۔ج: اَوْقَاتٌ. اَلْبُطُوْنُ: مف: اَلْبَطْنُ: پیٹ۔ ﴿فَمَالِؤُونَ مِنهَا الْبُطُونَ﴾ (۵۶/۵۳) ہر چیز کا اندرونی حصہ، ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔"اَلْبِطْنَةُ تَأْفِنُ الفِطْنَةَ". زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے، یعنی مال و دولت نے عقل خراب کر دی ہے۔

⑭...... | فَنَحْنُ كَمَاءِ الْمُزْنِ مافِيْ نِصَابِنَا | كَهَامٌ ولا فِيْنَا يُعَدُّ بَخِيْلُ |

ترجمہ:

اس لئیم بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے، یعنی ہمارے آباءواجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

اَلْمُزْنُ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔فی القران المجید: ﴿أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ (۵۶/۶۹) نِصَابٌ: اصل، مرجع، اصلی حالت، چھری یا چاقو کا دستہ، کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوۃ واجب ہو۔ج: نُصُبٌ. كَهَامٌ: کند (تلوار)، بند یا کلام سے عاجز، بزدل و کم ہمت، عمر رسیدہ، مفلس۔بَخِيْلٌ: کنجوس ہونا۔ج: بُخَلاءُ.

⑮...... | وَنُنْكِرُ إِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ | وَلايُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ |

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کر سکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشيءَ: کسی چیز کو نہ پہچاننا، ناواقف ہونا۔فی القران المجید: ﴿وَهُمْ لَهُ

مُنكِرُونَ﴾ (۵۸/۱۲) شِئْنَا: شاءَ هُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

⑯ ...... | اِذَا سَيِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ | قَؤُولٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ |

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار اس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول وفعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَلا: المکانُ (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا، الشیءُ: گزر جانا۔ "خَلاءُ کَ اَقْنٰی لِحَیائِکَ". تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بے شرمی کا سوال ہے۔

⑰ ...... | وما أُخْمِدَتْ نَارٌ لَّنَا دُوْنَ طَارِقٍ | ولا ذَمَّنَا فِي النَّازِلِيْنَ نَزِيْلُ |

ترجمہ:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو سخی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تاکہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کر کے خوشی کی دولت اور سکون قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات:

اُخْمِدَتْ: (افعال) اَخْمَدَ الرجلُ: خاموش و پرسکون ہونا، ٹھنڈا ہونا، کسی بات پر جم جانا، النارَ: آگ کی آنچ کم کرنا، ٹھنڈا کرنا، بجھانا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ﴾ (۲۹/۳۶) طَارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنکریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا حادثہ۔ ج: ذوی العقول کے لئے طُرَّاقٌ، غیر ذوی العقول کے لئے طَوَارِقُ. ذَمَّ: فلانًا (ن) ذَمًّا: برائی کرنا، عیب لگانا۔ نَزِيْلٌ: مہمان، وطنی بھائی، مکان میں ساتھ رہنے والا۔ ج: نُزَلاءُ.

⑱ ...... | وَاَيَّامُنَا مَشْهُوْرَةٌ فِيْ عَدُوِّنَا | لَهَا غُرَرٌ مَعْلُوْمَةٌ وَحُجُوْلُ |

Marfat.com

ترجمه:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُوْرَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُـرَرٌ: مف: اَلْـغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہرشی کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُوْلٌ: مف:
اَلْحَجْلُ. عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

⑲ ...... | وَاَسْيَافُنَا فِيْ كُلِّ غَرْبٍ وَّمَشْرِقٍ | بِهَا مِنْ قِرَاعِ الدَّارِعِيْنَ فُلُوْلٌ |

ترجمه:

ہماری تلواریں مشرق ومغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَـــرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ ،نوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہماک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے:"فِیْ لِسَانِهٖ غَرْبٌ وَاَخَافُ عليه غَرْبَ الشَّبَابِ". مجھے اس کی پرزور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرَسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، بیل کی کھال سے بنایا ہو بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشۂ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا ورم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوْبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرۂ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشَارِقُ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلة)، قَارَعَ الْقَوْمُ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الابطالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ اَلدَّارِعِيْنَ: مف: اَلدَّارِعُ: زرہ پوش۔ فُلُوْلٌ: مف: الفَلُّ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہو جانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، شکست خوردہ (واحد وجمع کیلئے)، خالی۔

⑳ ...... | مُعَوَّدَةٌ اَلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا | فَتُغْمَدَ حَتّٰى يُسْتَبَاحَ قَبِيْلُ |

ترجمه:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کر دیں۔

Marfat.com

حل لغات:

مُعَوَّدَةٌ: مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشیءَ: عادی بنانا۔ نِصَالٌ: مف : نَصْلٌ: نیزہ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔ تُغْمَدُ: غَمْدًا۔ (ض) تلوار میان میں رکھنا۔ قَبِیْلٌ: نسل، جماعت، پیروکار۔ فی القران المجید: ﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ (۷/۲۷)

21 | سَلِیْ إِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وَعَنْهُمْ | وَلَیْسَ سَوَاءٌ عَالِمٌ وَجَهُوْلُ

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔

22 | فَإِنَّ بَنِی الدَّیَّانِ قُطْبٌ لِقَوْمِهِمْ | تَدُوْرُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وَتَجُوْلُ

ترجمہ:

کیونکہ بنو دیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے اردگرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنو دیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطْبٌ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبیہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربرآوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ ج: قُطُوْبٌ وَاَقْطَابٌ وَقِطَبَةٌ ۔ زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک) تَجُوْلُ: جال فی الارضِ (ن) جَوْلاً: گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَّمَیْذَرُ الْحَارِثِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمَیْذَر حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

Marfat.com

اشعار کا پس منظر:

ان کی اپنے چچازاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

❶...... بَنِیْ عَمِّنَا لَا تَذْكُرُوْا الشِّعْرَ بَعْدَ مَا	دَفَنْتُمْ بِصَحْرَاءِ الْغُمَيْرِ الْقَوَافِيَا

ترجمه:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراءِ غُمیر میں دفن کردینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو شکست کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْكُرُوْا: ذكر الشیءَ (ن) ذِكْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللہ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا یا زبان پر آنا، الناسَ: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمةَ: نعمت پر شکر کرنا، فلانةً: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔ فی الحدیث: ((اِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ)). الشیءَ: عیب نکالنا۔ ﴿أَهٰذَا الَّذِیْ يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كَافِرُوْنَ﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: "أُذْكُرْ مع كُلِّ نعمةٍ زوالَها". ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشیءَ (ض) دَفْنًا: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

❷...... فَلَسْنَا كَمَنْ كُنْتُمْ تُصِيْبُوْنَ سَلَّةً	فَنَقْبَلَ ضَيْمًا اَوْ نُحَكِّمَ قَاضِيَا

ترجمه:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کرلیں یا قاضی کو حکم بنالیں۔

حل لغات:

سلّةً: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْخَلَّةُ تَدْعُو اِلَى السَّلَّةِ". غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ نَقْبَلُ: الشیءَ (س) قُبُوْلًا: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾. (۴/۲۴) الكلامَ. کلام کی تصدیق کرنا۔ نحكّم: (تفع ..) حَكَّمَهُ: حاکم بنانا، حکم و ثالث بنانا۔ ﴿حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. (۶۵/۴) قاضی: قا ج:

Marfat.com

قُضَاةٌ. قضى (ض) قَضَاءً: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

3 ...... | وَلٰكِنَّ حُكْمَ السَّيْفِ فِيْكُمْ مُسَلَّطٌ | فَنَرْضٰى اِذَا مَا اَصْبَحَ السَّيْفُ رَاضِيًا |

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہوگی۔

حل لغات:

مُسَلَّطٌ: مفع، (تفعیل)، سلّطه: اختیار واقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

4 ...... | وَقَدْ سَاءَنِیْ مَا جَرَّتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا | بَنِیْ عَمِّنَا لَوْ كَانَ اَمْرًا مُدَانِيَا |

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے چچازاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَاءَ: الشیءَ (ن) سُوْءً: برا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ﴾ (۲/۴۹)، بہ: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "سُوْءُ الظن من شدة الضِّنِّ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ "انما ينشیء الظن السوء". جَرَّ: بہ (ن) جَرًّا: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بننا۔ "كُلٌّ يَجُرُّ النَّارَ الٰى قُرْصِهٖ". ہر شخص اپنی ٹکیہ کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ اَلْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُدَانِی: فا، (مفاعلة) داناهُ. کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بین الشيئين. دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى﴾ (۵۳/۸)

5 ...... | فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّا ظَلَمْنَا فَلَمْ نَكُنْ | ظَلَمْنَا وَلٰكِنَّا اَسَأْنَا التَّقَاضِيَا |

Marfat.com

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے برا تقاضا کیا۔

حل لغات:

اَسَأنَا: (افعال)، اَسَاءَ عَلَیْہِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ اَلتَّقَاضِی: مص، (تفاعل) تقاضاہ الدَّیْنَ: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وَدَّاکُ بْنُ ثُمَیْلٍ اَلْمازِنِیُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

وداک بن ثمیل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں شمیل ''ش'' سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں ''ث'' سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''نُمَیْل'' ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان ''سفوان'' نامی کنویں سے بنو مازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنو مازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

❶ ...... رُوَیْدَ بَنِی شَیْبَانَ بَعْضَ وَعِیْدِکُمْ	تُلاقُوْا غَدًا خَیْلِی عَلٰی سَفَوَانِ

ترجمہ:

اے بنوشیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملو گے۔

حل لغات:

رُوَیْد: آہستہ۔ رُوَیْدَ خَالِدٍ، ورُوَیْدًا خَالِدًا، ورویدکَ خالدًا. خالد کو مہلت دو۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (۸۶/۱۷) رُوَیدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرُّوَیْد: اِرْوَاد کی تصغیر (بربناء ترخیم) تُلاقُوْا: (مفاعلۃ) لاقاہ: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

❷ ...... تُلاقُوْا جِیَادًا لا تَحِیْدُ عَنِ الْوَغٰی	اِذا مَا غَدَتْ فِی الْمَأزِقِ الْمُتَدَانِی

ترجمہ:

تم ایسے عمدہ گھوڑوں سے ملاقات کرو گے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

Marfat.com

حل لغات:

جِيَادٌ: مف: اَلْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: ''إِنَّ الجَوَادَ قَدْ يَعْثُرُ''. اصیل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لاتَحِيْدُ: حَيْدًا(ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ في القرآن المجيد: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْد.(۱۹/۵۰) اَلْوَغى: شور، لڑائی۔ اَلْمَأزِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزق. اَلْمُتَدَانِيْ: فا(تفاعل) تدانى القومُ: باہم قریب ہونا۔

3 ...... | عَلَيْهَا الْكُمَاةُ الْغُرُّ مِنْ آلِ مَازِنٍ | لُيُوثُ طِعَانٍ عِنْدَ كُلِّ طِعَانِ |

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

4 ...... | تُلَاقُوْهُمْ فَتَعْرِفُوْا كَيْفَ صَبْرُهُمْ | عَلٰى مَا جَنَتْ فِيْهِمْ يَدُ الْحَدَثَانِ |

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیسا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوْا: عرف الشيءَ(ض) عِرْفَانًا: کسی حاسہ کے ذریعہ جاننا، پہچاننا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ في القرآن المجيد: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُوْنَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْن. (۲۷/۹۳) بِذَنْبِه: اقرار کرنا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَه فقدعرف رَبَّهٗ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَتْ: جنى (ض) جِنَايَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ اَلْحَدَثَانُ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدهرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

5 ...... | مَقَادِيْمُ وَصَّالُوْنَ فِي الرَّوْعِ خَطْوَهُمْ | بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ يَمَانِ |

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر باریک دو دھاری یمنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِيْمُ: مف: المِقْدَامُ: بہادر، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَّالُوْن: مف: وَصَّالٌ: مبالغہ: وصل الی المكان(ض) وُصُولاً: کہیں پہنچنا۔ خَطْوٌ: مف: اَلْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھ

Marfat.com

تدم۔فی القرآن المجید: یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِیْ السِّلْمِ کَآفَّۃً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ ۔(۲/۲۰۸) ج: خُطُوَاتٌ وخُطَوَاتٌ وخُطًی. رَقِیْقٌ: باریک، نازک ولطیف، غلام(واحد جمع سب کے لئے) ج: اَرِقَّاءُ۔ اَلشَّفْرَتَین: تثنیہ ہے اَلشَّفْرَۃُ کا: دھار، بلیڈ(یک رخا یا دو رخا استرا یا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی رانپی(چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چپٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسانی۔ج: شِفَارٌ وشَفْرٌ۔

نوٹ:

وَصَالُوْنَ خَطْوَھُمْ بِکُلِّ رَقِیْقِ الشَّفْرَتَیْنِ" اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے "کُلِّ رَقِیْقِ الشَّفْرَتَیْنِ بِخَطْوِھِمْ" (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۹۷، بیروت)

❻...... إذَا اسْتُنْجِدُوْا لَمْ یَسْأَلُوْا مَنْ دَعَاھُمْ	لِأَیَّۃِ حَرْبٍ أَمْ بِأَیِّ مَکَانِ

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اُسْتُنْجِدُوْا: (استفعال) اِسْتَنْجَدَ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہو جانا، بہادر ہو جانا، باہمت ہو جانا، علی فلانٍ: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانًا وبہ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُبْنُ الْمُضَرَّبِ السَّعْدِی (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶...... فَلَوْ سَأَلَتْ سَرَاۃَ الْحَیِّ سَلْمٰی	عَلٰی أَنْ قَدْ تَلَوَّنَ بِیْ زَمَانِیْ

ترجمہ:

اگر سلمیٰ قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کر دی

حل لغات:

تَلَوَّنَ: (تفعل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلانٌ: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔ زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ ج: اَزْمِنَة، اَزْمُنٌ۔ عربی مقولہ ہے: لِكُلِّ زَمانٍ رِجالٌ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں۔

2 ...... | لَـخَبَّـرَهَا ذَوُوْ اَحْسَابِ قَوْمِیْ | وَاَعْـدَائِـیْ فَـكُـلٌّ قَـد بَـلانِـیْ |

ترجمہ:

توضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔

باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم
سوبار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حل لغات:

خَبَّرَ: (تفعیل) خَبَّرَهٗ بكذا: خبر دینا، علم میں لانا۔ عربی مقولہ ہے: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔ اَحْسَابٌ: مف: اَلْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔ حَسْبُكَ مِنْ غِنًى شِبَعٌ وَرِيٌّ۔ شکم سیری اور سیرابی تیرے لیئے کافی مالداری ہے۔ یہ امرا لقیس کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کرلو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کرلو۔ بَلا: ہٗ (ن) بَلْوًا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ. (۶۸/۱۷) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ اِنَّ البَلاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔ سچ ہے: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

3 ...... | بِذَبِّی الذَّمَّ عَنْ حَسَبِیْ بِمَالِیْ | وَزَبُّوْنَاتِ اَشْوَسَ تَيَّحَانِ |

ترجمہ:

(اسے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کر کے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ وجدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِّیْ: مصدر مضاف بیاءِ متکلم، ذَبَّ عَنهُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ اَشْوَسُ: صفت۔ ج: شُوْسٌ، اَشَاوِسُ. شَوِسَ (س) شَوَسًا: دلیر وجری ہونا، لمبا ہونا، مغرور ومتکبر ہونا۔ شاس فلان

Marfat.com

شَــوْسَــا: ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اور غصہ کے باعث کن انکھیوں سے دیکھنا، آنکھ کو چھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔
تَيِّحَانٌ: (بکسر الیاء و فتحھا) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

4 ...... | وَاِنِّــیْ لَا اَزَالُ اَخَــا حُــرُوْبٍ | اِذَا لَمْ اَجْـنِ كُـنْـتُ مِـجَـنَّ جَــانِ |

ترجمہ:

اور (اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْنِ: جنى (ض) جِنَايَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ مِجَنٌّ: ڈھال، کمان، ج: مَجَانٌّ۔ جَانٍ: فا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الكامل)

یہ اشعار علقمہ بن شیبان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام ''اوارہ'' میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو'' منذر'' سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔ شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

1 ...... | وَلَقَدْ شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا | وَطَعَنْتُ تَحْتَ كِنَانَةِ الْمُتَمَطِّرِ |

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طِرَادٌ: مص (مفاعلة) طَارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ كِنَانَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ كَنَائِنُ. سرزمین مصر (مجازا)

2 ...... | نُطَاعِنُ الْاَبْطَالَ عَنْ اَبْنَائِنَا | وَعَلٰى بَصَائِرِنَا وَاِنْ لَّمْ نُبْصِرِ |

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش و حواس قائم

Marfat.com

ہوتے ہیں اگرچہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَصَائِرُ :مف :اَلْبَصِيْرَةُ: ذکاوت،فہم وفراست،علم،نورقلب، دلیل، محافظ،عبرت،پردہ،ڈھال،تھوڑا سا خون۔

3 ...... | وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شُلْنَ عَلَيْكُمْ | شَوْلَ الْمَخَاضِ اَبَتْ عَلَى الْمُتَغَبَّرِ |

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دوہنے والے پر انکار کر دیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدانِ جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

شُلْنَ :شال الشیءُ(ن) شَوْلا : اوپر اٹھنا،کنایہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے ۔المخاض :دردزہ۔فی القرآن المجید فَأَجَاءَ هَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ .(۱۹/۲۳) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔اَبَتْ: (ف) اِباءً: نافرمانی کرنا،بغاوت کرنا۔الشیءَ:ناپسند کرنا،نہ ماننا،حقارت سے رد کرنا۔ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْن. (۹/۳۲) اَلْمُتَغَبَّرُ :فا، (تفعل) گرد آلود ہونا، الناقة: اونٹنی کا بچا ہوا دودھ نکالنا۔

وَقَالَ قَطَرِيُّ بْنُ الْفُجَاءَةِ (الكامل)

شاعر کا نام:

قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہیں اور یہ خطیب،شہسوار اور شاعر تھے۔قطری:اس میں "ی" نسبت کی ہے،شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام "فجاءۃ" اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا" فُجاءَ ۃ "(اچانک) تو ان کا نام ہی" فُجاءَ ۃ "پڑ گیا۔

1 ...... | لَا يَرْكَنَنْ اَحَدٌ اِلَى الْاِحْجَامِ | يَوْمَ الْوَغٰى مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ |

ترجمه:

جنگ کے دن موت کے خوف سے کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی اور نہ ہی سوچنے سے موت مؤخر ہوسکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

یَرْکَنَنْ: رکن الیه (ف) رَکْنًا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سہارا لینا۔ فی القرآن المجید: وَلاَ تَرْکَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُوْنَ. (۱۱/۱۱۳) اَلْإِحْجَامُ: مص (افعال) أَحْجَمَ فلان عن الشيء: باز رہنا، ڈر کر پیچھے ہٹنا، رکنا۔ مُتَخَوِّف: فا (تفعل) خوف زدہ۔ الحِمامُ: فیصلہ، موت، قسمت، موت۔ اَلْحَمَامُ: مف. حَمَامَةٌ: کبوتر، کہا گیا ہے کہ "حَمَامَةٌ" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "تا" تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ "حمامٌ" کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حَمَائِمُ. الحُمَامُ: تمام جانوروں کا بخار خصوصاً گھوڑوں کا۔

❷...... فَلَقَدْ أَرَانِيْ لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةً	مِنْ عَنْ يَمِيْنِيْ مَرَّةً وَأَمَامِيْ

ترجمه:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کر رہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہسوار کے شایانِ شان نہیں۔

حل لغات:

اَلرِّمَاحُ: مف: الرُّمْحُ: نیزہ۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

Marfat.com

الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ. (۵/۹۴) دَرِيَّةٌ: وہ دائرہ جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے۔ اَمَامٌ: سامنے اور موجودگی میں۔ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَه. (۷۵/۵)

اَكْنَافَ سَرْجِيْ اَوْعِنَانَ لِجَامِيْ	❸ ...... حَتّٰى خَضَبْتُ بِمَا تَحَدَّرَ مِنْ دَمِيْ

ترجمه:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَضَبْتُ: خضب الشیءَ (ض) خَضْبًا: رنگنا، خضاب کرنا۔ تَحَدَّرَ: (تفعل) بھر جانا، موٹا ہو جانا، ڈھلکنا، نیچے اترنا، آنسو ڈھلکنا۔ دَمٌ: خون۔ ج: دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. سَرْجٌ: زین۔ ج: سُرُوْجٌ. عِنَانٌ: لگام کی ڈوری جسکے ذریعے جانور کو پکڑا جاتا ہے اور دو برابر کے طاق ہوتے ہیں۔ اَعِنَّةٌ. لِجَامٌ: لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) ج: اَلْجِمَةٌ، لُجُوْمٌ، لُجُمٌ.

جَذَعَ الْبَصِيْرَةِ قَارِحَ الْإِقْدَامِ	❹ ...... ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَقَدْ اَصَبْتُ وَلَمْ اُصَبْ

ترجمه:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَذَعٌ: من الخیل: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جِذَاعٌ وجِذْعَانٌ. قَارِحٌ: سم والا جانور جس کے رباعیہ سے متصل دانت کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جگہ کچلی نکل آئی ہو۔ ج: قَوَارِحُ وقُرَّحٌ. ہر سم والے جانور کے اوپر نیچے کے اگلے آٹھ دانتوں سے متصل چار کچلیوں میں سے ایک، پورے قد کا اونٹ، حاملہ اونٹنی، تجربہ کار۔

وقال الحُرَيْشُ بنُ هَلالٍ القُرَيْعِيُّ (الوافر)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام: نام حریش بن ہلال قریعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین و فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتحِ مکہ مکرمۃ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ھ جنوری ۶۳۰ء کو رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کا لشکر ساتھ لے کر مکّہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

❶ شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٍ	حُنَيْنًا وَهْيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِي

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشان زدہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب :

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مُسَوَّماتٌ: مفع، سوَّم الشیءَ: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیئے جاتے تھے فی القرآن المجید: وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۳/۱۴) اَلنَّبِيُّ: اللہ تعالی کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالی کا وہ مخصوص و معصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (۹/۶۶) ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کے ساتھ " نَبِيٌّ "بھی کہا جاتا ہے ج: أَنْبِيَاءُ و أَنْبَاءٌ و نُبَاءٌ. اونچی اور محدب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔ دَامِيَةٌ: خون آلود،

Marfat.com

خون چکاں۔ مَعْرِكَةٌ دَامِيَةٌ: خونی لڑائی، زبردست خون خرابہ۔ اَلْحَوَامِیْ: مف: الحامِيَة: محافظ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حمی مِنَ النَّاسِ (ض) حِمَايَةً: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا۔ حمی النارُ (س) حَمْيًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔ نَارٌ حَامِيَةٌ. (۱۱/۱۰۱)

❷ ...... وَوَقْعَةَ خَالِدٍ شَهِدَتْ وَحَكَّتْ	سَنَابِكُهَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور ان کے سموں نے مکہ مکرمہ (کی زمین) کو روندھا

مطلب:

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی، اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا، کوہ خندمة پر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہوا، ان سے جہاد کرا نہیں بھگا دیا۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب وآلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقْعَةٌ: قیامت، آفت زمانہ، تصادم، پے در پے حملہ، لگاتار لڑائی، رَجُلٌ وَاقِعَةٌ: بہادر آدمی، ہر رونما ہونے والی چیز، حادثہ، واقعہ۔ حَكَّتْ: حَكَّ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ وعَلَى الشَّيْءِ (ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا، کھرچنا۔ عربی مقولہ ہے: مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔ سَنَابِكُ: مف: اَلسُّنْبُكُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ، کھر، ہر شئی کا اول حصہ آخری حصہ۔

❸ ...... نُعَرِّضُ لِلسُّيُوفِ إِذَا الْتَقَيْنَا	وُجُوهًا لَا تُعَرَّضُ لِلَّطَامِ

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نُعَرِّضُ: (تفعیل) عَرَّضَ: پیش کرنا۔ عربی مقولہ ہے: عَرِّضْ لِلْكَرِيمِ وَلَا تُبَاحِثْ: شریف سے اشارہ، کنایہ

Marfat.com

سے کہو صاف مت کہو۔ "اِذَا الْتَقَيْنَا وُجُوْهًا لَا" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "بِكُلِّ ثَغْرٍ خُدُوْدًا ما" ہے۔
اَللِّطَامُ: مص: ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا۔

4 ...... وَلَسْتُ بِخَالِعٍ عَنِّيْ ثِيَابِيْ	اِذَا هَرَّ الْكُمَاةُ وَلَا اُرَامِيْ

ترجمہ:

اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیر اندازی کرتا ہوں۔

مطلب:

جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبراجاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہو کر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیر اندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کر رہا ہے۔

حل لغات:

خَالِعٌ: فا، خلع الشیءَ (ف) خَلْعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔ فی القرآن المجید: اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (۱۲/۲۰) هَرَّ: (ن) هَرًّا: ناپسند کرنا۔

5 ...... وَلٰكِنِّيْ يَجُوْلُ الْمُهْرُ تَحْتِيْ	اِلَى الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحُسَامِ

ترجمہ:

لیکن میری سواری کا نوعمر گھوڑا جنگوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:

يَجُوْلُ: جال (ن) جَوْلاً: ابھرنا، بلند ہونا۔ فی الارض: گھومنا، پھرنا۔ مَن جَالَ نَالَ: جو گھومتا ہے حاصل کرلیتا ہے۔ عربی مقولہ ہے: جَوْلَةُ الْبَاطِلِ سَاعَةٌ وَجَوْلَةُ الْحَقِّ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، اَلْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو خچر وغیرہ کا بچہ ج: اَمْهَارٌ، مِهَارٌ، مِهَارَةٌ. اَلْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حُسَامُ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔ حَسَمَهُ (ض) حَسْمًا: جڑ سے کاٹنا۔ خلیل نے کہا "تلوار" کو "حسام" اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

Marfat.com

وقالَ ابنُ زَيَّابَةَ التَّيمِيُّ (السريع)

نُبِّئْتُ عَمْرًوا غارِزًا رَأسَهُ	فِي سِنَةٍ يُوعِدُ اَخوالَهُ

❶

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمرو اونگھ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہو کر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہو کر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت ہی عمدہ تشبیہ اور ابلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں آدمی بالکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہو جاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَلَا نَوْم. (۲/۲۵۵) عمرو اگرچہ سمجھ دار ہے لیکن دور اندیش نہیں ہے۔

حل لغات:

نُبِّئْتُ: نبّأہُ الخَبَرَ بِالخبرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبر دار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی بسہ مفاعیل ہوتے ہیں۔ غارِزٌ: فا، غرز الشیءَ فی الشیءِ (ض) غَرْزًا: داخل کرنا، گاڑھنا، چبھونا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ یُوعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ اَخْوَالٌ: مف: اَلْخالُ: ماموں۔

وتِلْکَ مِنْهُ غَيْرُ مَامُونَةٍ	اَنْ يَّفْعَلَ الشَّيْءَ اِذَا قالَهُ

❷

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

مطلب:

شاعر اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

اَلرُّمْحُ لَا اَمْلَا كَفِّيْ بِهٖ	وَاللِّبْدُ لَا اَتْبَعُ تَزْوَالَهُ

❸

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی ہتھیلی نہیں بھرتا اور نمدے کے گرنے سے نہیں گرتا۔

Marfat.com

مطلب:

ناتجربہ کار شخص نیزے کو لاٹھی کی طرح پکڑتا ہے، شاعر ناتجربہ کار نہیں اسے نیزہ پکڑنے اور اس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہے اور نمدہ کے گرنے سے ناتجربہ کار سوار گر پڑتا ہے۔

حل لغات:

اَمْلأ: ملأالشيء (ف) مَلأ: بھرنا، پر کرنا۔ في القرآن المجيد: فَلَن يُقبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ . (۳/۹۱) كَفّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ کف عن الامر (ن) كفًّا: رکنا، باز آنا۔ فلانًا عن الامر: روکنا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم . (۴۸/۲۴) اَللِّبْدُ. نمدہ، بنی ہوئی اون یا بال، وہ اونی کپڑا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے، بچھانے کا ایک فرش۔ ج: اَلْبَادُ و لُبُوْدٌ. لااتبع: تبع (س) تَبَعًا: پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا۔ تزواله: مص: لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہِ علم کو زوال نہیں۔

وَالدِّرْعُ لاأَبْغِي بِهَا ثَرْوَةً	كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

❹

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتا ہر شخص اپنا مال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنا اسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کر کے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا قیمتی سرمایہ ہے اور سب لوگ اپنا سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلدِّرْعُ : زرہ، مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج: دُرُوعٌ. اَبْغِيْ: بغي الشيءَ (ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔ الرجلُ: حق سے ہٹ جانا، عليه: ظلم وتعدی کرنا، ناقص واوی بغي الشيءَ (ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، عليه: ظلم وزیادتی کرنا۔ ثَرْوَةٌ: مال کی زیادتی یا قوم کی کثرت۔ مُسْتَوْدِعٌ: کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

إِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرْكَ النَّدَى	كَالْعَبْدِ إِذْ قَيَّدَ أَجْمَالَهُ

❺

ترجمہ:

اے عمر بے شک تو سخاوت چھوڑ کر غلام کی طرح ہو گیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

Marfat.com

مطلب:

صاحبِ ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

اَلنَّدٰی: بارش، گھاس، شبنم، ترمٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل وبھلائی، چربی۔ ج: اَنْـدَاء و اَنْدِيَة. اَلْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فی القرآن المجید: قُلْ يَـا عِبَـادِيَ الَّـذِيْنَ أَسْـرَفُـوا عَـلٰـى أَنـفُسِهِـمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ. (۵۳/۳۹) ج: عُبُـدٌ وعِبَادٌ و عُبُدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَ صُوَمٌ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قَيَّدَهُ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْـمَـالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ الْمُجْرِمِيْنَ. (۷/۴۰)

6 ...... | اَلَيْـتُ لَا اَدْفِـنُ قَتْـلَاكُـمْ | فَـدَخِّـنُـوا الْـمَـرْءَ وَسِـرْبَـالَـهُ |

ترجمہ:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کر دو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تاکہ فضا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

اَلْيَتُ: (افعال) اِيلاءٌ: قسم کھانا۔ فی القرآن المجید: لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (۲/۲۲۶) قَتْلَا: مف: قَتِيْلٌ: مقتول۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى. (۲/۱۷۸) عربی مقولہ ہے: مَقْتَلُ رَجُلٍ بَيْنَ فَكَّيْهِ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔ دَخِّنُوا: (تفعیل) دخَّنَ الشيءَ: دھونی دینا۔ اَلْمَرْءُ: اَلْمَرْءُ اَلْمُرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رِجَالٌ (غیر لفظ سے) كُلُّ امْرِءٍ فِي مَا يُؤْمٰى بِهِ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات ہے جس کی اس پر تہمت لگائی جا سکے۔

Marfat.com

وَقَالَ الحَارِثُ بْنُ هُمَام (السريع)

شاعر کانام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیابہ کا والد ہے یعنی زیابہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... | اَیَا ابْنَ زَیَّابَةَ اِنْ تَلْقَنِیْ | لا تَلْقَنِیْ فِی النَّعَمِ الْعَازِبِ |

ترجمہ:

اے ابن زیابہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیابہ پر طنز کر رہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہ سوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

اَلنَّعَمُ: جانوروں پر مشتمل مال و دولت، چوپایہ، بطور خاص اونٹ، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہو تو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے نر مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة، لمرزوقی، دار الکتب العلمیة بیروت) ج: اَنْعَامٌ، اَنَاعِیم. فی القرآن المجید: وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ. (۱۴۲/۶) اَلْعَازِبُ: فا. عزب (ن، ض) الشیءُ عُزُوبا: دور ہونا، پوشیدہ ہونا۔

❷...... | وَتَلْقَنِیْ یَشْتَدُّ بِیْ اَجْرَدُ | مُسْتَقْدِمُ الْبِرْكَةِ كَالرَّاكِبِ |

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جا رہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑ سواری میری فطرت ثانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

یَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا. فی السَّیْرِ: تیز دوڑنا۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدَائِدِ تُعرَفُ الاِخوانُ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَّدائِدِ تَذهَبُ الاَحْقادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ اَجْرَدُ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا. ج: اَجَارِدُ وجُرْدٌ. اَجْرَدُ مِنْ صَخْرَةٍ. چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فا، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القومَ: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم الیَّ: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رجحان رکھتا ہے، البِرْكَةُ: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض. ج: بِرَكٌ. البِرکُ: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البِرْكَةِ: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاَجَابَهُ ابْنُ زَيَّابَةَ عَلٰى وَزْنِهَا (السریع)

اَلصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْآئِبِ	❶ يَا لَهْفَ زَيَّابَةَ لِلْحَارِثِ

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیابہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زیابہ: سے مراد ابن زیابہ ہے۔ اَلصَّابِحُ: فا: صبحه (ف) صَبْحا: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا. اَلْغَانِمُ: فا: مالِ غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الآئب: فا: آب الیه (ن) اَوْبًا: لوٹنا، آب الی اللّٰه. توبہ کرنا۔

لَآبَ سَيْفَانَا مَعَ الْغَالِبِ	❷ وَاللهِ لَوْ لَاقَيْتُهُ خَالِيًا

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتیں۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ''سیفین'' کا ذکر ان کی عظمت ورفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

خَالَ: فا: خلابه ومعه واليه (ن) خَلْوَةً: کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا، اکٹھا ہونا۔ خلا المکانُ (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لا یَخْلُو المرءُ مِن وَدُوْدٍ یَمْدَحُ وعَدُوٍّ یَقْدَحُ. کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔ اَلْغَالِبُ: فا: غلبهٗ وعليه (ض) غَلْبًا: غالب ہونا، زیر کرنا، فتح پانا، کسی پر اقتدار حاصل کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اِذا لم تَغْلِبْ فَاخْلِبْ۔ غالب نہ آسکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔ مَن غالَبَ الايّام غُلِبَ: جو زمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

❶ ...... | اَنَا ابْنُ زَيَّابَةَ اِنْ تَدْعُنِيْ | آتِکَ وَالظَّنُّ عَلَى الْكَاذِبِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں ابن زیابہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیابہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیابہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت وشجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلا تردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الاَشْتَرُ النَّخَعِيُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضایع ہوگئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر انکے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کر لئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابوموسی اشعری

Marfat.com

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراح کے مقام پر اکٹھے ہو کر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کو لیکر کوفہ چلے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ۲۵۳ ناشر ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی)

❶ بَقَّيتُ وَفْرِىْ وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلٰى	وَلَقِيتُ اَضْيَافِىْ بِوَجْهِ عَبُوْسِ

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلو تہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعران اشعار میں خود کو بد دعا دے رہا ہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکور عمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پید اہوں۔ یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقَّيتُ: (تفعیل) التبقیة: ثابت کرنا، باقی رکھنا. وَفْرٌ: مص (ض): له المال: زیادہ کرنا، پورا کرنا۔ عِرضَ فلان: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا. اِنْحَرَفْتُ: (انفعال) اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہو جانا، اصل سے ہٹ جانا، منحرف ہونا۔ مزاجه: طبیعت کا اعتدال سے ہٹنا، طبیعت خراب ہو جانا، الی فلان: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فلان: الگ اور بے تعلق ہونا۔ اَلْعُلٰى: بلندی، شرافت۔ اَضْيَافٌ: وضُيُوفٌ و ضِيَافٌ وضِيفَان واَضَائِفُ. مف: اَلضَّيْفُ: مہمان (واحد وجمع) فی القرآن المجید: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِيْنَ. (۵۱/۲۴) عَبُوس: مص: کسی کے تیور چڑھنا، پیشانی پر بل پڑنا، شکن آلود ہونا، ترش رو ہونا، منہ بگاڑنا. ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ. (۷۴/۲۲)

❷ اِنْ لَمْ اَشُنَّ عَلَى ابْنِ حَرْبٍ غَارَةً	لَمْ تَخْلُ يَوْمًا مِنْ نِهَابِ نُفُوْسِ

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارت گری والا حملہ نہ کروں جو کسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر سے لڑ رہے تھے۔ یہ شعر شرط ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

اَشُنُّ:(ن) شَنّاً الغارةَ علیھم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔نھاب:مف: نَھْب (ف،ن،س) الغنیمة: مالِ غنیمت لوٹنا۔کہاجاتا ہے. ھذا زمانُ النَھْبِ. یہ لوٹ کاوقت ہے.غنیمت. ہر وہ چیز جولوٹی جائے۔

❸...... | خَیْلًا کَـاَمْثَـالِ السَّعَالِیْ شُزَّبًا | تَـعْـدُوْ بِبِیْـضٍ فِـی الْـکَـرِیْھَةِ شُوْسِ |

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جوجنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

اَلسَّعَالِیْ: وسِعْلِیَات.مف:اَلسِّعْلاءُ والسِّعْلاةُ وسِعْلیٰ: بھوتنی یا بھوت۔ شُزَّبٌ:مف:اَلشَّازِبُ: دبلا،سوکھا،کھردرا۔ شزب الحیوانُ (ن) شُزَّبًا:دبلا ہونا،سوکھا ہوا ہونا۔ تعدو:(ن) عَدْواً:دوڑنا۔

❹...... | حَـمِیَ الْـحَـدِیْـدُ عَـلَیْھِمْ فَکَـاَنَّہٗ | وَمَـضَـانُ بَـرْقٍ اَوْ شُعَـاعُ شُمُوْسِ |

ترجمہ:

لوہاان پرگرم ہواتو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یاسورج کی کرن۔

مطلب:

میدان جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خودگرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہوکر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَمِیَ:(س) حمیاً النارُ: آگ کا بہت تیزگرم ہوجانا۔ علیہ: کسی پرسخت ناراض ہونا۔الحدید:لوہا،لوہے کی سلاخ۔وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۵۷/۲۵) ج:حدائد. تیز۔ ومضان:مص ومض(ض).برْقٌ: بجلی کاہلکے سے چمکنا۔برق:مص(ن) بَرْقاًو بَرِیْقاً: بجلی کا چمکنا،آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلملانا۔یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (۲/۲۰) شُعَاعٌ:سورج کی کرن۔ج: اَشِعَّةٌ وشُعُعٌ وشِعَاعٌ.شُمُوْسٌ:مص.شمس الیومُ ونحوُہ(ن) شُمُوساً: دن کادھوپ والا ہونا یا تیزدھوپ والا ہونا،روشن ہونا۔

Marfat.com

وقال مَعْدَانُ بْنُ جَوَّاسٍ اَلْكِنْدِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جو اس کندی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولتِ اسلام سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کیے کہ لفظاً ومعنیً ''سختی اور شدت'' پر مشتمل ہیں۔

❶ ...... اِنْ کَانَ مَا بُلِّغْتَ عَنِّیْ فَلَامَنِیْ	صَدِیْقِیْ وَشَلَّتْ مِنْ یَدَیَّ الْاَنَامِلُ

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانًا الشیء: کسی کو خبر پہنچانا۔ فی القرآن المجید: یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ. (۵/۶۷) لَامَ: لامه علی کذا (ن) لَوْمًا: کسی کو ملامت کرنا۔ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ. (۵/۵۴) آڑے ہاتھوں لینا۔ شَلَّتْ: شَلَّ الْعضوُ (ف) شللاً: عضو کا شل ہوجانا، سوکھ کر بے حرکت ہوجانا، مفلوج ہوجانا۔ اَلْاَنَامِلُ: مف: اَلْاُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا جوڑ، انگلی کا پور، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔ انگلی۔ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ. (۳/۱۱۹)

❷ ...... وَکَفَّنْتُ وَحْدِیْ مُنْذِرًا فِیْ رِدَائِهٖ	وَصَادَفَ حُوْطًا مِنْ اَعَادِیَّ قَاتِلُ

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے بیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

کَفَّنْتُ: (تفعیل) کفّن المیّة: کفن دینا۔ رداء: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانیوالی چیز جیسے جبہ وغیرہ، نصفِ اعلیٰ کو ڈھانپنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ ج: اَرْدِیَةٌ. صَادَفَ: ۂ: سامنے آجانا، اتفاقاً یا اچانک ملنا۔

Marfat.com

وقال عَامِرُ بْنُ الطُّفَيلِ (الطويل)

شاعر کانام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانۂ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

❶ ...... طُلِّقْتِ إِنْ لَمْ تَسْأَلِيْ أَيُّ فَارِسٍ	حَلِيْلُكِ إِذْ لَاقٰى صُدَاءَ وَخَثْعَمَا

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خثعم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طُلِّقْتِ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءَةَ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَه. (۲/۲۳۰) حلیل: حلیل الرجلِ: بیوی۔ حلیل المرءةِ: خاوند۔

❶ ...... أَكُرُّ عَلَيْهِمْ دَعْلَجًا وَلَبَانَهُ	إِذَا مَا اشْتَكٰى وَقْعَ الرِّمَاحِ تَحَمْحَمَا

ترجمہ:

میں ان پر دعلج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کر رہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہناتا۔

حل لغات:

اَكُرُّ: كَرَّ(ن) فلانٌ كُرُوْرًا: لوٹنا۔ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِيْن. (۳۹/۵۸) الشیءَ: لوٹانا، علی العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنه: پلٹنا۔ دَعْلَجٌ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہو گیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعتِ شان کا اظہار ہے جس طرح قرآن عظیم میں ہے: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْن. (۲/۹۸) اَللِّبَانُ: رضاعت۔ اِشْتَكٰى: شکایت کرنا، شاکی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ. (۵۸/۱) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، الیہ: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے درد و غم کی شکایت کرنا جو اسے دور کر سکے۔ تَحَمْحَمَ: الفرسُ: ہنہنانا، الشيءُ: سیاہ ہونا۔

وقال زُفَرُبْنُ الْحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۵ھ/ ۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگِ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج راہط کے مقام پر بنوقلب اور بنوقیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنوقلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مروان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنوقیس کے سردار تھے قتل ہو گئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہو گئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

① ...... وَكُنَّا حَسِبْنَا كُلَّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً	لَيَالِيَ لَاقَيْنَا جُذَامَ وَحِمْيَرَا

ترجمہ:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آ رہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةٌ: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْأُذُنِ: کان کی لو۔ " لَاقَيْنَا " مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

② ...... فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ بَعْضَهُ	بِبَعْضٍ أَبَتْ عِيدَانُهُ أَنْ تَكَسَّرَا

ترجمہ:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کر دیا۔

مطلب:

نبع ان تمام درختوں میں سب سے اعلی درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

Marfat.com

غَرَب ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلیٰ نسب کو نبع اور گھٹیا نسب کو غَرَب سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اصل کو نبع سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی ہم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرْعًا الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔ الرجلَ: مارنا، الشيءَ: پسند کرنا، فلانا بالرمح: نیزہ مارنا۔ اَلنَّبْعُ: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔ عِيْدَانٌ: واَعْوَادٌ. مف: العُوْدُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تكسرا: ریزہ ریزہ ہو جانا ٹکڑے ہو جانا، شکن پڑ جانا۔

❸...... وَلَمَّا لَقِيْنَا عُصْبَةً تَغْلِبِيَّةً	يَقُوْدُوْنَ جُرْدًا لِلْمَنِيَّةِ ضُمَّرًا

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنو تغلبیہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جا رہی تھی۔

حل لغات:

يَقُوْدُوْنَ: قَادَ الدابةَ (ن) قَوْدًا: جانور کی نکیل یا لگام یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ ضُمَّرٌ: مف: الضَّامِرُ: دبلا پتلا، چھریرے بدن کا۔ في القرآن المجيد. يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ. (۲۲/۲۷)

❹...... سَقَيْنَاهُمْ كَأْسًا سَقَوْنَا بِمِثْلِهَا	وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْمَوْتِ اَصْبَرَا

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کر کے میدان میں ٹھہرنا) بول کر مسبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. (۲/۱۷۵) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہٰذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

كَأْسٌ: پیالہ، گلاس، جام جوشراب سے بھرا ہوا ہو (مؤنث)، شراب۔ ج: اَكْؤُسٌ.

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ الزُّبَيْدِيّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پس منظر:

بنوجرم بن زبان بنوحارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنوجرم نے بنوحارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا کو قتل کر دیا قاتل فرار ہو کر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنوجرم سے تھی، جب بنوحارث اور بنونہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنوجرم جنگ کے لئے تیار ہو گئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنوجرم نے بنونہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہو گئے اور بنوزبیر نے شکست کھائی اور اکیلے عمرو لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

❶ وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُوْرًا كَأَنَّهَا	جَدَاوِلُ زَرْعٍ اُرْسِلَتْ فَاسْبَطَرَّتِ

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہو کر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر اُدھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

Marfat.com

حل لغات:

زُوْرٌ:مف:اَزْوَرُ:زَوِرَ(س)زَوَرًا: کج ہونا،ٹیڑھے سینے والا ہونا۔جَدَاوِلُ:مف:جَدْوَلٌ: گول،آب پاشی کی چھوٹی نہر،نقشہ،خانوں دار چارٹ،فہرست،اخبار کالم،جَـدْوَلُ الاَعْـمَـالِ: ایجنڈا،بحث طلب امور کی فہرست۔زَرْعٌ:زَرَعَ الحبَّ (ف) زَرْعًا: بیج بونا،الارضَ:زمین کاشت کرنا۔کَـزَرْعٍ أخْـرَجَ شَطْـأَهُ (۲۹/۴۸). اسبطَرَّت : (اقشعرار) پھیل جانا،لمبا ہونا۔بطر(ن،ض)بَطْرًا: چیرنا،پھاڑنا۔بَطَرًا(س) بہک جانا،اترانا۔کَالَّذِيْنَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ. (۴۷/۸)

2...... | فَجَاشَتْ اِلَيَّ النَّفْسُ اَوَّلَ مَرَّةٍ | فَرُدَّتْ عَلٰى مَكْرُوْهِهَا فَاسْتَقَرَّتِ |

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرایا اسے ناپسند چیز پر لوٹا دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرار ہوگئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہوگئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ:(ض)جَيْشًا نفسُهٗ: قے ہونا،خوف یا غم کی وجہ سے۔فی الحديث:وكَانَّ نفسِي جاشَتْ. اِسْتَقَرَّتْ:اِسْتَقَرَّ بالمكانِ: قرار پانا،قیام پذیر ہونا،کسی جگہ سکون سے رہنا۔كُلُّ أمْرٍ مُسْتَقِر. (۳/۵۴)

3...... | عَلَامَ تَقُوْلُ الرُّمْحُ يُثْقِلُ عَاتِقِيْ | اِذَا اَنَا لَمْ اَطْعَنْ اِذَا الْخَيْلُ كَرَّتِ |

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا،یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے،اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

يُثْقِلُ:(افعال)أثقَلَ النومُ فلانا: نیند کا آنکھوں کو بوجھل کر دینا،نیند کا غالب آنا۔اثقلتِ الحامِلُ:حمل

Marfat.com

ظاہر ہونا۔فی القرآن المجید. فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا .(۱۸۹/۷) عَاتِقٌ: آزاد، مونڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ، کندھا، بوڑھا آدمی۔جوان لڑکی، پرانی شراب۔ج: عَوَاتِقُ وعُتُق.

لَحَا اللّٰهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ	وُجُوهَ كِلَابٍ هَارَشَتْ فَازْبَأَرَّتِ

❹

ترجمہ:

جب بھی سورج طلوع ہو اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بدنما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللّٰهُ فلاناً: اللہ تعالی فلاں پر لعنت کرے۔ذَرَّ: ذرَّتِ الشَّمسُ: (ن) ذُرُورًا: سورج طلوع ہونا، سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔اَلذَّرُّ: نسل، چھوٹی چیونیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔شَارِقٌ: فا: سورج، مشرقی گوشہ ج: شُرُقٌ. شرقتِ الشمسُ (ف) شَرُقاً سورج طلوع ہونا۔كِلَابٌ: مف: كَلْبٌ: کتا۔فی القرآن المجید: سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ. (۲۲/۱۸) کاٹنے والا درندہ، ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔هَارَشَتْ: (مفاعلة) هارَشَ الكلبُ الكلبَ ونحوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔اِزْبَأَرَّتْ: (اقشعرار) لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا اِذْتَلَاقَتَا	وَلٰكِنَّ جَرْمًا فِي اللِّقَاءِ ابْذَعَرَّتِ

❺

ترجمہ:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نہد: یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔اِبْذَعَرَّتْ: (اقشعرار) منتشر ہونا۔

ظَلِلْتُ كَأَنِّي لِلرِّمَاحِ دَرِيئَةٌ	أُقَاتِلُ عَنْ أَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتِ

❶

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنو جرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

دَرِيَّةٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے ، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔فَرَّتْ:(س) فَرًّا: بھاگنا۔فی القرآن لمجید: فَرَّتْ مِن قَسْوَرَة.(۵۱/۷۴) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ. (۳۵،۳۴/۸۰) الیہ: پناہ لینا۔فَفِرُّوا إِلَى اللهِ إِنِّىْ لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ.(۵۰/۵۱)

نَطَقْتُ وَلٰكِنَّ الرِّمَاحَ أَجَرَّتِ	❼...... فَلَوْ اَنَّ قَوْمِىْ اَنْطَقَتْنِىْ رِمَاحُهُمْ

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخریہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخریہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

اَنْطَقَتْ:(افعال) اَنْطَقَهٗ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔فی القرآن لمجید: قَالُوا أَنطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِىْ أَنطَقَ كُلَّ شَىْءٍ. (۲۱/۴۱) اَجَرَّتْ : اَجَرَّ لِسانَهٗ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سَيَّارُ بْنُ قَصِيرِ الطَّائِىُّ (الطويل)

بِمَرْعَشَ خَيْلَ الْاَرْمَنِىِّ اَرَنَّتِ	❶...... فَلَوْ شَهِدَتْ اُمُّ الْقُدَيْدِ طِعَانَنَا

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

اُمُّ الْقُدَيْدِ : شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ارمنی : ارمن کا رہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔اَرَنَّت:(افعال) اَرَنَّتِ الْمَرْءَ ةُ فی نوحِها: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔رَنَّ(ض) رَنِينًا: آواز

Marfat.com

نکالنا، آواز گونجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

❷ ...... عَشِيَّةَ اَرْمِیْ جَمْعَهُمْ بِلَبَانِهِ | وَنَفْسِیْ وقد وَطَّنْتُها فَاطْمَأَنَّتِ

ترجمہ:

جس شام میں دور کر رہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہوگیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقت عشاء۔ فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا . (۷۹/۴۶) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، جماعت، لشکر۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً . (۱۸/۹۹) وہ کھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں، لاکھ جسے پگھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. وطنت: وطَّنَ بِا لبَلَدِ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نفسَهُ علی الامر وله: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأَنَّتْ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

❸ ...... وَلَاحِقَةِ الأَطَالِ اَسْنَدْتُ صَفَّهَا | إِلٰی صَفٍّ اُخْرٰی مِنْ عِدًی فَاقْشَعَرَّتِ

ترجمہ:

اور کتنے ہی باریک کمر والے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

فائدہ:

"عـــدیٰ" نکرہ لا کر یہ تنبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج۱ ص۱۲۲ بیروت)

حل لغات:

لَاحِقَةٌ: لَحِقَ الفَرَسُ وبَطْنُهُ (ف) لُحُوقًا: دبلا اور چھریرا ہونا۔ اَلْأَطَالُ: مف: الاِطِلُ: کوکھ۔ اسندت: اَسْنَدَ اِلیه: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صفُ القومُ (ک) صفاً: لائن میں لگنا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعَرَّ

Marfat.com

ث (اقشعرار) رونگٹے کھڑے ہونا۔ في القرآن المجيد: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۳۹/۲۳)

وقال بَعْضُ بَنِيْ بَوْلَانَ مِنْ طَيٍّ (المنسرح)

❶ نَحْنُ حَبَسْنَا بَنِيْ جَدِيْلَةَ فِيْ	نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةِ الضَّرَمِ

ترجمه:

ہم نے بنو جدیلہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

اَلْجُحْمَةُ والْجَحْمَةُ: بھڑکتی ہوئی آگ۔ اَلضَّرَمُ: مف: اَلضَّرَمَةُ: انگارہ، آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پر آگ جلتی ہو۔

❷ نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيْضِ وَنَصْطَا	دُ نُفُوْسًا بُنَتْ عَلَى الْكَرَمِ

ترجمه:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جود وسخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ: (استفعال) استوقدتِ النارُ: آگ جلنا۔ النارَ: آگ بھڑکانا۔ في القرآن المجيد: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْ اسْتَوْقَدَ نَاراً. (۲/۱۷) اَلنَّبْلُ: تیر۔ نِبَالٌ، اَنْبَالٌ. اَلْحَضِيْضُ: پست زمین۔ پہاڑ کی زیریں زمین۔ بُنَتْ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں "بُنِيَتْ" تھا۔

وقال رُوَيْشِدُ بْنُ كَثِيْرٍ الطَّائِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

رویشد بن کثیر طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِيْ مَطِيَّتَهُ	سَائِلْ بَنِيْ اَسَدٍ مَا هٰذِهِ الصَّوْتُ

Marfat.com

ترجمہ:

اے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنواسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنواسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ وپکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کررہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکا رہا ہے نہ کہ بنواسد۔

حل لغات:

اَلْمُزْجِیُ: فا: (افعال) اَزْجَی الشیء: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ اَلْمُزْجی: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فی القرآن المجید: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ . (۱۲/۸۸) مَطِيَّةٌ: (مذکرومؤنث) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا ومَطِيٌّ۔ اَلصَّوْتُ: آواز۔ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ. (۳۱/۱۹) نغمہ، گیت۔ غَنّٰی صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مؤنث بھی کہا ہے، اچھی شہرت، ووٹ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کردی جائے) ج: اَصْوَاتٌ۔

❷ وَقُلْ لَهُمْ بَادِرُوْا بِالْعُذْرِ وَالْتَمِسُوْا	قَوْلًا يُبَرِّئُكُمْ إِنِّيْ أَنَا الْمَوْتُ

ترجمہ:

اور ان سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرو اور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کردے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

اَلْعُذْرُ: دلیل اعتذار، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، حجت، غلبہ، بکارت۔ اِلْتَمِسُوْا: التمس الشیء: چاہنا، تلاش کرنا۔ فی القرآن المجید: قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً . (۵۷/۱۳)

❸ إِنْ تُذْنِبُوْا ثُمَّ تَأْتِيْنِيْ بَقِيَّتُكُمْ	فَمَا عَلَيَّ بِذَنْبٍ عِنْدَكُمْ فَوْتٌ

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کوتاہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آجاؤ ورنہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنھوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آکر معذرت

Marfat.com

کریں تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ "بـقیتـکـم" کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی "بَقِيَّتُكُم" مرزوتی کے نسخہ میں "یقینکم" ہے۔

حل لغات:

تُـذْنِبُوا: (افعال) اَذْنَبَ: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقیة : باقی ماندہ ج: بَقَايَا۔ کہا جاتا ہے: فـلانٌ بَقِيَّةُ قَوْمِه. فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فـاتَ الامرُ (ن) فَوْتًا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال اُنَيفُ بنُ زَبَّانَ النَّبهَانِيُ (الطويل)

شاعر کانام:

انیف بن زبان نبہانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنو اسد بن خزیمہ کو مخاطب ہو کر یہ اشعار کہتا ہے۔

❶...... جَـمَـعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيَّيْ عَوْفٍ وَمَالِكٍ	كَتَـائِـبَ يُـرْدِي الْـمُـقْـرِفِيْنَ نَكَـالُهَـا

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کئے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کردے گی۔

حل لغات:

حَـيَّ: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان میں یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تثنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہی۔ کَتَـائِبُ: مف: اَلْكَتِيْبَةُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔ يُـرْدِيْ: (افعال) اَرْدَى فلانًا: گرانا، ہلاک کرنا۔ اَلْـمُقْرِفِيْنَ: اَلْمُقْرِفُ: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بدذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ اَلنَّكَال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (۲/۶۶)

❷...... لَهُـمْ عَـجُزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنِ فَاللِّوىٰ	وَقَـدْ جَـاوَزَتْ حَـيَّـيْ جَـدِيْـسٍ رِعَـالُـهَـا

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

عَجُزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر ومؤنث) شعر کا دوسرا مصرعہ۔ ج: اَعْجَاز۔ اَعْجَازُ النخل: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فی القرآن المجید: کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. (۷/۶۹) رِعَالٌ: مف: اَلرَّعِيلُ تھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

❸ وَتَحْتَ نُحُوْرِ الْخَيْلِ حَرْشَفُ رَجْلَةٍ	تُتَاحُ لِغِرَّاتِ الْقُلُوْبِ نِبَالُهَا

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیانِ دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُوْرٌ: مف: اَلنَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ اَلْحَرْشَفُ: مچھلی کے کھپنے (جسم پر گول گول پپڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِنَ الْجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تُتَاحُ: تَاحَ لَهُ الشَّيْءُ (ض) تَيْحًا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرَرٌ. الغِرَّةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، ناتجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غِرَرٌ.

❹ اَبَى لَهُمْ اَنْ يَّعْرِفُوا الضَّيْمَ اَنَّهُمْ	بَنُوْ نَاتِقٍ كَانَتْ كَثِيْرًا عِيَالُهَا

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

نَاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَالٌ: اولاد۔ عَيَّلَ عِيَالَهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

❺ فَلَمَّا اَتَيْنَا السَّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ	بِحَيْثُ تَلَاقَى طَلْحُهَا وَسَيَالُهَا

ترجمہ:

جب ہم وادیٔ حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنواسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعوی کرر ہا ہے اور بنواسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلْح: ببول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ .(۲۹/۵۶) شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت ۔ کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

6 ...... دَعَوْا لِنِزَارٍ وانْتَمَيْنَا لِطَيِّءٍ	كَأُسْدِ الشَّرىٰ اِقْدامُها ونِزَالُها

ترجمہ:

انہوں نے بنونزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنوطی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

اِنْتَمٰى الى كذا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو، لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشری: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: ہم اُسْدُ الشَّرٰى: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: اَشْرَاءٌ.

7 ...... فَلَمَّا الْتَقَيْنَا بَيَّنَ السَّيْفُ بَيْنَنَا	لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سُؤَالُهَا

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرادی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيَّنَ :(تفعیل)الشیءُ: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٌّ: مکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۷/۱۸۷) لطیف وشفیق۔ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا .(۱۹/۴۷) سوال میں مبالغہ کرنے

Marfat.com

والا۔ ج: حُفَوَاءُ. بیروت کے نسخہ میں "خَفِيٌّ" ہے۔

8 ...... | وَلَمَّا تَدَانَوْا بِالرِّمَاحِ تَضَلَّعَتْ | صُدُوْرُ الْقَنَا مِنْهُمْ وَعَلَّتْ نِهَالُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہوکر ان کا خون پیا اور پہلی بار پینے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تَضَلَّعَ مِنَ الْعُلُوْمِ: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَّتْ: عَلَّ (ض) عَلًّا: دوسری دفعہ یا لگاتار پینا۔ نِهَالٌ: مف: اَلنَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

9 ...... | وَلَمَّا عَصَيْنَا بِالسُّيُوْفِ تَقَطَّعَتْ | وَسَائِلُ كَانَتْ قَبْلُ سَلْمًا حِبَالُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیر زنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیر زنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہوگئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

"عَصَيْنَا بِالسُّيُوْفِ" کا معنی۔ ہے "ضربنا بالسیف" (شرح مرزوقی اور نسخۂ بیروت)

حل لغات:

عَصَيْنَا: عَصَاهُ (ن) عَصْوًا: کسی کو لاٹھی یا ڈنڈا مارنا، لاٹھی سے پیٹنا۔ فی القرآن لمجید: قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (۲۰/۱۸) فلانًا: لاٹھی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. (۲/۱۶۶) سَلْمٌ: اسلام: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً. (۲/۲۰۸) صلح۔ امن خلاف الحرب۔ وَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (۸/۶۱) صلح جو، امن پسند۔ ج: اَسْلُمٌ وسِلَامٌ. حِبَالٌ: مف: اَلْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا. (۳/۱۰۳)

Marfat.com

⑩......	فَوَلَّوْا وَأَطْرَافُ الرِّمَاحِ عَلَيْهِمُ	قَوَادِرُ مَرْبُوعَاتُهَا وَطِوَالُهَا

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات. المَرْبُوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طِوَالٌ: مف: الطَّوِيل: لمبا۔

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ آلہ وصحبہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

①......	لَيْسَ الْجَمَالُ بِمِئْزَرٍ	فَاعْلَمْ وَإِنْ رُدِّيتَ بُرْدًا

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن وجمال لباس میں نہیں اگر چہ تجھے منقش چادر پہنا دی جائے۔

حل لغات:

اَلْجَمَالُ: مص: خوبصورتی۔ مِئْزَرٌ: اَلازار: تہبند، لنگی (مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: أُزُرٌ و آزِرَةٌ. بُرْدٌ: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرُودٌ وأَبْرَادٌ و أَبْرُدٌ. "فَاعْلَمْ" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. (۵۶/۷۵،۷۶،۷۷)

②......	إِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ	وَمَنَاقِبٌ أَوْرَثْنَ مَجْدًا

ترجمہ:

بیشک حسن وجمال تو اعلی حسب ونسب اور عادات کریمہ ہیں جو عظمت وشرافت پیدا کرتے ہیں

Marfat.com

حل لغات:

مَعَادِن: مف: اَلْمَعْدَنُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: **فلانٌ معدنُ الخیرِ**: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ **یعنی الأصولُ الکریمۃُ**. مَنَاقِبُ: مف: **اَلْمَنْقَبَۃُ**. پہاڑی راستہ، دو مکانوں کے درمیان تنگ راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ **مناقب الانسان**. عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب وخاندان مراد ہے۔ اورثن: **اَوْرَثَ فلاناً**: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا. فلاناً شیئاً: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے **اورثہُ المرضُ ضَعْفًا**: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کردی۔ **مَجْدٌ**: شرافت، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت وناموری، بلند جگہ۔ ج: اَمْجادٌ.

❸ اَعْـدَدْتُ لِلْـحَدَثَـانِ سَـابِغَـةً	وَعَـــدَّاءَ عَـلَـــنْـــدَا

ترجمہ:

میں نے حوادث زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

الحَدَثَانُ: رات دن. حَدَثَانُ الدهرِ: حوادثات زمانہ۔ سابِغَۃٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغُ۔ السابِغ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَّاء: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ علندا: العَلَنْدیٰ **من کل شیءٍ**: سخت وموٹا۔ ج: عَلَانِد و عَلَادیٰ۔

❹ نَهْـــدًا وَذَا شُـــطَـــبٍ يَـــقُـــدُّ	الْبِيْـــضَ وَالْاَبْـــدَانَ قَـــدًّا

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش ونگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهْدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نُهُوْدٌ۔ نشان دار مکھن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شطب: مف: شُطْبَۃ: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ یقد: قَدَّ القَمَ او الثوبَ و نحوهما (ن) قَدًّا: لمبائی میں پھاڑنا. **فی القرآن المجید**: وَقَدَّتْ قَمِيْصَهُ مِنْ دُبُرٍ. (۱۲/۲۵) اَلْاَبْدَانُ: مف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً. (۱۰/۹۲) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

Marfat.com

بیان گیا ہے)۔شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، کمر اور پیٹ پر ڈالا جانے والا کپڑا۔

6 ...... | وَعَلِمْتُ أَنِّي يَوْمَ ذَاكَ | مُنَازِلٌ كَعْبًا وَنَهْدَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنو کعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔

یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے

یہاں شوق عزاداری بہت ہے

8 ...... | قَوْمٌ إِذَا لَبِسُوا الْحَدِيْدَ | تَنَمَّرُوْا حَلَقًا وَقِدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے کی زرہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔

نہ جانے کب لٹے گا شہر مقتل

سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوْا: (تفعل) تَنَمَّرَ: رنگ یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا. حَلَقًا: الحَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلسِ علم، زرہ، رسی۔

7 ...... | كُلُّ امْرِئٍ يَجْرِيْ إِلَى يَوْمِ | الْهِيَاجِ بِمَا اسْتَعَدَّا |
|---|---|

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

الْهِيَاجُ: جنگ، لڑائی۔ اِسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

8 ...... | لَمَّا رَأَيْتُ نِسَاءَنَا | يَفْحَصْنَ بِالْمَعْزَاءِ شَدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

یَـفْـحَـصْـنَ: فـحـص عـنـه (ف) فَـحْـصًـا: تفتیش کرنا، کھود کرید کرنا، شعر میں تیز دوڑنے سے کنایہ ہے۔ بیروت کے نسخے میں "یَـغْـمَـصْـنَ" ہے۔ الـمـعـزاء: اَلْاَمْعَزُ: سخت پتھریلی زمین یا جگہ۔ مؤنث مَعْزَاءُ۔ ج: ومُعْزَواتٌ وأَماعِزُ.

بَــدْرُ الـسَّـمَـاءِ إِذَا تَبَـدَّى	9 ...... وبَـدَتْ لَـمِـيْـسُ كَـأَنَّـهَـا

ترجمہ:

اور لمیس (محبوبہ یا بیوی) ظاہر ہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہر ہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اور لمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ ظاہر کر دیا، یا تو اس نے خود لونڈی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تا کہ اسے امان ملے یا دشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَـدَتْ: بـدا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا۔ فی الـقـرآن لـمجید: بَـلْ بَـدَا لَهُم مَّـا كَـانُـوا يُخْفُونَ مِن قَبْل. (٦/ ٢٨) لَمِيْسُ: شاعر کی محبوبہ یا بیوی کا نام ہے۔ بَدْرُ: چودھویں رات کا چاند، مکمل لڑکا۔ ج: بُدُوْرٌ وأَبْدَارٌ. السـمـاء: فلک، زمین کے بالمقابل فضاء، ہر چیز کی بلندی، بلند حصہ، سر سے اوپر کی ہر چیز۔ ج: سَـمَـاوَاتٌ. بادل، بارش۔ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا. (١١/٥٢) تَبَدَّى: ظاہر ہونا۔

تَـخْـفَـى كَـانَ الْاَمْـرُ جِـدًّا	10 ...... وبَـدَتْ مَـحَـاسِـنُهَـا الَّتِـیْ

ترجمہ:

اور اس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو معاملہ سخت ہو گیا۔

حل لغات:

تَـخْفَى: خـفـى: (س) خَفاءً: پوشیدہ ہونا۔ فـی الـقـرآن المجید: إِذْ نَـادَى رَبَّـهُ نِـدَاء خَفِيًّا. (١٩/٣) خفى: (ض) خَفْيًا الشيءَ: ظاہر کرنا۔

Marfat.com

⑪...... | نَازَلْتُ كَبْشَهُمْ وَلَمْ | أَرَ مِنْ نِزَالِ الْكَبْشِ بُدًّا |

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

حل لغات:

نَازَلْتُ:(مفاعلة) نازلهٗ في الحربِ: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الكَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: كِبَاشٌ و اَكْبَاشٌ. الكَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں ''سپہ سالار'' مراد ہے۔

⑫...... | هُمْ يَنْذِرُوْنَ دَمِيْ وَاَنْذِ | رُاِنْ لَقِيْتُ بِاَنْ اَشُدَّا |

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَنْذِرُوْنَ :نذر الشيءَ:(ن،ض) نَذْرًا : کوئی چیز اپنے اوپر لازم کر لینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ في القرآن المجيد: إِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ. (۳/۳۵) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) ماله لله : اللہ کے لئے اپنا مال وقف کرنا، اللہ کے نام پر نذر ماننا۔ اَشُدُّ: شَدَّ الشيءُ:(ض) شِدَّةً: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، عليه في الحربِ: زوردار حملہ کرنا۔

⑬...... | كَمْ مِنْ اَخٍ لِيْ صَالِحٍ | بَوَّأْتُهُ بِيَدَيَّ لَحْدًا |

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صالِحٌ: درست، ٹھیک، نیک۔ حقوق و ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا۔ في القرآن المجيد: وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا. (۱۸/۸۲) هو صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بَوَّأْتُ:(تفعيل) تَبْوِئَةً: بَوَّأَ الرجلُ: شادی کرنا۔ فلانا منزلاً: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، المنزلَ لهٗ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً. (۵۸/۲۹) لَحْدٌ: قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی قبر کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج: اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ.

مَـاإِنْ جَـزِعْـتُ وَلَا هَـلِعْـتُ	وَلَا يَـرُدُّ بُـكَـائِـىْ زَنْـدَا

⑭

ترجمہ:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ و بکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزِعْتُ: جَزِعَ منه (س) جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔ فی القرآن المجید: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً. (۲۰/۷۰) علیھم: ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت و مہربانی کرنا۔ هَلِعْتُ: هَلِعَ (ف) هَلَعًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعا (۱۹/۷۰) زَنْدٌ: ہاتھ کا گٹھا، چقماق کی اوپر کی لکڑی۔ شارحین نے یہاں اس کا معنی ''الشیء القلیل'' سے کیا ہے۔

اَلْبَسْتُـــهُ أَثْـــوَابَـــهُ	وَخُـلِـقْـتُ يَـوْمَ خُـلِـقْـتُ جَلْـدَا

⑮

ترجمہ:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

أُغْـنِـيْ غَـنَـاءَ الـذَّاهِبِيْـنَ	أُعَـــدُّ لِلْأَعْـــدَاءِ عَـــدًّا

⑯

ترجمہ:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَغْنَى: الشيءُ: کوئی چیز کافی ہونا، الرجلُ عن فلانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا (حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

ذَهَـــبَ الَّـــذِيْـــنَ أُحِبُّـهُـــمْ	وَبَـــقِيْـــتُ مِـثْـــلَ السَّيْفِ فَـــرْدَا

⑰

ترجمہ:

جن سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرُدٌ:: ایک،تنہا،اکیلا۔فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَأَنتَ خَیْرُ الْوَارِثِینَ. (۲۱/۸۹) طاق (مقابل جفت) شخص، فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ج: اَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرٌو أَیْضًا (الرمل)

8 ..... | وَلَقَدْ اَجْمَعُ رِجْلَیَّ بِهَا | حَذَرَ الْمَوْتِ وَاِنِّی لَفَرُوْرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدانِ جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہو تو عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْمَعُ : جَمَعَ: (ف) جَمْعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔القومُ: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔فی القرآن المجید: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِیْمَانًا. (۳/۱۷۳) عربی مقولہ ہے: لَا یُجْمَعُ سَیْفَانِ فِیْ غِمْدٍ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہو سکتیں۔حَذَرٌ: حذر: (س) حَذَرًا: چوکنا و چوکس ہونا. الشیءَ ومنه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔الحَذَرُ اشدُّ من الوَقِیعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

2 ..... | وَلَقَدْ اَعْطِفُهَا کَارِهَةً | حِیْنَ لِلنَّفْسِ مِنَ الْمَوْتِ هَرِیْرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدتِ جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں اور ...

Marfat.com

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) عَطْفًا: مائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هرير: مص: هر الشيءَ (ن،ض) هريرًا: کسی شیء کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

وبِـكُـلٍّ اَنَـا فِـي الـرَّوْعِ جَـدِيْـر	كُـلُّ مَـا ذَالِـكَ مِـنِّـيْ خُـلُـقٌ ③

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر و جری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: و الْخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ ج: اَخْلاق . فی القرآن المجید: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (۶۸/۴) اَلرَّوْعُ: جنگ، لڑائی، ڈر، خوف، حسن و جمال، شان و شوکت، آب و تاب۔ جَدِيْرٌ: صفت۔ جَدُرَ بِكذا (ک) جَدَارَةً: لائق و اہل ہونا۔

مَـالَـهُ فِـي الـنَّـاسِ مَـا عِـشْـتُ مُـجِـيْـرُ	وَابْـنُ صُـبْـحٍ سَـادِرًا يُـوْعِـدُنِـيْ ④

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور ضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد الزنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارت گری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: فا، سَدِرَ (ف) سَدَرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

Marfat.com

ہوجانا، بھٹکنا۔یُوْعِدُ:(افعال) اَوْعَدَ الفحلُ: سانڈھ کا حملہ کرنے کے لئے گرجنا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔عِشْتُ: عاش (ض) عِيْشًا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔مُجِيْرٌ: صفت۔اجارۂ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلانٍ: نجات دلانا۔في القرآن المجيد: وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ.(۸۸/۲۳)

وقال قَيْسُ بْنُ الْخَطِيْمِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ ق ھ/۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دوعالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلّی اللّٰه تعالی علیه و آله وسلّم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مر کر واصلِ جہنم ہوا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہوجائے گا؛ لہذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنوظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کردوں گا تو اس کی ماں نے بتادیا، اس نے خداش بن زھیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خداش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خداش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خداش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تُو اسے قتل کردینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خداش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خداش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خداش روپوش ہوگیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آرہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کردیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہوکر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

Marfat.com

لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خداش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خداش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں روپوش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

❶ طَعَنتُ ابنَ عَبدِالقَيسِ طَعنَةَ ثائِرٍ	لَهَا نَفَذٌ لَولا الشُّعاعُ اَضاءَهَا

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

حل لغات:

ثَـائِـرٌ: فا، ثَـأَرَ الـقَتِيلَ وبِـهِ (ف) ثَـأرًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، الـقَـاتِـلَ: قاتل کو مار ڈالنا، الشُّعَاع: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَـفَذٌ: جاری کرنا، پھٹن، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ۔ ج: اَنْفَاذ. طَعنَةٌ لها نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اضاءَ (افعال) اِضَاءَةً: البيتُ: روشن ہونا، البيتَ: روشن کرنا۔

❷ مَلَكتُ بِهَا كَفِّي فَاَنهَرتُ فَتقَهَا	يَرىٰ قَائِمٌ مِن دُونِهَا مَاوَرَاءَهَا

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

حل لغات:

مَلَكتُ: ملك الشيءَ (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ اَنهَرتُ: اَنهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ اَلْفَتقُ: شگاف کو چوڑا کرنا۔ اَلْفَتقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فُتُـوقٌ. اَلْـوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے اوجھل آگے ہو یا پیچھے۔ في القرآن المجيد: مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ. (۱۴/۱۶)

❸ يَهُونُ عَلَيَّ اَن تَرُدَّ جِرَاحُهَا	عُيُونَ الاَوَاسِي اِذ حَمِدتُ بَلاءَهَا

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹا دیں کیونکہ

Marfat.com

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قائمقام تھا اور اتنا کشادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو باآسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

یَهُوْنُ: هَانَ فلانٌ(ن) هَوْنًا: حقیر وذلیل ہونا۔ الشیءُ علیه هَوْنًا: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: یَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا. (۶۳/۲۵) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ. (۱۵/۲۴) ج: اَهْوِناءُ۔ جراحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سرجری، جسم کو کاٹ تراش کر علاج کرنے کا پیشہ۔ سرجری آپریشن۔ ج: جَرائِحُ. اَلْاَوَاسِیُ: مف: آسِيَةٌ. اَسٰی بینهما(ن) اَسْوًا: صلح کرانا۔ الجَرْحَ والشیءَ: درست کرنا۔ المرضَ والمَرِیضَ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حمده (ف) حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا۔ فلانا: بدلہ دینا، شکریہ ادا کرنا۔ بلاءٌ: آزمائش، مصیبت۔ رنج وغم۔ زبردست کوشش۔

4 ...... | | |
|---|---|
| وساعَدَنِیْ فیها ابْنُ عَمْرِوبْن عامِرٍ | خِداشٌ فَأدّٰی نِعْمَةً وأفاءَها |

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خداش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

ساعد: ساعده علی الامرِ مُساعَدَةً: مدد کرنا۔ ادّی: الشیءَ تأدِیَةً: انجام دینا۔ ادا کرنا۔ افاء الامرَ: لوٹانا۔ فی القرآن المجید: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. (۶/۵۹) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابوعبیدہ کا قول ہے: اَفَاءَها "فیء" بمعنی "غنیمة" سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ "فیء" بمعنی "رجوع" بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماسۃ ج ا ص ۱۳۸ بیروت)

5 ...... | | |
|---|---|
| وکُنْتُ امْرَءً لا اَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً | اُسَبُّ بها اِلّا کَشَفْتُ غِطاءَها |

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

Marfat.com

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نوجوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ اَلْغِطاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپا دیا جائے۔ ڈھکنا، غلاف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: اَغْطِيَةٌ.

بِــاِقْــدامِ نَــفْــسٍ مــا اُرِيْــدُ بَــقَــاءَ هَــا	⑥ فَــاِنِّىْ فِــى الْــحَرْبِ الضَّرُوْسِ مُوَكَّلٌ

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر رہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوْسُ: کٹ کھنا جانور (جو قریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوْسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَكَّلٌ: مفع (تفعیل) وَكَّلَهُ: اعتماد کی بناء پر کسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

وَاَتْبَعْتُ دَلْوِىْ فِى السَّمَاحِ رِشَاءَ هَا	⑦ اِذا مَا اصْطَبَحْتُ اَرْبَعًا خَطَّ مِيْزَرِىْ

ترجمہ:

جب صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ڈول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اصْطَبَحْتُ: اِصْطَبَحَ فلانٌ: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اصْطَبَحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربتُ" ہے۔ اَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ یومُ الْاَرْبِعاءِ. بدھ۔ خَطَّ (ن) الشیءَ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، لائن ڈالنا۔ دلوی: دَلْو: ڈول۔ بالٹی (مذکر ومؤنث) ج: دِلاءٌ و دُلِيٌّ و اَدْلٍ. ایک آسمانی برج کا نام۔ اَلسَّمَاحُ: مص: سمح (ف) سَمَاحًا بکذا: بخشش کرنا۔ لهٔ بالشیءِ: دینا۔ السماحُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ڈول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حنظل (تمبہ) اور یقطین (کدو) کا ایک دھاگا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: اَرْشِيَةٌ.

Marfat.com

8 ...... | مَتٰی یَاْتِ هٰذَاالْمَوْتُ لَا تُلْفَ حاجَةٌ | لِنَفْسِیْ اِلَّا قَدْ قَضَیْتُ قَضَاءَ هَا |

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تُلْفَ: (افعال) اَلْفَاهُ: پانا۔ فی القرآن المجید: وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ. (۲۵/۱۲) اچانک ملاقات کرنا۔ الحَاجَةُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَات و حَاجٌ. حَاجَاتُ الْمَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قضٰی (ض) قَضَاءً الشیءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حاجَتَهٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

9 ...... | ثَاَرْتُ عَدِیًّا وَالْخَطِیْمَ فَلَمْ اُضِعْ | وِلَایَةَ اَشْیَاخٍ جُعِلْتُ اِزَاءَ هَا |

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وِلَایَةٌ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وِلَایَات. اَشیاخ: وشُیُوخ: مف: اَلشَّیْخُ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد "هَرِمٌ" کا درجہ ہے) امیر جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ اِزاءٌ: مقابل، سامنے

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُوْمٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸ھ/ ۶۳۹ء) اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

Marfat.com

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہو کر ابدی سعادتیں حاصل کیں اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَرَکْتُ قِتَالَھُمْ	حَتّٰی عَلَوْا فَرَسِیْ بِاَشْقَرَ مُزْبِدٖ

①……

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَال: مص. (مفاعلۃ) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ اَشْقَرَ: صفت. ج: شُقْر. شَقِرَ (س، ک) شَقَرًا: سرخ زرد رنگ کا ہونا۔ مُزْبِدٌ: فا. اَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

وَشَمَمْتُ رِیْحَ الْمَوْتِ مِنْ تِلْقَاءِ ھِمْ	فِیْ مَازِقٍ وَالْخَیْلُ لَمْ تَتَبَدَّدِ

②……

ترجمہ:

میں نے تنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بو سونگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَّہٗ (ن) شَمًّا: سونگھنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاء: مص: لَقِیَ (س) لِقَاءٌ و تِلْقَاءٌ: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

وَعَلِمْتُ اَنِّیْ اِنْ اُقَاتِلْ وَاحِدًا	اُقْتَلْ وَلَا یَضْرُرْ عَدُوِّیْ مَشْھَدِیْ

③……

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر رہنا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْھَد: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ

Marfat.com

مَشهَدِ يَومٍ عَظِيمٍ. (۱۹/۳۷) ج:مَشاهِد۔قبر۔

4 ...... | فَصَدَدْتُ عَنهُم وَالأحِبَّةُ فِيهِم | طَمَعًا لَهُم بِعِقَابِ يَومِ مُرصَدِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابوجہل اور دیگر عزیز واقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّ عَنه(ن)صَدًّا: منہ پھیرنا۔رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔منه (ض) صَدًّا: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔فی القرآن المجید: وَلَمَّا ضُرِبَ ابنُ مَريَمَ مَثَلاً إِذَا قَومُكَ مِنهُ يَصِدُّونَ. (۵۷/۴۳) الأحِبَّةُ :مف: اَلْحبیب: عاشق۔معشوق۔طمع: مص. طمع فیه وبه (س)طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔وَادعُوهُ خَوفًا وَطَمَعا۔(۵۶/۷)حریص ہونا۔عِقَاب: مص(مفاعلة)عاقبه بذنبه وعلى ذنبه: مواخذہ کرنا، کئے پر سزا دینا۔مُرصَدٌ:(افعال) أرصَدَالشيءَ لهُ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔جیسے:ارصد الجيشَ للقتالِ والفرسَ للطرادِ: فوج کو لڑنے کیلئے اور گھوڑے کو مسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الفَرَّارُ السُّلَمِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حیان بن حکم (فرار) سُلَمی ہے یہ مخضرمی شاعر ہیں، فتح مکۃ المکرمۃ کے دن سرورِ دوعالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوحِي وَجَسَدِي) صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

1 ...... | وَكَتِيبَةٍ لَبَّستُها بِكَتِيبَةٍ | حَتَّى إِذَا التَبَسَت نَفَضتُ لَهَا يَدِي |
|---|---|

ترجمہ:

اور کتنے ہی ایسے لشکر ہیں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ گتھم گتھا ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

Marfat.com

حل لغات:

لَبَّسْتُ:(تفعیل) لَبَّسَ علیه الامرُ : خلط ملط کرنا۔کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔الشیءَ: عیب چھپانا۔اِلْتَبَسْتُ:(افتعال)التبس الظلامُ : تاریکی مخلوط ہونا۔علیہ الامرُ:مشکل اور پیچیدہ ہونا۔نَقَضْتُ: نَقَضَ(ن)نَقْضًا الثَّوبَ: کپڑا اجھاڑنا۔الشیءَ: ہٹانا،زائل کرنا،گرانا۔

2 فَتَرَكْتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُوْرَهُمْ | مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وَّآخَرَ مُسْنَدِ

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیاد کی زد میں
میری غماز تھی شاخ نشیمن کی کم اوراقی

حل لغات:

تَقِصُ :وَقَصْتُ عُنُقَهُ:(ض)وَقْصًا: گردن ٹوٹنا۔الشیءَ: توڑنا۔العُنُقَ:گردن توڑنا۔
مُنْعَفِرٌ:فا(انفعال)اِنْعَفَرَ الشیءُ:خاک آلود ہونا۔مُسْنَدٌ:مفع (افعال)اسندَ الیہ بہار الینا،بھروسہ کرنا۔

3 مَا كَانَ يَنْفَعُنِيْ مَقَالُ نِسَائِهِمْ | وَقُتِلْتُ دُوْنَ رِجَالِهَا لَا تَبْعَدِ

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ”جیتے رہو“ مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالٌ: قول،بات۔لاتَبْعَدْ: جیتے رہو۔یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:ومعنی لاتَبْعَدْ:لاتَهلِكْ. (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۲ بیروت)

وقال بعضُ بَنِيْ اَسَدٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

Marfat.com

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حسحاس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

1 ...... يَدَيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحَاسِ بْنِ وَهْبٍ	بِأَسْفَلِ ذِي الْجِذَاةِ يَدَ الْكَرِيمِ

ترجمہ:

میں نے حسحاس بن وھب کے بیٹے پر مقام ذو الجذاۃ کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاسفَل: نچلا، نیچا، پست، ج: اَسَافِل. فی القرآن المجید: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْن. (۹۵/۵)
ذُو الْجِذَاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الجذاۃ: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جِذَاءٌ۔ بیروت کے نسخے میں "ذُو الْجَدَاةِ" ہے۔

2 ...... قَصَرْتُ لَهُ مِنَ الْحَمَّاءِ لَمَّا	شَهِدْتُ وَغَابَ عَنْ دَارِ الْحَمِيمِ

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قصرت: قصرت عن الامرِ (ن) قُصُوْرًا: عاجز آنا۔ رکنا۔ القیدَ: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔ اَلْحَمَّاء: یہ مؤنث ہے اَلاحَمُّ کی۔ ج: حُمٌّ. حَمَّ الشیءُ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غاب (ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غابَ فلانٌ: دور ہونا۔ عن بلادہ: مسافر ہونا۔ حَمِيْمٌ: قریبی عزیز و رشتہ دار۔ دوست۔ ج: اَحِمَّاءُ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فی القرآن المجید: إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا. (۷۸/۲۵) ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھونی دی جائے۔ ج: حَمَائِمُ. گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

3 ...... أُنَبِّئُهُ بِأَنَّ الْجُرْحَ يُشْوِي	وَأَنَّكَ فَوْقَ عِجْلِزَةٍ جَمُوْمِ

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

یُشْوِیُ: (افعال) اَشْوی القومَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھلانا۔ الرجلَ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السھمُ تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عِجْلِزَۃٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُوْمٌ: بڑی مقدار والی شی۔ فرسٌ جَمُوْ مُ العَدْوِ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

مَکَانَ الْفَرْقَدَیْنِ مِنَ النُّجُوْمِ	❹...... وَلَوْ اَنِّیْ اَشَاءُ لَکُنْتُ مِنْہُ

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقدین ستاروں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

"مَکَانَ الْفَرْقَدَیْنِ" اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: "ھُوَ مِنِّیْ مَنَاطَ الثُّرَیَّا" وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الفرقدین: یہ اَلْفَرْقَدُ کا تثنیہ ہے۔ اَلْفَرْقَدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں "فرقدان" کہلاتے ہیں۔ اَلْفَرْقَدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَاقِد. "مِنَ النُّجُوْم" یہ فرقدین کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ. (۳۰/۲۲) من الاوثان" بیان ہے "الرجس" کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ،کوکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ.(۸/۷۷) ستارہ ثریہ۔ کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قسط۔ بے ساق نباتات۔

وَاِلْحَاقُ الْمَلَامَةِ بِالْمُلِیْمِ	❺...... ذَکَرْتُ تَعِلَّةَ الْفِتْیَانِ یَوْمًا

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کمینے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تورہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

Marfat.com

کہیں گے تو میری ہجو کریں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت ورسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذَکَرْتُ: اس کا مصدر "اَلذُّکْرُ" بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور "اَلذِّکْرُ" بکسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۱۴۴ بیروت) تَعِلَّۃٌ: جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ اِلْحاقٌ: مص (افعال) اَلْحَقَ: پالینا۔ آملنا۔ ۂ بفلانٍ: ملا دینا۔ لاحق کر دینا۔ اَلْمَلامَۃُ: مص: لامہٗ فی کذا وعلی کذا (ن) مَلامَۃً: ملامت کرنا۔ اَلْمَلامَۃُ: ملامت، خوف۔ ج: اَلْمَلاوِمُ. مُلِیْمٌ: فا: الامَ فلانٌ: ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ فی القرآن المجید: فَالْتَقَمَہُ الْحُوتُ وَھُوَ مُلِیْمٌ. (۳۷/۱۴۲) فلانًا: اَلْمَلِیْمُ: ملامت کرنا۔

وقال الشَّداخُ بْنُ یَعْمَرَ الْکِنانِیُّ (المنسرج)

شاعر کا نام:

شداخ بن یعمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو کنانہ اور بنو خزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنو اسد کے درمیان جنگ ہوگئی اور بنو اسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بنا پر بنو کنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنو اسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنو کنانہ کو بنو خزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ا ص ۱۴۴ بیروت)

قَاتِلِی الْقَوْمَ یَا خُزاعُ وَلا	یَدْخُلْکُمْ مِنْ قِتالِھِمْ فَشَلُ

(1)

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنو اسد سے لڑو بزدلی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۱۴۴ بیروت)

Marfat.com

برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَشَلٌ: مص: فَشِلَ(س)فَشَلًا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: **وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا.** (۴۶/۸) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کرکے پیچھے ہٹ جانا۔

❷ اَلْقَومُ اَمْثَالُكُم لَهُمْ شَعَرٌ	فِي الرَّأْسِ لَا يُنْشَرُوْنَ اِنْ قُتِلُوْا

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کئے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزاعہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۵ بیروت)

حل لغات:

اَلشَّعْرُ: بال۔نبات، پودا۔ ج: اَشْعَارٌ وشُعُوْرٌ. يُنْشَرُوْنَ: نَشَرَتِ الارضُ (ن)نُشُوْرًا: زمین کا موسم بہار کے بعد سرسبز ہونا۔ الشیءَ نَشْرًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ اللهُ الموتى نَشْرًا ونُشُوْرًا: مردوں کو زندہ کرکے اٹھانا ۔ كُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (۱۵/۶۷) نَشِرَ الشیءُ: (س) نَشَرًا: پھیلنا۔ شائع ہونا۔

❸ اَكُلَّمَا حَارَبَتْ خُزاعَةُ تَحْدُ	وُنِيْ كَاَنِّيْ لِاُمِّهِمْ جَمَلُ

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خزاعہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کرلے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حارَبَتْ: (مفاعلة)حَارَبَهٗ حِرَابًا ومُحَارَبَةً: لڑائی کرنا۔ اللهَ: نافرمانی کرنا۔ فی القرآن المجید: **اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ** ۔(۳۳/۵) تحدو: حَدَا الابلَ وبها(ن) حُدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور حُدی (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فلاناعلی كذا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشیءَ حَدْوًا: پیچھے لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الْحُصَيْنُ بْنُ الْحُمَامِ الْمُرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں ''جاہلی شاعر'' لکھا گیا ہے (متوفی ۱۰ق،ھ/۶۱۲ء)۔

❶ تَأَخَّرْتُ أَسْتَبْقِي الْحَيَاةَ فَلَمْ أَجِدْ | لِنَفْسِي حَيَاةً مِثْلَ أَنْ أَتَقَدَّمَا

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جو نشہ اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکرِ خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص ۱۴۶،۵ بیروت)

حل لغات:

تَأَخَّرْتُ: تَأَخَّرَ واستأخر: پیچھے رہنا۔ أَسْتَبْقِي: إِسْتِبْقَاءٌ: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ أَتَقَدَّم: تقدَّمَ: آگے بڑھنا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (۴۹/۱) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ القومَ: قوم سے سابق ہونا۔ اليه بِكَذا: حکم دینا۔

❷ فَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُوْمُنَا | وَلٰكِنْ عَلٰى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایڑیوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

Marfat.com

حل لغات:

اَلْاَعْقَابُ:مف :اَلْعَقِبُ: ایڑی ۔فی القرآن المجید: اَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُم. (۳/۱۴۴) ہر چیز کا آخر۔ بیٹا، اولاد۔ پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: دَمِيَ الجرحُ (س) دَمًى: زخم سے خون نکلنا اور نہ بہنا۔ كُلُومٌ: وكِلَامٌ. مف: اَلْكَلْمُ: زخم، زخم کاری۔ يقطر: قَطَرَ الماءُ والدَّمعُ وغيرُهما(ن) قَطْرًا: قطرے ٹپکنا۔

③ ...... نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِجَالٍ اَعِزَّةٍ	عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْا اَعَقَّ وَاَظْلَمَا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبورا جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم وزیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا ہے۔حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ و سلم نے غزوہ بدر میں بطور تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نفلق:فَلَّقَ الشيءَ: خوب پھاڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔فَلَقَ الشيءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا۔دو ٹکڑے کرنا۔فی القرآن المجید:إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى. (۶/۹۵) هامٌ: مف :اَلْهَامَةُ: سر۔سر کا بالائی یا درمیانی حصہ، کھوپڑی۔لوگوں کی جماعت۔ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔اُلو۔زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر "اسقونی اسقونی" کہتا ہے حتی کہ مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اسے الصدیٰ بھی کہتے ہیں۔اَعِزَّةٌ:مف :عَزِيزٌ: اللہ تعالی کے اسماءِ حسنی میں سے ایک۔غالب وطاقت ور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔طاقتور۔کمیاب۔سخت۔معزز۔محبوب و پیارا۔مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فلانٌ(ض) عِزًّا: طاقتور ہونا۔صاحبِ عزت ہونا۔فلانٌ على فلان: کسی سے برتر ہونا۔الشيءُ: کمیاب ہونا۔الامرُ عليه:شاق ومشکل ہونا، گراں گزرنا۔عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ. (۹/۱۲۸) محبوب وپسندیدہ ہونا۔ھو عزیز. اَعَقُّ :اسم تفضیل۔اور جمع کا وزن بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔مف :عَقٌّ وعَاقٌّ. عَقَّ (ن) عَقًّا الثوبَ: کپڑا پھاڑنا۔ عُقُوقًا الولدُ والدَهٗ: والد کی نافرمانی کرنا، شفقت نہ کرنا، استخفاف کرنا۔

Marfat.com

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ (الوافر)

بِكُرْهِ سَرَاتِنَا يَا آلَ عَمْرٍو	نُغَادِيْكُم بِمُرْهَفَةٍ صِقَالِ

❶

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "سراۃ" سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کر دیا۔

حل لغات:

کرہ :الكُرْهُ: جسمانی یا خارجی مشقت، سختی، تکلیف۔ في القرآن المجيد: وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً. (۱۵/۴۶) كُرْهًا: جبرا، مجبورا، بادل نخواستہ۔ سراة۔ سراةُ: سراةُ كل شيءٍ: ہر چیز کا اعلی اور بالائی حصہ۔ درمیانی حصہ۔ بڑا حصہ۔ یہاں مراد سردار ہے۔ نغادي: غادى مُغاداةُ الرجلَ: کسی پاس صبح سویرے آنا۔ مرهفة: مفع: أَرْهَفَ السَيفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔ سَيفٌ مُرْهَفٌ: تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

❷

نُعَدِّيْهِنَّ يَومَ الرَّوْعِ عَنْكم	وإِنْ كَانَتْ مُثَلَّمَةَ النِّصَالِ

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندانے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثَلَّمَةٌ: مفع: المُثَلَّمُ: رخنا پڑا ہوا، عیب دار، شکستہ، کند کیا ہوا۔ النصال: مف: النَّصْلُ: نیزے، تیر، تیز چھری کا لوہے کا پھلکا، چرخے سے کاتا ہوا سوت۔ سر اور گردن کے درمیان کا جوڑ۔ جو دونوں جبڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

❸

لَهَا لَوْنٌ مِنَ الْهَامَاتِ كَابٍ	وإِنْ كَانَتْ تُحَادَثُ بِالصِّقَالِ

Marfat.com

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْنٌ : رنگ۔نوع،قسم۔ج:اَلْوَان.فی القرآن المجید:قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا (۲/۶۹) کاب: کبا الحَیْوَانُ(ن) کبْوًا: منہ کے بل گرنا۔الرجلُ:ٹھوکر کھانا۔لونُ الصبح وَالشمسِ: روشنی کم ہونا۔رنگ پھیکا ہونا۔الکابِ:سطح زمین پر نہ ٹھہرنے والی مٹی۔بجھا ہوا کوئلہ۔لونٌ کابٍ: ہلکا رنگ۔(مفاعلہ) تحادث:حادثَہُ:بات چیت کرنا،مکالمہ کرنا،السَّیفَ ونحوہُ:نیا کرنا۔صاف کرنا۔

4 ...... | ونَبْکِیْ حینَ نَقْتُلُکُمْ عَلَیکم | ونَقْتُلُکُمْ کَأَنَّا لا نُبَالِیْ

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کر لیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کر دیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نُبَالِیْ:(مفاعلة)بالی فلانٌ : توجہ دینا۔

وقال القَتَّالُ الْکِلابِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضرحی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی ''زیاد'' کی عدم موجودگی میں باتیں کر رہا تھا جب ''زیاد'' نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کر دوں گا، زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا، قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جارہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کف افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①...... نَشَدْتُ زِيَادًا وَالْمَقَامَةُ بَيْنَنَا	وَذَكَّرْتُهُ أَرْحَامَ سِعْرٍ وَهَيْثَمِ

ترجمہ:

میں نے اہل محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سعر وہیثم کی رشتہ داریاں یاد دلائیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں ،اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت :نَشَدَ فلانٌ(ن) نَشْدًا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔فلانًا: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا،سوال کرنا۔فلانًا بکذا: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔فلانًا اللہ وبہ: کسی کو خدا کی قسم دینا۔اللہ کا واسطہ دینا۔المُقامَۃُ: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ذکرت: ذَکَّرَہُ بہٖ: یاد دلانا۔فی القرآن المجید: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ . (۵/۱۴) القومَ: وعظ ونصیحت کرنا۔ اَرْحام: مف: الرَّحِمُ والرِّحْمُ (مؤنث) بچہ دانی۔هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ . (۳/۶) رشتہ داری۔ذوالرحم۔قرابت والا، رشتہ دار۔

②...... فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ	أَمَلْتُ لَهُ كَفِّيْ بِلَدْنٍ مُقَوَّمِ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

مُنْتَهٍ :فا۔اِنْتَهَى الشيءُ: مکمل ہونا،ختم ہونا۔الشيءُ اليه: کسی کے پاس پہنچنا۔عن الشيءِ: رکنا، باز آنا۔نافرمانی چھوڑنا۔فی القرآن المجید: قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ. (۸/۳۸) لدن :لَدُنَ الشيءُ(ن) لَدَانَةً: نرم ہونا۔لچکدار ہونا۔هو لَدْنٌ. ج: لُدْنٌ ولِدَانٌ. مُقَوَّم: مفع. قَوَّمَ الشيءَ: سیدھا کرنا۔

Marfat.com

نَدِمْتُ عَلَيْهِ اَیَّ سَاعَةِ مَنْدَمِ	③ ولَمَّا رَأَيْتُ أنّنِیْ قد قَتَلْتُهُ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

نَدِمتُ: نَدِمَ(س) نَدَماً: و نَدَامَةً کے پرنادم و پشیمان ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَسَرُّواْ النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُاْ الْعَذَابَ (۱۰/۵۴) مندم: مصدر میمی۔ ندامت، پشیمانی۔

وقال قَيْسُ بْنُ زُهَيرِ بْنِ جَذِيْمَةَ الْعَبْسِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

قیس بن زہیر یہ بنو عبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غبراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور بیس اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہو گیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدف کے قریب بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غبراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غبراء گھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو عمیر بن نضلة نے اسے تھپڑ مار الہذا وہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے غبراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل و غارت گری تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت و یاس کا انظہار کر رہا ہے۔

وَسَيْفِیْ مِنْ حُذَيْفَةَ قد شَفَانِیْ	❶ شَفَيْتُ النَّفْسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ

ترجمہ:

میں نے اپنی جان کو حمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے حذیفہ سے شفاء دی۔

حل لغات:

شَفَيْتُ: شفى الله العليل (ض) شفاءً: بیماری سے اچھا کرنا۔ شفا دینا۔ فی القرآن المجید: وَشِفَاء

Marfat.com

لَمَا فِيْ الصُّدُوْرِ .(۱۰/۵۷)

❷ ......

فَـإِنْ اَکُ قـد بَـرَدْتُ بِهِـمْ غَـلِيْلِـى	فـلـم اُقْـطَـعْ بهـم إلا بَـنَـانِـىْ

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کرکے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کرکے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَـرَدْتُ :بـرد:(ن)بَرْدًا : ٹھنڈا ہونا۔فـی الـقـرآن الـمـجـيـد:لاَيَـذُوقُـونَ فِيُـهَـا بَـرْداً وَّلا شَرَاباً ۔ (۲۴/۷۸) ست پڑ جانا۔مرجانا۔کام کا آسان ہوجانا۔تلوار کا اچٹ جانا۔ٹھنڈا کرنا۔پانی سے تر کرنا، برف ملانا۔لو ہے وغیرہ کوریتی سے گھسنا۔ٹھنڈا سرمہ لگانا۔غـلـيـل :مـص . غل ّ(ض) غلِيلاً صدرهٗ: کینہ والا ہونا۔وَنَـزَعْـنَـا مَا فِىْ صُدُوْرِهِـم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ۔(۱۵/۴۷) دھوکہ فریب والا ہونا۔الغَلِيل: سخت پیاسا، سخت پیاس۔کینہ۔سوزش، محبت یا سوزش غم۔البَنَان: انگلیوں کے پورے۔

وقال الْحارِثُ بْنُ وَعْلَةَ الذُّهْلِيُّ (الکامل)

شاعر کانام:

حارث بن وعلۃ ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ ......

قَـوْمِـىْ هُـمُ قَـتَـلُـوْا اُمَيْـمَ اَخِـىْ	فَـاِذَا رَمَيْـتُ يُـصِـيْـبُـنِـىْ سَـهْـمِـىْ

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم : یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

❷ ......

فَـلَـئِـنْ عَـفَـوْتُ لَاَ عْـفُـوَنْ جَـلَـلًا	وَلَـئِـنْ سَـطَـوْتُ لَاُوْهِـنَـنْ عَـظْـمِـىْ

ترجمہ:

اگر معاف کردوں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

Marfat.com

حل لغات:

جَــلَــلٌ : عظیم، بڑا۔ معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ حدیث عباس میں ہے قــال یــوم بــدرٍ الــقتلیٰ جَلَلٌ ماعَدَامُحمَدًا (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) جلل بمعنی معمولی ہے۔ سطوت: سَطَا(ن) سَطْوًابه وعلیہ: کسی پر حملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا۔ لَاُوْهِنَنَّ : اوهَنَ: آدھی رات میں داخل ہونا۔ فلانا: کمزور کرنا۔

③ لا تَــأمَــنَــنْ قــومًــا ظَــلَــمْتَهُــمْ	وبَــدَأتَهــم بِــالشَّتْــمِ وَالــرَّغْــمِ

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لاتَــامَنَنَّ: اَمِنَ(س) اَمْنًا: مطمئن ہونا۔ فی القرآن المجید: وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ (۸۳/۴) اَلشَّتْمِ: مص. شَتَمَهُ (ض،ن) شَتْمًا : گالی دینا۔ اَلرَّغْمِ: مص۔ رَغَمَ(ف) رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر وذلیل ہونا۔ رَغِمَ اَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔ فی الحدیث: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدرداءِ. الرُّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

④ اَنْ يَــأْبُــرُوْا نَــخْلًالِــغَيْــرِهِــمْ	وَالشَّــيْءُ تَــحْــقِــرُهُ وقــد يَــنْــمِــي

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم وزیادتی کر کے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔ کــمــا تــديــن تــدانُ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کمزور دیکھ کر لڑو مت موٹا دیکھ کر ڈرو مت۔

حل لغات:

يَــا بَرُوا: اَبَــرَ الــنَّــخــلَ(ن،ض) اَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔ الــزرعَ: درست کرنا۔ نَخلًا: کھجور کا درخت۔ وَالشَّــيْءُ: بیروت کے نسخے میں "والامرُ" ہے۔ تَــحْقِرُ: حَــقَــرَالشیءَ(ض) حَــقْرًا: ذلیل وحقیر سمجھنا۔ ذلیل کرنا۔ هــو مَــحْــقُــوْرٌ: حَقُرَ(ک) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔ هــو حَقِيْرٌ. يــمْنی: نَــمَى الحَدِيثُ(ض) نَماءً: پھیلنا، عام ہونا۔ نَمَى الشيءُ(ن) نَمَاءً: بڑھنا۔ کثیر ہونا۔

Marfat.com

5 ...... | وزَعَمْتُمْ اَنْ لَّاحُلُوْمَ لَنَا | اِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْم |

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاٹھی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اِنَّ الْعَصا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْم. یہ عربی کا مشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہوگئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کر رہا ہوں تو لاٹھی بجانا اس سے میں سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صدہا سال کے مشاہدات و تجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشیءَ (ف) قَرْعًا: چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ لہ العصا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

6 ...... | وَوَطِئْتَنَا وَطْأً عَلٰی حَنَق | وَطْأَ الْمُقَيَّدِ نَابِتَ الْهَرِم |

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روند ڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ تر گھاس کو روندتا ہے۔

حل لغات:

وَطِئْتَنَا: وَطِئَ الشیءَ (س) وَطْئًا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْءً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً. (٦/٧٣) وَطِئْنا العَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کر دی۔ حَنَقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الحَنِق: غضب ناک۔ کینہ ور۔ اَلْمُقَيَّدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ مویشی باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مَقَايِيد. یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور "اَلْمُقَيَّدُ" کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نابت: نئی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتَ الزرعُ (ن) نَبَاتًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارض: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الهرم: مف: هَرِمَةٌ: نمکین و ترش گھاس۔ الهَرَمُ: فرعون مصر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلند و بالا عمارت جس کی کرسی کشادہ و چہار گوشہ اور دیواریں مثلث

Marfat.com

نما ہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: اَهْرَامٌ.

وَلَوْ كُنْتَ تَسْتَبْقِيْ مِنَ اللَّحْمِ	وَتَرَكْتَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ 7

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: الْوَضَمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دسترخوان یا کھانے کی میز۔ ج: اَوْضَامٌ و اَوْضِمَةٌ. تَرَكَهُم لحمًا علی وضمٍ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور کچل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وقال اَعْرَابِیٌّ

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

اِحْدٰى يَدَىَّ اَصَابَتْنِىْ وَلَمْ تُرِدْ	اَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَاْسَاءً وَتَعْزِيَةً 1

ترجمہ:

میں خود کو تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

Marfat.com

اپنا غلام بنالے گا۔ اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کو اپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَأَسَّاءَ: مص (تفعیل) اَسَّی بینهما: صلح کرانا۔ فلانا بمُصيبَتِه: تسلی دینا، دلاسہ دینا۔ تعزِيَةً (تفعیل) عَزَّاهُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔ التَّعْزِيَةُ: دلاسہ، تسلی۔ ج: تَعَازِي. خطابُ التَّعْزِيَةِ: تعزیت نامہ۔

2 ...... كِلاهُما خَلَفٌ عَنْ فَقْدِ صاحِبِهِ	هذا اَخِيْ حِيْنَ اَدْعُوْهُ وذا وَلَدِيْ

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہوگیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔ انتقام جان لوٹتا ہے اور عفو و درگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات:

خلف: مص (ن) فلانا خَلْفاً و خِلافَةً: جانشین ہونا۔ قائم مقام ہونا۔ خلیفہ ہونا۔ فی القرآن المجید: فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (۵۹/۱۹)
فَقْد: مص. فَقَدَ الشيءَ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہو جانا۔ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ. (۷۲/۱۲) فَقَدَ الصديقَ وفَقَدتِ المرءةُ زَوجَها: دوست یا خاوند سے محروم ہو جانا، ہاتھ دھو بیٹھنا۔

وقال اِياسُ بْنُ قَبِيْصَةَ الطَّائِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصہ طائی (متوفی ۴ق، ھ/۶۱۸ء) یہ بنو طی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... مَا وَلَدَتْنِيْ حَاصِنٌ رَبْعِيَّةٌ	لَئِنْ اَنَا مَالأْتُ الْهَوٰى لِاِتِّبَاعِهَا

ترجمہ:

قبیلہ ربعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہو اگر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

خَـاصِـنٌ: الْـحَـاصِـنُ والْـحَـاصِـنَةُ: پاک دامن عورت۔شادی شدہ عورت۔فـي الـقـرآن المجید: وَالْـمُـحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .(۲۴/۴) رُبَعِيَةٌ: ربیعہ بن نذار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔مَالَأْتُ: ما لأَهُ على الامرِ مُمَا لَأَةً: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا،تعاون کرنا۔

2 ...... | اَلَـمْ تَـرَ اَنَّ الْاَرْضَ رَحْـبٌ فَسِيحَةٌ | فَهَـلْ تُـعْـجِـزَنِّـي بُـقْـعَـةٌ مِـنْ بِـقَـاعِـهَـا |

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع وعریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کر سکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ: الرَّحْبُ: کشادہ۔مَكَانٌ رَحْبٌ: کشادہ جگہ۔رَحِبَ الْمَكَانُ (س) رَحَبًا: جگہ کا کشادہ ہونا۔رَحُبَ (ک) رُحْبًا: کشادہ اور فراخ ہونا۔فـي الـقـرآن المجيد: وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .(۹/۲۵) فَسِيحَةٌ: فَسِيحَةٌ: فَسُحَ الْمَكَانُ (ک) فَسَاحَةً: کشادہ ہونا۔هُوَ فَسِيحٌ. تُعْجِزُنَّ: أَعْجَزَ فلانٌ: آگے نکل کر ہاتھ نہ آنا، پکڑا نہ جانا۔الشيءُ فلانٌ: کسی چیز کا کسی کے بس میں نہ آنا۔عاجز کر دینا۔بُقْعَةٌ: زمین کا ٹکڑا۔فی القرآن المجید: فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ.(۲۸/۳۰) دھبہ،داغ۔ج: بُقَعٌ وبِقَاعٌ.

3 ...... | وَمَبْثُوثَةٍ بَثَّ الدَّبَى مُسْبَطِرَّةٍ | رَدَدْتُّ عَلَى بِطَاءِ هَامِنْ سِرَاعِهَا |

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے سست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جا ملا۔

حل لغات :

مبثوثة: مفع.بَثَّ شيءَ (ن) بَثًّا: پھیلانا، منتشر کرنا۔فی القرآن المجید: وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ.(۸۸/۱۶) الدبی: چھوٹی ٹڈی۔جوڑنے پر قادر نہ ہو۔شہد کی مکھی،جاء وک الدَّبى: وہ بڑی تعداد میں آئے۔بِطَاءٌ: مف: بَطِيءٌ: سست،سست رفتار،کام میں دیر کرنے والا۔بَطُؤَ (ک) بُطْأً: سستی کرنا۔سِرَاعٌ: مف:

Marfat.com

سَرِيعٌ: السريعُ: تیز رو، تیز رفتار۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً. (۴۴/۵۰) مسواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

لِأَعْلَمَ مَنْ جَبَانُها مِنْ شُجاعِها	4 ...... وَأَقْدَمْتُ وَالْخَطِّيُّ يَخْطُرُ بَيْنَنا

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کر رہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کر رہے تھے تا کہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات:

جَبَان: صفت۔ بزدل۔ ھو جبانُ الوَجہ: شرمیلا۔ ج: جُبَنَاءُ. شُجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجْعَانٌ:

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکاب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

نَفِيسٌ لا تُعارُ ولا تُباعُ	1 ...... أَبَيْتَ اللَّعْنَ إِنَّ سَكابَ عِلْقٌ

ترجمہ:

لعنت تجھ سے دور ہو بے شک سکاب گھوڑی ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز ہے جو عاریتاً دی جاسکتی ہے نہ بیچی جاسکتی ہے۔

حل لغات:

اللَّعْنُ: وَاللَّعْنَةُ: لعنت۔ عذاب۔ فی القرآن المجید: رَبَّنا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيراً. (۳۳/۶۸) ج: لَعَنَاتٌ ولِعَانٌ. أَبَيْتَ اللعنَ: زمانۂ جاہلیت میں باشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

Marfat.com

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔ سَکَابِ: بنی بر کسر، گھوڑی کا نام ہے۔ اَلْعِلْقُ: ہر دل پسند نفیس چیز۔ ج: اَعْلاقٌ وعُلوقٌ. تھیلا۔ العَلْق: چمڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا۔ نفیس اور قیمتی چیز۔ تھیلا۔ ج: اَعْلاقٌ۔

❷ ...... | مُفَدَّاةٌ مُكَرَّمَةٌ عَلَيْنَا | يُجَاعُ لَهَا الْعِيَالُ وَلَا تُجَاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

(اس پر) ہماری جان قربان ہو ہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جا سکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جا سکتا۔

حل لغات:

مُفَدَّاةٌ: مفع. فَدَّاهُ بنفسِه: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔ مُكَرَّمَةٌ: مفع. قابل تعظیم۔

❸ ...... | سَلِيْلَةُ سَابِقَيْنِ تَنَاجَلَاهَا | إِذَا نُسِبَا يَضُمُّهُمَا الْكُرَاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

دو سبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کراع نامی سانڈھ انہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات:

سَلِيْلَةٌ: مؤنث: السَلِيلُ بمعنی المَسْلُول. نکالی ہوئی چیز۔ نومولود بچہ۔ خالص شراب۔ وادی کا آبی راستہ۔ تَنَاجَلا: تَنَاجَلَ القومُ: نسل کو فروغ دینا۔ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ نُسِبَا: نَسَبَ (ن، ض) نَسَبًا الرجلَ: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا. (۲۵/۵۴) ہٗ الی فلانٍ: منسوب کرنا۔ اَلْكُرَاعُ: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر چیز کا کنارہ۔ یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

❹ ...... | فَلَا تَطْمَعْ اَبَيْتَ اللَّعْنَ فِيْهَا | وَمَنْعُكَهَا بِشَيْءٍ يُسْتَطَاعُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو لعنت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھ تجھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

وقالتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيِّءٍ (الطويل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

Marfat.com

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جو بنوطی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کرلیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ...... دَعادَعْوَةَ يَوْمَ الشَّرٰى يَاٰلَ مالِكٍ	وَمَنْ لَّايُجَبْ عِنْدَ الْحَفِيْظَةِ يُكْلَمِ

ترجمہ:

شری کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کردیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہوگیا۔

حل لغات:

یـاٰل مـالک: لام میں دو احتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ''آل'' تھا پھر تخفیفا الف کو حذف کردیا گیا۔اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شری کے دن اس نے ال مالک کو پکارا۔

❷ ...... فَيـا ضَيْعَةَ الْفِتْيَـانِ اِذْ يَعْتَلُوْنَهٗ	بِبَطْنِ الشَّرٰى مِثْلَ الْفَنِيْقِ الْمُسَدَّمِ

ترجمہ:

اے لوگو! نوجوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامن شری میں طاقتور سانڈھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جارہے تھے۔

حل لغات:

يَعْتَلُونَ: عَتَلَهٗ (ض) عَتْلاً: بہت زور سے کھینچنا،سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔فی القرآن المجید: خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ. (۴۴/۴۷) الفَنِيق: من الابل: نر اونٹ،سانڈھ۔ج: فُنُقٌ. المُسَدَّم: طاقتور سانڈھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چر پھر کر موٹا ہو جائے۔

Marfat.com

③ ...... | أَمَا فِيْ بَنِيْ حِصْنٍ مِنِ ابْنِ كَرِيْهَةٍ | مِنَ الْقَوْمِ طَلَّابِ التِّرَاتِ غَشَمْشَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا قوم بنوحصن میں کوئی جنگجو نہیں! جو انتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات:

طَلّاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ التّرات: الوِتْرُ: یکتا، اکیلا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام۔ فرد واحد۔ طاق عدد۔ عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔ شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ غَشَمْشَمْ: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

④ ...... | فَيَقْتُلَ جَبْرًا بِامْرِءٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ | بَوَاءً وَلٰكِنْ لَاتَكَايُلَ بِالدَّمِ |
|---|---|

ترجمہ:

جو جبراً قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔
''جَبْرًا'' مرزوقی نے لکھا ہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جو جبر کو قتل کرے۔

حل لغات:

''جَبْرًا'' بیروت کے نسخہ میں ''حُرًّا'' ہے۔ بَوَاءٌ: برابر، ہم پلہ۔ فلانٌ بَوَاءُ فلانٍ: قصاص میں برابر ہونا۔ تَكَايُلَ: تَكَايَلَ الرجلانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ فَقْعَسٍ (الطويل)

شاعر کا نام:

مرہ بن عداء فقعسی ہے۔ (کذا قیل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو دشمنوں نے قید کر لیا تھا اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقعہ پر یہ اشعار کہے۔

① ...... | رَأَيْتُ مَوَالِيَ الْأُلٰى يَخْذُلُوْنَنِيْ | عَلٰى حَدَثَانِ الدَّهْرِ إِذْ يَتَقَلَّبُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں چچا کے بیٹوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادث زمانہ پر کوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

Marfat.com

حل لغات :

مَوَالِي:مف:مَوْلٰی: پرورش کرنے والا۔مالک۔کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دھندہ۔مخلص دوست۔ساتھی۔معاہدہ۔مہمان۔پڑوسی۔شریک۔داماد۔باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔احسان کرنے والا،انعام دینے والا۔انعام یافتہ،احسان کیاہوا۔آزاد کیاہوا۔آزاد کرنے والا۔غلام۔تابع،فرمانبردار۔یَخذلون: خَذلَ (ن) خَذلاً: جداہونا،بچھڑنا۔فلانا وعنه: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا،دستبردار ہونا،دست کش ہونا،بے یارومددگار چھوڑ دینا۔فی القرآن المجید: وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ. (۳/۱۶۰) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا. (۲۵/۲۹) فی الحدیث: المؤمنُ اخو المؤمنِ لايَخذُلُهُ. بے نقاب کرنا،بھرم کھولنا،بھانڈا پھوڑنا۔یَتقلّبُ:تقلَّبَ الشیءُ: پلٹنا،متغیر ہونا۔

إذا الخَصمُ اَبزٰى مَائِلُ الرَّأسِ اَنكَب	فَهَلّا اَعَدُّوني لِمِثلِي تَفَاقَدُوا ……❷

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں!انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَفَاقَدوا:تَفَاقَدَ القومُ: ایک دوسرے کو کھونا۔یہاں بددعا دے رہا ہے۔الخَصمُ:مقابل،مخالف،حریف،فریق،جھگڑالو(تثنیہ،جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ. (۳۸/۲۱)اَبزیٰ: صفت بَزِیَ(س)بَزاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ھو اَبزیٰ۔یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔اَنکَبُ: جھکے ہوئے کندھے والا۔بے کمان آدمی۔ج :نُکُبٌ.

وَفِي الأرضِ مَبثُوثٌ شُجاعٌ وَعَقرَب	وَهَلّا اَعَدُّوني لِمِثلِي تَفَاقَدُوا ……❸

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں!انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہوجائیں

Marfat.com

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہوکر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: **شُجْعَانٌ**. **عَقْرَب**: بچھو۔ ج: **عَقَارِب**. عربی مقولہ ہے: اَلاَقَارِب کَالعَقَارِب. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

④ ...... فَلا تَـاْخُـذُوْا عَـقْلًا مِنَ الْقومِ اِنَّنِیْ	اَرَی الْعَـارَ یَبْقٰـی وَالْمَعَـاقِلُ تَذْهَبُ

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہوجاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: **اَعْیَارٌ**. **اَلْمَعَاقِل**: مف: **اَلْمَعْقُلَةُ**: دیت، خون بہا۔ **عقلَ القَتِیلَ**: مقتول کی دیت دینا۔ **عن فلانٍ**: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ **لہٗ دَمَ فلانٍ**: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

⑤ ...... کَـاَنَّکَ لَـم تَسْبَـقْ مِـنَ الدهرِ لَیْلَةٌ	اِذَااَنْـتَ اَدْرَکْـتَ الَّـذِیْ کـنـتَ تطلُبُ

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کر لے۔

وقال آخر (الطويل)

① ...... لٰـکِـنْ اَبٰـی قَـومٌ اُصِیْبَ اخوهـم	رِضَـا الـعـارِ فَـاخْـتَارُوْاعَلَی اللَّبَنِ الدَّمَا

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر

Marfat.com

پر ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رِضَـا: خوشی، مرضی، رضامندی۔قناعت۔خوش۔رضامند۔رِضَـا: مص (س) مان لینا، قبول کرنا، پسند کرنا۔ فی القرآن المجید: وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا. (۵/۳) اختاروا: اختارهُ. پسند کرنا، منتخب کرنا، چننا۔ الشيءَ على غيره: ترجیح دینا۔ اَللَّبَن: دودھ (انسان و جانور کا) یہ اسم جنس جمع ہے، تھوڑے یا ایک نوع یا ایک وقت کے دودھ کو لَبَنَۃٌ کہتے ہیں۔ یہاں مراد اونٹ اور اونٹنیاں ہیں۔ فی الحدیث: دَرَّتْ لَبَنَةُ القَاسِمِ. قاسم کے بیٹے کا دودھ بڑھ گیا۔ ج: اَلْبانٌ. اَللَّبِنُ: مٹی کی کچی اینٹیں۔

❷ ...... | فَـلَـو اَنَّ حَيًّـا يَقْبَلُ الـمَـالَ فِـدْيَةً | لَسُقْـنَـا لَهُم سَيْلًا مِـنَ الـمَـالِ مُفْعَمَـا |

ترجمہ:

اگر کوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہادیتے۔

حل لغات :

مُفْعَمٌ: بھرا ہوا، لبریز۔

وقالتْ كَبْشَةُ أُخْتُ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ (الطويل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کا نام: کبشہ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمشیرہ ہیں اور شاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنوزبید کے سردار تھے ایک دن بنو مازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو مخزوم مازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنوزبید کی عورت کی تشبیب تھی، عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے طمانچہ رسید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنو مازن نے عبداللہ کو قتل کر دیا، پھر بنو مازن عمرو کے پاس آئے اور معذرت کرتے ہوئے کہا، نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کر دیا ہے ہم آپ سے رحم کی اپیل کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں، عمرو نے دیت قبول کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم ہوا تو عمرو کو قصاص پر برانگیختہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

Marfat.com

❶ اَرْسَلَ عَبْدُاللهِ اِذْحَانَ يَوْمُهُ | اِلٰى قَوْمِهٖ لَا تَعْقِلُوالَهُمْ دَمِى

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات :

حان: حانَ الاَمرُ (ض) حَيْنًا: کسی کا وقت آ جانا۔

❷ وَلَاتَاْخُذُوامِنْهُمْ اِفَالًا وَاَبْكُرًا | وَاُتْرَكَ فِي بَيْتٍ بِصَعْدَةَمُظْلِمِ

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام صعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہو جاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہو جاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔(شرح مرزوقی ج ا ص۱۵۹ بیروت)

حل لغات :

اِفَال: مف: اَلافِيل: اونٹ کا بچہ۔ اَبْكُر: مف: اَلبَكْرُ: جوان اونٹ۔ بيت: سے یہاں قبر مراد ہے صعدة: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

❸ وَدَعْ عَنْكَ عَمْرًوااِنَّ عَمْرًوا مُسَالِمٌ | وَهَلْ بَطْنُ عَمْرٍوغَيْرُ شِبْرٍ لِمَطْعَمِ

ترجمہ:

عمرو کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟۔

حل لغات :

مُسَالِمٌ: فا: سالمه: مصالحت کرنا۔ شِبْر: بالشت۔ ج: اَشْبَارٌ. مَطْعَم: طعام. اَلْمُطْعَمُ: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ اَلْمِطْعَمُ: بہت کھانے والا۔

❹ فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْاوَاتَّدَيْتُمْ | فَمَشُوابِآذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ

Marfat.com

ترجمہ:

اگر تم نے انتقام نہ لیا اور دیت لے لی پھر تو کان کٹے شتر مرغ کے کان لے کر چلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کا انتقام نہ لو بلکہ مال لے کر کھا جاؤ تو ذلیل ورسوا ہو کر چلو۔

حل لغات:

اِتَّدَیْتُمْ: (افتعال) اِتَّدَی وَلِیُّ الْقَتِیْلِ: مقتول کے ولی کا خون بہا لیکر قاتل کو چھوڑ دینا۔ (حروف اصلیہ :و،د،ی) آذان: اَلْاُذْنُ والاُذُنُ: کان۔ فی القرآن المجید: وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ. (۵/۴۵) اَلنَّعَام :مف:اَلنَّعَامَۃُ: شتر مرغ (مذکر و مؤنث) جنگل راہ نما نشان۔ کنویں یا پہاڑ پر بنا ہوا سائبان ۔ دیوار کا بڑھا ہوا پتھر ۔دماغ کی جھلی۔ اَلْمُصَلَّم:فا: صَلَمَہُ: بالکل کاٹنا۔ بالکل جڑ سے کاٹنا۔

إِذَا ارْتَمَلَتْ أَعْقَابُهُنَّ مِنَ الدَّمِ	5 ...... وَلَا تَرِدُوْا إِلَّا فُضُوْلَ نِسَائِكُمْ

ترجمہ:

(الف) اور تم حوض پر عورتوں کے پانی استعمال کر لینے کے بعد ہی آنا جب انکی ایڑیاں خون سے لت پت ہوں۔

(ب) اور تم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آنا جب ان کی ایڑیاں خون آلود ہوں۔

مطلب:

(الف) عرب سفر میں جب کسی حوض یا چشمہ پر پہنچتے تو پہلے مرد حضرات اس کا پانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مرد فارغ ہو جاتے تو بعد میں عورتیں غسل کرتیں اور کپڑے دھوتیں اور عورت کا استعمال شدہ پانی مرد کے لئے انتہائی معیوب سمجھا جاتا، ایڑیوں کے خون سے لت پت ہونے کو غیرت دلانے کیلئے ذکر کیا ہے، شاعرہ کا مقصد یہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصر ہو تو پھر تمہیں عورت پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ۔ مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اور مطلب کیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۱۶۰)

(ب) عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کو بھی معیوب سمجھتے تھے اور جو شخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتا وہ ذلیل وحقیر شمار کیا جاتا، شاعرہ کہتی ہے اگر تم قصاص چھوڑ دو گے تو تم بھی ذلیل و رذیل شمار کئے جاؤ گے۔

حل لغات :

تردُوا: وَرَدَ(ض)وُرُودًا: آنا۔ انفهٗ: ناک کا لمبا ہونا۔ فلان علی المكانِ والمكانَ: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔ الماءَ: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنۡتَرَةُ بۡنُ الۡاَخۡرَسِ الۡمَعنی مِنۡ طَيِّ (الوافر)

شاعر کا نام:

عنترہ بن اخرس معنی ان کا تعلق بنوطی سے ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشھب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، شاعر انہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

1	اَطِلۡ حَمۡلَ الشَّنَاءَةِ لِیۡ وَبُغۡضِیۡ	وَعِشۡ مَاشِئۡتَ فَانۡظُرۡ مَنۡ تَضِیۡرُ

ترجمہ:

میرے بغض وحسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے۔

حل لغات :

اَطِلۡ: (افعال) اَطَالَ الشیءَ وفیه: لمبا کرنا۔ علیہ: مہربانی کرنا۔ اَلشَّنَاءَۃُ: عداوت ودشمنی۔ تَضِیۡرُ: ضارہٗ کذا (ض) ضَیۡرًا: نقصان پہنچانا، تکلیف دینا۔

2	فَمَا بِیَدَیۡکَ نَفۡعٌ اَرۡتَجِیۡهِ	وَغَیۡرُ صُدُوۡدِکَ الۡخَطۡبُ الۡکَبِیۡرُ

ترجمہ:

تیرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر طنز کر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

حل لغات :

نَفۡعٌ: نفع، ذریعہ کامیابی۔ اَرۡتَجِی: اِرۡتِجَاءٌ: امید رکھنا، توقع رکھنا، امید قائم رکھنا، ڈرنا۔ صُدُوۡدٌ: مص. صَدَّ عنهُ (ن) صُدُوۡدًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔

Marfat.com

3 ...... اَلَمْ تَرَ اَنَّ شِعْرِیْ سَارَ عَنِّیْ | وَشِعْرُکَ حَوْلَ بَیْتِکَ مَا یَسِیْرُ

ترجمہ:

کیا تونہیں دیکھتا کہ میرے شعر مشہور ہوگئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے اردگرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات:

بَیْتٌ: رہائش گاہ، گھر۔ گھر کا فرش۔ کعبہ۔ قبر۔

4 ...... اِذَا اَبْصَرْتَنِیْ اَعْرَضْتَ عَنِّیْ | کَاَنَّ الشَّمْسَ مِنْ قِبَلِیْ تَدُوْرُ

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہو رہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت و دشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات:

قِبَلٌ: طاقت، دسترس۔ فی القرآن المجید: بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا. (۲۷/۳۳) جہت، کونہ، گوشہ۔ نزد۔ قریب۔

وَقالَ الْاَحْوَصُ بْنُ محمدِ بنِ عاصمٍ الانصاریُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عاصم ہے (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء) "احوص" چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہوگئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، احوص ولید کے امرد غلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا (کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبور تھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہوکر اسے ڈانٹنے لگا، احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوا نہ کردے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہو چکا ہے۔ تو

Marfat.com

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیر المؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔ غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید، شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوص کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوص کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابوبکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | إِنِّي عَلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ مُحَسَّدٌ | أَنْمِي عَلَى الْبُغْضَاءِ وَالشَّنَآنِ |

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض وحسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حل لغات:

مُحَسَّدٌ: مفع: (ن، ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنی ہے)

حسد کی تعریف:

اَلْحَسَدُ: تَمَنّى زَوَالِ نِعمةِ الْمَحْسُودِ إِلَى الحاسِدِ: یعنی یہ تمنی کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھن کر مجھے مل جائے۔ (التعریفات ص ٦٢ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. (۵/۱۱۳)

فی الحدیث: ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباد الله اخوانا: ایک دوسرے سے حسد رکھو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اَلْبَغْضَاءُ: سخت دشمنی۔ الشَّنَآنُ: دشمنی کرنے والا بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

2 ...... | مَا تَعْتَرِينِي مِنْ خُطُوبٍ مُلِمَّةٍ | إِلَّا تُشَرِّفُنِي وَتُعْظِمُ شَانِي |

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتیں ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حل لغات:

تعترى: اعتراه الشيءُ: پیش آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ تشرف: شَرَّفَ فلانًا: عزت بخشنا، حیثیت بلند کرنا، اعزاز عطا کرنا، باعزت بنانا۔ تُعَظِّمُ: عَظَّمَهٗ: بڑا بنانا، شاندار بنانا، بڑا یا شاندار سمجھنا، بڑھانا، بڑا درجہ دینا، تعظیم

Marfat.com

واحترام کرنا۔ "تُعْظِمُ" بیروت کے نسخہ میں " ترفع " ہے۔شَان: حالت وکیفیت۔فی القرآن المجید: وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ . (۱۰/۶۱) حیثیت ومرتبہ،عزت۔اہم معاملہ۔لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ . (۸۰/۳۷) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ . (۲۴/۶۲) تعلق۔اہمیت۔کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نبات اگے۔

3 ...... | فَـإِذَا تَـزُوْلُ تَـزُوْلُ عَـنْ مُّتَخَـمِّطٍ | تُـخْشَـى بَـوَادِرُهُ لَـدَى الْأَقْـرَانِ |

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہمسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّط: مفع: تَخَمَّطَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔سخت غضب ناک ہونا، بھڑکنا۔غالب آنا۔بَوَادِر: مف: البَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات،غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یالغزشِ کلام۔ظاہر شی۔بدیہی چیز۔نوک۔علامت۔مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔بَوادِرُ الغَضَبِ: غصہ میں نکلی ہوئی ناسمجھی کی باتیں۔الأَقْرَانُ: مف: اَلْقِرْنُ لِلإِنسَانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ، علم وہنر وغیرہ میں ہم رتبہ، ہمسر، اسی جیسا، عمر میں برابر، برابر کا، ٹکر کا، جوڑی دار، مماثل۔عورت کے لئے بھی قِرن ہی کہا جاتا ہے۔

4 ...... | اِنِّـيْ اِذَا خَـفِـيَ الـرِّجَـالُ وَجَـدْتَـنِـيْ | كَـالشَّـمْـسِ لَا تَـخْـفَـى بِكُـلِّ مَـكَـانِ |

ترجمہ:

جب لوگ گمنام ہو جائیں تو مجھے تُو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت، مقام، مرتبہ۔هُوَ رَفِيعُ المَكَانِ. جگہ، مقام۔ج: اَمْكِنَةٌ

وقالَ الْفَضْلُ بْنُ عباسٍ (البسيط)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عُتبہ بن اَبی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۱۴ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبدالملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنوامیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ...... | مَهْلًا بَنِيْ عَمِّنَا مَهْلًا مَوَالِيَنَا | لَاتَنْبُشُوْا بَيْنَنَا مَاكَانَ مَدْفُوْنَا |

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچازاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اسے نہ اچھالو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہوسکتا ہے۔

حل لغات:

لاتَنْبُشُوا: نَبَشَ الارضَ: زمین کھودنا تاکہ اس سے دفینہ نکالا جائے۔ المَسْتُورَ وعنہ: پوشیدہ چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الاَسرَارَ وعَنِ الاَسْرارِ: بھید ظاہر کرنا۔

❷ ...... | لَاتَطْمَعُوْا اَنْ تُهِيْنُوْنَا وَنُكْرِمُكُمْ | وَاَنْ نَّكُفَّ الْاَذٰى عَنْكُمْ وَتُؤْذُوْنَا |

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دیئے جاؤ۔

حل لغات:

تُهِيْنُو: اهانَ فلانٌ الامرَ او الشَّخصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی وحقیر سمجھنا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ اَهانَ مالَهٗ

اَكْرَمَ نفسَهٗ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

3 ...... مَهْلاً بَنِيْ عَمِّنَا عَنْ نَّحْتِ اَثْلَتِنَا	سِيْرُوْا رُوَيْدًا كَمَا كُنْتُمْ تَسِيْرُوْنَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھیلنے سے باز آجاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات:

نَحت: سنگ تراشی۔ تراش۔ فطری ساخت و بناوٹ۔ اصل۔ فطرت۔ طبعیت۔ اَثْلَةٌ: جڑ۔ گھر کا سامان۔ تیاری۔ لوگوں کا راشن۔ ج: اِثَالٌ۔ نحت اثلتهٗ: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

4 ...... اَللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّا لَا نُحِبُّكُمْ	وَلَا نَلُوْمُكُمْ اَلَّا تُحِبُّوْنَا

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

5 ...... كُلٌّ لَهٗ نِيَّةٌ فِيْ بُغْضِ صَاحِبِهٖ	بِنِعْمَةِ اللّٰهِ نَقْلِيْكُمْ وَتَقْلُوْنَا

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات:

قَلِيَ (س) قِلًى: مبغوض رکھنا۔ قَلٰى (ض) فلانا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا۔ فی القرآن المجید: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ (۳/۹۳)

وقال الطِّرِمَّاحُ بْنُ حَكِيْمٍ (الطويل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متوفی ۱۲۵ھ/۷۴۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

Marfat.com

1 لَـقَـد زَادَنِـيْ حُبًّـا لِـنَفْـسِـيْ اَنَّنِـيْ | بَـغِيْـضٌ اِلٰـى كُـلِّ امْـرِءٍ غَيْـرِ طَـائِـلِ

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کردی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبغوض ہوں۔

حل لغات:

بغیض: نفرت وکراہت کرنے والا۔ قابل نفرت۔ طائل: فا ۔ طَالَ (ن) علیه طَوْلاً: مہربانی کرنا۔ انعام دینا۔

2 وَاِنِّـيْ شَـقِـيٌّ بِـاللِّـئَـامِ ولا تَـرٰى | شَـقِيًّـا بِهِـمْ اِلَّا كَـرِيْـمَ الشَّـمَـائِـلِ

ترجمہ:

اور بے شک میں کمینوں کے ہاں بد بخت ہوں اور تُو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بد بخت دیکھے گا۔

حل لغات:

الشمـائـل: مف: الشِّمال: بائیں جانب، بایاں۔ فـی الـقـرآن المجید: وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَال. (۵۶/۴۱) نحوست، بد فعلی۔ اخلاق وعادات۔

3 اذا مـا رَاٰنِـيْ قَـطَّـعَ الـطَّـرْفَ بَيْـنَـهٗ | وبَيْـنِـيْ فِـعْـلَ الـعـارِفِ الْـمُتَجَاهِلِ

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات:

اَلْمُتَجَاهِل: فا۔ تجاھل: بناوٹی جاہل بننا۔

4 مَلَأْتُ عَـلَـيْـهِ الْاَرْضَ حَـتّٰـى كَـاَنَّـهَـا | مِـنَ الـضِّـيْـقِ فِـيْ عَـيْـنَـيْـهِ كِـفَّـةُ حَـابِـلِ

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تنگ کردی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات:

كِـفَّة ہر گول چیز۔ گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔ شکاری کا جال، پھندا۔ پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ ترازو کا پلڑا۔

ج: كِفَفٌ و كِفَافٌ. حابل: پھندا لگا کر شکار کرنے والا

5...... | اَكُلُّ امْرِءٍ اَلْفٰی اَبَاهُ مُقَصِّرًا | مُعَادٍ لِاَهْلِ الْمَكْرُمَاتِ الْاَوَائِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات:

مقصرا: فا. قَصَّرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

6...... | اِذَا ذُكِرَتْ مَسْعَاةُ وَالِدِهٖ اِضْطَنٰی | وَلَا يَضْطَنِی مِنْ شَتْمِ اَهْلِ الْفَضَائِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات:

مسعاۃ: مص. کوشش۔ یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ یضطنی (افتعال) ضَنِيَ (س) ضَنًی: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

7...... | وَمَا مَنُعَتْ دَارٌ وَلَا عَزَّ اَهْلُهَا | مِنَ النَّاسِ اِلَّا بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

کوئی گھر محفوظ ہوسکتا ہے نہ اسکے رہنے والے معزز ہوسکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آ تجھ کو بتاؤں تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر وسنان اوّل طاؤس رباب آخر

حل لغات:

اَلْقَنَابِل: مف: اَلْقَنْبَلَةُ: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعضُ بَنِيْ فَقْعَسٍ (الکامل)

شاعر کا نام:

مرداس بن جشیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

Marfat.com

1 | وَذَوِیْ ضِبَابٍ مُظْهِرِیْنَ عَدَاوَةً | قَرْحَی الْقُلُوْبِ مُعَاوِدِی الْإِفْنَادِ |

ترجمہ:

اور بہت سے کینہ وراور دشمنی کو ظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات:

ضِبَابٌ: مف: اَلضَّبُّ: گوہ۔ کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ وغضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے ورم آجاتا ہے۔ قَرْحٰی: مف: القَرِیْحُ: زخمی۔

2 | نَاسَیْتُهُمْ بَغْضَاءَ هُمْ وَتَرَكْتُهُمْ | وَهُمْ إِذَا ذُكِرَ الصَّدِیْقُ أَعَادِ |

ترجمہ:

میں نے ان کے بغض کو نظر انداز کرتے ہوئے فراموش کردیا جب دوستوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

3 | كَیْمَا أُعِدَّهُمْ لِأَبْعَدَ مِنْهُمْ | وَلَقَدْ یُجَاءُ إِلٰی ذَوِی الْأَحْقَادِ |

ترجمہ:

اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتاً کینہ وروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات:

اَلْأَحْقَادُ: وحُقُوْدٌ: مف: اَلحِقْدُ: کینہ وبغض۔

کینہ کی تعریف:

اَلْحِقْدُ: هُوَ طَلَبُ الْاِنْتِقَامِ. وَتَحْقِیْقُهُ: اَنَّ الْغَضَبَ اِذَا لَزِمَ كَظْمَهُ لِعِجْزٍ عَنِ التَّشَفِّیْ فِی الْحَالِ رَجَعَ اِلَی الْبَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِیْهِ فَصَارَ حِقْدًا.

کینہ:

دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی عجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اور غصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں گھر کرلیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینے کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۶۵، دار المنار)

Marfat.com

وقال يزيدُ بنُ الحكمِ الكِلابيُّ (الطويل)

❶ دَفَعنَاكُم بِالقَولِ حَتّٰى بَطِرتُمُ | وَبِالراحِ حَتّٰى كانَ دَفعُ الأَصابِعِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کے معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچازاد بھائیوں کو خطاب کر رہا ہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات:

بَطِرتُم: بَطِرَ (س) بَطَرًا: اترانا، اکڑنا، پھولا نہ سمانا، آپے سے باہر ہونا۔ بہ: بوجھل ہونا۔ گھبرانا۔ کفرانِ نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔ اَلرَّاحُ: مف: الراحَةُ: ہتھیلی۔ خوشی، راحت، اطمینان۔ بیوی۔ صحن۔

❷ فَلَمّا رَأَينا جَهلَكُم غَيرَ مُنتَهٍ | وَما غابَ مِن أَحلامِكُم غَيرَ راجِعِ

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آسکتی ہیں۔

حل لغات:

اَحلامٌ: مف: الحِلمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط وتحمل۔ عقل وخرد۔ في القرآن المجيد: أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا. (۵۲/۳۲)

❸ مَسِسنا مِنَ الآباءِ شَيئاً وَكُلُّنا | إِلىٰ حَسَبٍ في قَومِهِ غَيرِ واضِعِ

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

Marfat.com

حل لغات :

واضع :فا. گھٹیا، رذیل۔

4 ...... فَلَمَّا بَلَغْنَا الْاُمَّهَاتِ وَجَدْتُمْ | بَنِيْ عَمِّكُمْ كَانُوْا كِرَامَ الْمَضَاجِعِ

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچازاد بھائیوں کو معزز ماؤں والا پایا۔

مطلب :

جب ہماری آپس میں نہ بنی اور روز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ واجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

اَلْمَضَاجِعُ :مف :اَلْمَضْجَعُ : بستر، پلنگ، چارپائی۔خواب گاہ، سونے کا کمرہ۔ یہاں مراد "مائیں" ہیں۔

5 ...... بَنِيْ عَمِّنَا لا تَشْتِمُوْنا وَدَافِعُوْا | عَلٰى حَسَبٍ مافاتَ قِيْدَ الْاَكَارِعِ

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دو اور اس نسب پر صلح کرلو جو گھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

اَلْاَكَارِعُ :مف :اَلْكُرَاعُ : آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔گائے اور بکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ (مذکر ومؤنث)

6 ...... وَكُنَّا بَنِيْ عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا | فَكُلٌّ يُوَفّٰى حَقَّهُ غَيْرَ وَادِعِ

ترجمہ:

ہم چچازاد بھائی تھے (مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کو اس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ :فا .وَدَعَ(ف) وَدْعًا : آرام وسکون پانا۔سکون پذیر ہونا،قرار پانا۔ الشیءَ : چھوڑنا۔ في القرآن

Marfat.com

المجید: مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال جابِرُ بْنُ رَالانَ السَّنْبُسِیُّ (الطویل)

شاعر کانام:

جابر بن رالان سنبسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ یہ شاعر بنوجدیلہ کے کسی شخص کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ ...... لَعَمْرُکَ مَا اَخْزٰی اِذَا مَا نَسَبْتَنِی	اِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلاً عَلَیَّ وَمَیْنَا

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! جب تو میرا نسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات:

نَسَبْتَ: نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلَانَةٍ(ض) نَسِیبًا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنے اور عشق ومحبت کا اشارۃً بیان کرنا۔ الشیءَ(ن) نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔ اصل نسب بیان کرنا۔ فلانا: کسی سے نسب معلوم کرنا۔ الشیءَ الی فلانٍ: کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔ بُطْلاً: مص. بَطَلَ(ن) بُطْلًا: بے کار ہونا، ضائع ہوجانا۔ باطل ومنسوخ ہونا۔ دلیل کا لغو ہونا۔ استعمال ختم ہوجانا۔ مَیْنًا: مص. مَانَ(ض) مَیْنًا: جھوٹ بولنا۔

❷ ...... وَلٰکِنَّمَا یَخْزٰی امْرُءٌ تَکْلِمُ اِسْتَهٗ	قَنَا قَوْمِهٖ اِذَا الرِّمَاحُ هَوَیْنَا

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہوجائے گا جس کی سرین کو اس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیا جب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات:

اِسْتٌ: سرین۔

❸ ...... فَاِنْ تُبْغِضُوْنَا بِغْضَةً فِی صُدُوْرِکُمْ	فَاِنَّا جَدَعْنَا مِنْکُمْ وَشَرَیْنَا

ترجمہ:

اگر تمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اور تمہیں بیچا۔

Marfat.com

حل لغات :

جَدَعَهُ(ف) جَدْعًا : ناک کاٹنا، بدن کا کوئی حصہ کاٹنا۔قید کرنا۔جیل میں ڈالنا۔شَرَاهُ(ض) شِرًا: بیچنا۔

4 ...... | وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وعِزِّهَا | ونحن وَرِثْنَا غَيْثًا وَّبُدَيْنَا |

ترجمه:

ہم پہاڑوں اوران کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اور ہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت وآبرو۔طاقت،غلبہ۔شدت۔سخت بارش۔عِزُّ الجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

5 ...... | وَأَيُّ ثَنَايَا الْمَجْدِ لَمْ نَطَّلِعْ لَهَا | وَأَنْتُمْ غِضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا |

ترجمه:

اور عظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سر نہ کیا اور تم غضبناک ہوکر ہم پر دانت پیستے رہے۔

حل لغات :

غِضَابٌ: مف: غَضِبٌ. غضِب عليه(س) غَضَبًا: کسی پر غصہ ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کا ارادہ کرنا۔
تَحْرِقُونَ :حَرَقَ اَنْيَابَهُ: دانت پیسنا، دانتوں کو رگڑنا۔

وقال سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

سبرۃ بن عمرو فقعسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

عباد تیمی اور معبد اسدی، عرب کے حاکم ضمرہ بن ضمرہ نہشلی تیمی کے پاس مقدمہ لے گئے، ضمرہ نے عباد کو ترجیح دی تو بنو اسد ناراض ہو گئے، مسئلہ ذاتیات تک پہنچا، ضمرہ نے شاعر (اس کا تعلق بنو اسد سے ہے) کو طعنہ دیا کہ تو کنجوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے، اس موقع پر شاعر نے ضمرہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

Marfat.com

1 ...... | اَتَنسٰی دِفَاعِی عَنکَ اِذَا اَنتَ مُسلِم | وَقَد سَالَ مِن ذُلٍّ عَلَیکَ قَرَاقِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یار و مددگار تھا اور تحقیق وادی قراقر میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات:

دِفَاعٌ: مص. (مفاعلة) دَافَعَ عنهُ: دفاع کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔ عنهُ الاذٰی: تکلیف دور کرنا۔ فلانًا فی حاجَتِهِ: کسی کے حق یا مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادائیگی نہ کرنا۔ مزاحمت کرنا۔

2 ...... | وَنِسوَتُکُم فِی الرَّوعِ بَادٍ وُجُوهُهَا | یُخَلنَ اِمَاءً وَالاِمَاءُ حَرَائِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں؛ حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات:

اَلاِمَاءُ: مف: اَلاَمَةُ: باندی، لونڈی۔ بندی۔ یا اَمَةَ اللّٰهِ: اے خدا کی بندی۔

3 ...... | اَعَیَّرتَنَا اَلبَانَهَا وَلُحُومَهَا | وَذٰلِکَ عَارٌ یَا ابنَ رَیطَةَ ظَاهِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

4 ...... | نُحَابِی بِهَا اَکفَاءَنَا وَنُهِینُهَا | وَنَشرَبُ فِی اَثمَانِهَا وَنُقَامِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب و احباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، انہیں ذبح کرتے، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جواء کھیلتے ہیں۔

حل لغات:

حَابٰی: حَابَی الرَّجُلَ: مدد کرنا۔ طرف داری کرنا۔ اَثمَانٌ: مف: اَلثَّمَنُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

Marfat.com

جو باہمی رضامندی سے دوسری شی کے عوض دیا جائے۔ قَامرُ: (مفاعلة) قَامَرَهٗ: کسی کے ساتھ جواء کھیلنا۔ علی شیءٍ: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخرُ مِنْ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الوافر)

❶ اَیَبْغِی اٰلُ شَدَّادٍ عَلَیْنَا	وَمَا یُرْغٰی لِشَدَّادٍ فَصِیْلُ

ترجمہ:

کیا آلِ شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرْعٰی ہو تو مطلب ہو گا کہ آلِ شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔ اور اگر یُرْغٰی ہو جیسا کہ دیوان الحماسہ (ص ۴۳ دار الکتب العلمیة بیروت لبنان) اور شرح مرزوقی (ج ۱ ص ۱۷۵) میں ہے تو مطلب ہو گا کہ آلِ شداد اگر مدد طلب کرنے لئے نکلیں تو انہیں اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔ جب آلِ شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔ عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے، بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات:

فَصِیْلُ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔ شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ کے قریب، یہ سُور سے چھوٹی ہوتی ہے۔ ج: فِصْلَانٌ وفِصَالٌ.

❷ فَاِنْ تَغْمِزْ مَفَاصِلَنَا تَجِدْهَا	غِلَاظًا فِی اَنَامِلِ مَنْ یَّصُوْلُ

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرأت و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آ سکتا۔

حل لغات:

تَغْمِزْ: غَمَزَ (ض) غَمْزًا: ہاتھ سے ٹٹولنا (ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیسا ہے) یَصُوْلُ: صَالَ علیہ (ن)

Marfat.com

صَوْلاً: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وقالَ جَزْءُ وبْنُ كُلَيْبِ الْفَقْعَسِيُّ (الطویل)

شاعر کانام:

جزءو بن کلیب فقعسی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوز اسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ تَبَغَّى ابْنُ كُوزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسْمِهَا | لِيَسْتَادَ مِنَّا اَنْ شَتَوْنَا لَيَالِيَا

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جا یہ اپنا دام و دانہ مجھے مت صید کر چالاک ہو کر

حل لغات:

يَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتَوْنَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتْوًا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

❷ فَمَا اَكْبَرُ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ حَزَازَةً | بِاَنْ اُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات:

حَزَازَةٌ: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَازَاتٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں "ی" نسبت کی ہے۔ زَارِيٌ: فا. زَرَى عليه (ض) زَرْيًا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ عليه عَمَلَهٗ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

Marfat.com

③ وَاَنَا عَلٰى عَضِّ الزَّمَانِ الَّذِىْ تَرٰى | نُعَالِجُ مِنْ كُرْهِ الْمَخَازِى الدَّوَاهِيَا .

ترجمه:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات:

اَلْمَخَازِى: مف: اَلْمَخْزَاةُ: ذلت، رسوائی۔ اَلدَّوَاهِيَا: مف: اَلدَّاهِيَةُ: مصیبت وآفت۔ رَجُلٌ دَاهِيَةٌ: صاحب بصیرت۔ معاملہ فہم آدمی۔ دَوَاهِي الدَّهْرِ: مصائب زمانہ، حوادثِ زمانہ۔

④ فَلَا تَطْلُبَنَّهَا يَاابْنَ كُوزٍ فَاِنَّهُ | غَذَا النَّاسُ مُذْ قَامَ النَّبِىُّ الْجَوَارِيَا

ترجمه:

اے ابن کوزا سے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر وانعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کر سکتے۔

نوٹ:

دیوان حماسہ کے بعض نسخوں میں "غدا" ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں "غذا" ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوَارِيَا: مف: اَلْجَارِيَةُ: باندی۔ کم سن عورت، لڑکی۔ نوکرانی۔ آفتاب۔ کشتی۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ: ﴿حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) ہوا۔ سانپ۔

⑤ وَاِنَّ الَّتِىْ حُدِّثْتُهَا فِىْ اُنُوْفِنَا | وَاَعْنَاقِهَا مِنَ اللاَّنَاءِ كَمَا هِىَ

ترجمہ:

بے شک جس غیرت اور عصبیت کا تجھ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

قحط سالی کے باوجود ہماری عظمت وشرافت ختم نہیں ہوئی۔ ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

حُدِّثْتُ: (تفعیل) حَدَّثَ: کلام کرنا، خبر دینا، بیان کرنا۔ رسول اللہ صل الله تعالی علیه و آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔ بِالنِّعْمَةِ: اظہار نعمت کرنا، نعمت پر شکر ادا کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾. (۹۳/۱۱) فلانًا الحدیث وبِہٖ: کسی سے حدیث بیان کرنا، خبر دینا۔ عن فلانٍ: روایت کرنا۔

وقَالَ زِيَادَةُ الْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کانام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

❶ لَمْ أَرَ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ	أَقَلَّ بِهٖ مِنَّا عَلٰى قَوْمِهِمْ فَخْرًا

ترجمہ:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخْرًا: مص. فَخَرَ الرَّجُلُ (ف) فَخْرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا، فخر کرنا، فوقیت جتانا (اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا) تکبر کرنا، غرور کرنا۔

❷ وَمَا تَزْدَهِينَا الْكِبْرِيَاءُ عَلَيْهِمْ	إِذَا كَلَّمُونَا أَنْ نُكَلِّمَهُمْ نَزْرًا

ترجمہ:

ان پر ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

Marfat.com

مطلب:

ہم ایسانہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور اس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَن تَوَاضَعَ للہ رَفَعَهُ اللہ)) جو اللہ تعالی کے لئے عاجزی وانکساری کرے تو اللہ تعالی اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات:

تَزْدَهِیَ: (افتعال) اِزْدَهٰی: مغرور ومتکبر ہونا۔ الشیءُ فلان وبہ: کسی چیز کا کسی کو حقیر وذلیل بنانا۔ الْکِبْرِیَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتَکُونَ لَکُمَا الْکِبْرِیَاءُ فِی الْأَرْضِ﴾ (۱۰/۷۸) نَزْرًا: مص. نَزَرَ الشیءَ (ن) نَزْرًا: کم کرنا۔ فلانًا: کسی کو حقیر و کم درجہ سمجھنا۔ اکسانا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کر کے سب کچھ نکلوالینا۔ اصرار کر کے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزْرًا.

❶ ...... وَنَحْنُ بَنُوْ مَاءِ السَّمَاءِ فَلا نَرٰی | لِأَنْفُسِنَا مِن دُوْنِ مَمْلَکَةٍ قَصْرًا

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات:

مَمْلَکَة: حکمرانی واقتدار۔ قَصْرًا: مد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز وبے بسی۔ آخری درجہ، آخری حد۔ محل (کشادہ اور شان دار مکان) کوٹھی۔ ج: قُصُوْرٌ. رات کا ابتدائی وقت، شام

وقالَ ابنُهُ مِسْوَرٌ حِيْنَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعاصِ سَبْعَ دِياتٍ فَأَبٰى (الطويل)

شاعر کانام:

مسور بن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عاص گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

Marfat.com

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے، ہدبہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اس کے چچا اور دیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہدبہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدبہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کرلیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا گیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کر دیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہدبہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی، عبداللہ بن عمرو، عمر بن عثمان، سعید بن عاص اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم بھی شریک تھے ہدبہ کو قصاصاً قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہدبہ بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہہ یہ اشعار کہے۔

❶ ...... أَبَعْدَ الَّذِيْ بِالنَّعْفِ نَعْفِ كُوَيْكِبٍ	رَهِيْنَةِ رَمْسٍ ذِيْ تُرَابٍ وَجَنْدَلِ

ترجمه:

کیا اس شخص کے بعد جو کویکب پہاڑ کے پہلو میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات:

اَلنَّعْفِ: نشیب و فراز والی اونچی جگہ۔ ج: نِعَاف. كُوَيْكِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔ رَهِيْنَةٌ: گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔ في القرآن المجيد: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ﴾ (۳۸/۷۴) پابند آدمی، یرغمال۔ ج: رَهَائِنُ. رَمْسٌ: قبر (جو زمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔ دھیمی آواز۔ ج: رُمُوْسٌ وَاَرْمَاسٌ. جَنْدَلٌ: نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ چٹان۔ ج: جَنَادِلُ.

❷ ...... اُذَكَّرُ بِالْبُقْيَا عَلٰى مَنْ اَصَابَنِيْ	وَبُقْيَايَ اَنِّيْ جَاهِدٌ غَيْرُ مُؤْتَلِ

ترجمه:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات:

مُؤْتَلٍ: فا. کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِئْتَلٰى: قسم کھانا۔ اَلَا (ن) اَلْوًا: کوشش کرنا۔ سست و کمزور ہونا۔ کوتاہی کرنا۔

Marfat.com

③ فَإِنْ لَمْ أَنَلْ ثَارِيْ مِنَ الْيَوْمِ أَوْغَدٍ	بَنِيْ عَمِّنَا فَالدَّهْرُ ذُوْ مُتَطَوَّلِ

ترجمہ:

اے چچازاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

④ فَلَا يَدْعُنِيْ قَوْمِيْ لِيَوْمِ كَرِيْهَةٍ	لَئِنْ لَّمْ أُعَجِّلْ ضَرْبَةً أَوْأُعَجَّلِ

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

⑤ أَنَخْتُمْ عَلَيْنَا كَلْكَلَ الْحَرْبِ مَرَّةً	فَنَحْنُ مُنِيْخُوْهَا عَلَيْكُمْ بِكَلْكَلِ

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات:

مُنِيْخُو: (افعال) أَنَاخَ بِالْمَكَانِ: قیام کرنا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بِهِ الْبَلَاءُ: کسی کو مصیبت لاحق ہونا۔ الْجَمَلَ: اونٹ کو بٹھانا۔ كَلْكَل: سینہ، ہنسلی کی دو ہڈیوں کے درمیان کا حصہ۔

⑥ يَقُوْلُ رِجَالٌ مَا أُصِيْبَ لَهُمْ أَبٌ	وَلَا مِنْ أَخٍ أَقْبِلْ عَلَى الْمَالِ تُعْقَلِ

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کر لے تجھے دیت دی جائے گی۔

⑦ كَرِيْمٌ أَصَابَتْهُ ذِئَابٌ كَثِيْرَةٌ	فَلَمْ يَدْرِ حَتّٰى جِئْنَ مِنْ كُلِّ مَدْخَلِ

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آ پہنچے تو وہ معلوم نہ کر سکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آ گئے۔

⑧ ذَكَرْتُ أَبَا أَرْوٰى فَأَسْبَلْتُ عَبْرَةً	مِنَ الدَّمْعِ مَا كَادَتْ عَنِ الْعَيْنِ تَنْجَلِيْ

Marfat.com

ترجمہ

میں نے ابو اروی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات:

ابواروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔ اَسْبَلَتْ: اَسْبَلَتِ الطَّرِيقُ: راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمد ورفت والا ہونا۔ العَينُ: آنکھ سے آنسو بہنا۔ عَبْرَةٌ: ایک آنسو۔ ج: عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ. تَنْجَلِي: (انفعال) اِنْجَلٰى: روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، دور ہونا، الگ ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلوار وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيٍّ (الوافر)

❶ اِخَالُکَ مُوْعِدِیْ بَنِیْ جُفَیْفٍ	وَهَالَةَ اَنَّنِیْ اَنْهَاکَ هَالَا

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنو جفیف اور بنو ہالہ سے ڈرا رہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات:

مُوْعِدِیْ: اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

❷ فَاِلَّا تَنْتَهِیْ یَا هَالَ عَنِّیْ	اَدَعْکِ لِمَنْ یُعَادِیْنِیْ نَکَالَا

ترجمہ:

اے بنو ہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑوں گا۔

❸ اِذَا اَخْصَبْتُمْ کُنْتُمْ عَدُوًّا	وَاِنْ اَجْدَبْتُمْ کُنْتُمْ عِیَالَا

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات:

اَخْصَبَ: (افعال) اَخْصَبَ الْمَکَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔ القَوْمُ: قوم کا سرسبزی پانا۔ کہتے ہیں: "اَخْصَب

Marfat.com

جَنَابُ القومِ": قوم کا مقام سرسبز وشاداب ہے۔ اَجْدَبْتُمْ: (افعال) اَجْدَبَ المَکَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہو جانا۔ القومُ: قحط سالی کا شکار ہونا۔

وقال آخر (البسیط)

شاعر کانام:

عویف قوافی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

❶ اَللُّوْمُ اَکْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَوَالِدِہٖ	وَاللُّوْمُ اَکْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَمَا وَلَدَا

ترجمہ:

وبر اور اس کے والد سے کنجوسی دور ہو، وبر اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور ہو۔

❷ قَوْمٌ اذا ماجَنٰی جانِیْهِمْ اَمِنُوْا	مِنْ لُؤْمِ اَحْسَابِهِمْ اَنْ یُّقْتَلُوْا قَوَدَا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاصاً قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کر دے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو جاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

❸ وَاللُّوْمُ دَاءٌ لِوَبْرٍ یُقْتَلُوْنَ بِہٖ	لَایُقْتَلُوْنَ بِدَاءٍ غَیْرِہٖ اَبَدَا

ترجمہ:

اور وبر کے لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہو سکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو زہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارہ نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جارہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

وَصِنوِیْ قدیمًا إذا ما اتَّصَلُ	❶...... ألا أبلغا خُلَّتِی راشِدًا

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات:

خُلَّةٌ: ایسی دلی دوستی جو سچی اور گہری ہو۔ دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تثنیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ (۲/۲۵۴) صِنوِیْ: یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مماثل فرد۔ مثل، مقابل۔ ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔ ﴿وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۱۳/۴) سگا بھائی۔ ج: صِنْوَانٌ وَأَصْنَاءٌ.

وَأنَّ العَزِيزَ إذا شاءَ ذَلْ	❷...... بِأنَّ الدَّقيقَ يَهيجُ الجَليلَ

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکا دیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات:

اَلدَّقِيْقُ: باریک، پتلا۔ نازک۔ گہرا۔ بے فیض آدمی۔ معمولی اور حقیر بات۔ آٹا۔ ج: اَدِقَّةٌ وَدَقَائِقُ۔ یھیج: هَاجَ النَّبْتُ (ض) هَيْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا، سوکھنے لگنا، کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا﴾ (۵۷/۲۰) هَاجَ القَوْمُ (ض) هَيْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔ الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔ الحرب بينهم: لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

لِحَيٍّ سِوانا صُدُورَ الأسَلْ	❸...... وَأنَّ الحَزامَةَ أنْ تَصْرِفُوا

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مندی اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

Marfat.com

❹...... | فَـاِنْ كُـنْـتَ سَـيِّـدَنَـا سُـدْتَـنَـا | وَاِنْ كـنـتَ لِـلْـخَـالِ فَـاذْهَـبْ فَخَلْ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمارا سردار ہے تو سردار رہ اور اگر تکبر کے لئے ہے تو جا تکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھر قوم کی خدمت اور اصلاح کریں؛ کیونکہ **سید القوم خادمهم**: قوم کا سردار، قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اور اگر صرف ناموری چاہتا ہے تو پھر ہم تجھے سردار نہیں مانتے۔

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے ؎ کہ میرِ کارواں میں نہیں ہے ادائے دلبری

وقال بعضُ بَنِیْ اَسَدٍ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

بنو اسد کے دو گروپوں کی ایک کنویں پر لڑائی ہوگئی اور ہر گروپ کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶...... | كِـلَا اَخَـوَيْـنَـا اِنْ يُـرَعْ يَدْعُ قَوْمَهُ | ذَوِیْ جَـامِـلٍ دَثْـرٍ وَجَـيْـشٍ عَرَمْرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو ڈرایا جائے تو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جو زیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکر والی ہے۔

حل لغات:

جَـامِلٌ: اونٹوں کا گلہ، ریوڑ (چرواہوں اور مالکوں سمیت) رَجُـلٌ جَـامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔ دَثْـرٌ: ہر زیادہ چیز (مصدر کی طرح بطور صفت واحد وجمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) بہت زیادہ مال۔ فِی الْحدیث: ((ذَهَبَ اَهلُ الدُّثُورِ بِـالاُجُورِ))۔ عَرَمْرَمٌ: زبردست، کثیر۔ جَيْـشٌ عَرَمْرَمٌ: بھاری لشکر۔ "جَيْـشٌ" بیروت کے نسخہ میں "جمع" ہے۔

❷...... | كِـلَا اَخَـوَيْـنَـا ذُوْ رِجَـالٍ كَـاَنَّـهُـمْ | اُسُـوْدُ الشَّـرٰی مِنْ كُلِّ اَغْلَبَ ضَيْغَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جو سرن جنگل کے موٹی گردن والے کاٹنے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلبُ : موٹی گردن والا۔ شیر۔ اکثر۔ ضیغم: بڑی باچھوں والا شیر۔ ج: ضَیَاغِمُ.

③ ...... | فَمَا الرُّشْدُ فِیْ اَنْ تَشْتَرُوْا بِنَعِیْمِکم | بَنِیْنَا ولا اَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بالدَّم |

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے بختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیو۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ ہدایت، راست روی۔ سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔ فی القرآن لمجید: ﴿لاَ إِکْرَاهَ فِیْ الدِّیْنِ قَد تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾ (۲/۲۵۶)

وقال حریثُ بْنُ عَنَّابِ اَلنَّبْهَانِیُّ (الطویل)

شاعر کانام:

حریث بن عناب نبہانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔ بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

① ...... | تَعَالَوْا اُفَاخِرْکُمْ اَاَعْیَا وَفَقْعَسٌ | اِلَی الْمَجْدِ اَدْنٰی اَمْ عَشِیْرَةُ حَاتِمِ |

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرتا ہوں کیا اعیا اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیا اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

② ...... | اِلَی حَکَمٍ مِنْ قَیْسِ عَیْلاَنَ فَیْصَلٍ | وَآخَرَ مِنْ حَیَّیْ رَبِیْعَةَ عَالِمِ |

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیلان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

Marfat.com

حل لغات :

حَكَمٌ: اسم باری تعالی۔ حاکم۔ فی القرآن المجید: ﴿أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَماً وَّهُوَ الَّذِيُ أَنزَلَ إِلَيكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً﴾ (۱۱۴/۶) ثالث، سرپنچ۔ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (۳۵/۴)

ضَرَبْنَاكُم حَتّٰى إِذَا قَامَ مَيْلُكُم	ضَرَبْنَا الْعِدٰى عَنكُم بِبِيْضٍ صَوَارِمِ

③

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھا پن درست ہوگیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات:

مَيْلٌ: کجی، ٹیڑھ، جھکاؤ، توجہ، رغبت، میلان، رجحان۔ صَوَارِمُ: مف: صَارِمٌ: سَيفٌ صَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔ رَجُلٌ صَارِمٌ: بہادر۔ مستقل مزاج آدمی۔ عربی مقولہ ہے: "لِكُلِّ صَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ": ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے، ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

④

فَحُلُّوا بِأَكْنَافِي وَأَكْنَافِ مَعْشَرِي	أَكُنْ حِرْزَكُمْ فِي الْمَأقِطِ الْمُتَلَاحِمِ

ترجمہ:

لہٰذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات:

حِرْزٌ: محفوظ مقام، حفاظت گاہ، قلعہ۔ ذریعہ حفاظت۔ تعویذ، بچاؤ کا ذریعہ۔ حصہ۔ ج: أَحْرَازٌ. الْمَأقِطِ: تنگ میدان جنگ۔ ج: مَآقِطُ.

⑤

فَقَدْ كَانَ أَوْصَانِيْ أَبِيْ أَنْ أُضِيفَكُمْ	إِلَيَّ وَأَنْهٰى عَنكُمْ كُلَّ ظَالِمِ

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ملالوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کردوں۔

Marfat.com

حل لغات:

أُضِيفَ: أَضَافَ اليهِ: مائل ہونا۔ کسی کا سہارا لینا۔ الشیءَ الیهِ: ملانا، شامل کرنا، اضافہ کرنا، بڑھانا، منسوب کرنا، حوالہ دینا۔ فُلانًا: مدد کرنا، پناہ دینا۔ مہمان بنانا، ضیافت کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ﴾ (۵۱/۲۴) عربی مقولہ ہے: "إذا أضافك مَكْرُوهٌ فاقْرِهِ صَبْرًا": جب مصیبت مہمان ہو تو صبر سے اس کی ضیافت کر۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُنَيْفٍ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبہانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶ تَعَزَّ فَإِنَّ الصَّبْرَ بِالْحُرِّ أَجْمَلُ	وَلَيْسَ عَلَى رَيْبِ الزَّمَانِ مُعَوَّلُ

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادث زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مُعَوَّلُ: مفع. (تفعيل) عَوَّلَ الرَّجُلُ عليهِ: بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ کسی سے مدد چاہنا۔

❷ فَلَوْ كَانَ يُغْنِي أَنْ يُرَى الْمَرْءُ جَازِعًا	لِحَادِثَةٍ أَوْ كَانَ يُغْنِي التَّذَلُّلُ

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَازِعًا: فا. جَزِعَ (س) جَزَعًا: گھبرا جانا، کسی آفت و تکلیف سے گھبرانا، بے برداشت ہونا، مایوس ہونا، پریشان ہونا، بے تاب ہونا، ڈرنا۔

❸ لَكَانَ التَّعَزِّي عِنْدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ	وَنَائِبَةٍ بِالْحُرِّ أَوْلَى وَأَجْمَلُ

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

4 فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْدُوْ حِمَامَهُ | وَمَا لِامْرِئٍ عَمَّا قَضَى اللّٰهُ مَزْحَلُ

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

یَعْدُو: عَدَی (ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ حِمَامٌ: موت کا فیصلہ۔ قسمت۔ موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔ کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عن مَکَانِهٖ (ف) زَحْلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

5 فَإِنْ تَكُنِ الْأَيَّامُ فِيْنَا تَبَدَّلَتْ | بِنُعْمٰى وَبُؤْسٰى وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

حل لغات:

نُعْمٰى: آرام۔ آسودہ حالی۔ مال۔ بُؤْسٰى: بَأَسَ (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

6 فَمَا لَيَّنَتْ مِنَّا قَنَاةً صَلِيْبَةً | وَلَا ذَلَّلَتْنَا لِلَّتِيْ لَيْسَ تَجْمُلُ

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کر دیئے اور نہ ہی ہمیں نازیبا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

"قناۃ صلبیۃ" کنایہ ہے عزت وطاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان وشوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی.

7 وَلٰكِنْ رَحَلْنَاهَا نُفُوْسًا كَرِيْمَةً | تُحَمَّلُ مَا لَا يُسْتَطَاعُ فَتَحْمِلُ

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کر لیتے ہیں۔

8 وَقَيْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نُفُوْسَنَا | فَصَحَّتْ لَنَا الْأَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هُزَّلُ

Marfat.com

ترجمہ:

ہم نے صبر جمیل سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہوگئے۔

حل لغات:

اَلاعـرَاضُ: مف: اَلْـعِـرْضُ: بدن۔ جان، نفس۔ آبرو۔ نسبی شرافت۔ کسی بھی قسم کی بُو۔ بڑا بادل، وز برہ ... گھٹا۔ شاداب وادی۔

وقال آخر (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کردیا شاعر اپنے مقصود کے حصول میں کامیاب ہوگیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

① ...... وَكَمْ دَهَمَتْنِيْ مِنْ خُطُوبٍ مُلِمَّةٍ	صَبَرْتُ عَلَيْهَا ... لَمْ أَتَ...

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آ پڑیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دهمتني: دَهَمَهُ الأمْرُ (ف،س) دَهْمًا: اچانک آ پڑنا۔

② ...... فَأَدْرَكْتُ ثَارِيْ وَالَّذِيْ قَدْ فَعَلْتُمْ	قَلَائِدُ فِيْ أَعْنَاقِكُمْ لَمْ تُقَطَّعِ

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قَلَائِدُ: مف: اَلْقِلَادَةُ۔ ہار ... انعامی تمغہ ... جو گلے میں لٹکایا جاتا ہے۔ جانور کے گلے کا پٹہ۔ اَعْنَاقٌ: مف: اَلْعُنُقُ: گردن۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا﴾ (۱۳/۱۷) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔ (مذکر ہے اور کبھی کبھی مونث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِيُ

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے (متوفی ۱۰۰ھ/ ۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کروالیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶...... ذَهَبَ الرُّقَادُ فَمَا يُحَسُّ رُقَادُ	مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُوَّادُ

ترجمہ:

میری رات کی نیند اڑ گئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کردیا اور عیادت کرنے والے سو گئے۔

حل لغات:

الرقادُ: رات کی نیند۔ آرام۔ موت۔ سکون۔ منداپن۔ شجاک: شَجَاهُ الامر (ن) شَجْوًا: غمگین کرنا۔ اَلعُوَّادُ: فا. مف: عَائِدٌ: عیادت کرنے والے۔

❷...... خَبَرٌ أَتَانِي مِنْ عُيَيْنَةَ مُوجِعٌ	كَادَتْ عَلَيْهِ تَصَدَّعُ الْأَكْبَادُ

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہوجائیں۔

حل لغات:

تَصَدَّعَ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شگاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾ (۵۹/۲۱)

❸...... بَلَغَ النُّفُوسَ بَلَاءُهُ فَكَأَنَّنَا	مَوْتَى وَفِينَا الرُّوحُ وَالْأَجْسَادُ

ترجمه:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہو گئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

4 ...... يَرْجُوْنَ عَثْرَةَ جَدِّنَا وَلَوْ اَنَّهُمْ	لَا يَدْفَعُوْنَ بِنَا الْمَكَارِهَ بَادُوْا

ترجمه:

وہ ہماری شان وشوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہو جائیں۔

حل لغات:

عَثْرَةٌ: لغزش۔ بَادُوْا: بَادَ(ض) بَيْدًا: ہلاک ہو جانا، ختم ہو جانا۔ سورج غروب ہونا۔

5 ...... لَمَّا أَتَانِيْ مِنْ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ	اَمْسٰى عَلَيْهِ تَظَاهُرُ الْاَقْيَادُ

ترجمه:

جب مجھے عیینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بہ تہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

6 ...... نَخَلَتْ لَهُ نَفْسِي النَّصِيْحَةَ اَنَّهُ	عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْاَحْقَادُ

ترجمه:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کر دیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔

حل لغات:

نخلت: نَخَلَ شیءَ (ن) نَخْلًا: چھاننا۔ صاف کرنا۔

7 ...... وَذَكَرْتُ اَيُّ فَتًى يَسُدُّ مَكَانَهُ	بِالرِّفْدِ حِيْنَ تَقَاصَرُ الْاَرْفَادُ

ترجمه:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑ جائیں گی۔

حل لغات:

يَسُدُّ: سَدَّ الشَّيْءُ (ض) سَدَادًا: سیدھا اور درست ہونا۔ فلانٌ: قول وفعل کا صحیح روش پر ہونا، قول وفعل

Marfat.com

کا… ت ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفد: عطیہ، بخشش، انعام فی القرآن المجید ﴿وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ﴾ (۱۱/۹۹) امداد۔ ج: اَرْفَادٌ ورُفُوْدٌ.

وَلَـنـا اِذا عُـدْنـا اِلَيْـهِ مَـعَـادُ	…مـن يهـين لَنـا كَـرائِـمَ مـالِـهٖ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وقال بِشْرُ بْنُ المُغِيْرَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور بجستان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچازاد بھائی یزید بن مہلب کلیدی عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے شکوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

وَاَمْسىٰ يَـزِيْـدُ لِیْ قَـدِ ازْوَرَّ جَانِـبُـهٗ	❶ جَفَانِی الْاَمِيْرُ وَالْمُغِيْرَةُ قد جَفا

ترجمہ:

امیر نے… ظلم کیا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلو تہی کی۔

حل لغات:

جفا۔ جفا فلانًا وعلیہ: (ن) جَفَاءً: منہ پھیرنا۔ بے تعلق ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً﴾ (۱۳/۱۷) ازورَّ عنهُ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

وَشِبْعُ الْفَتٰى لُؤْمٌ اِذا جاعَ صاحِبُهٗ	❷ وَكُلُّهُمْ قد نـالَ شِبْعًـا لِبَطْنِـهٖ

ترجمہ:

ان سب نے شکم سیری کر لی اور نوجوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی بھوکا ہو۔

Marfat.com

حل لغات:

شِبَعٌ: اَلشِّبَعُ منَ الطَّعَامِ وغَيرِهِ: شکم یا طبعیت سیر کر دینے والی چیز، آسودگی۔

فَيَا عَمِّ مَهْلًا وَاتَّخِذْنِي لِنَوْبَةٍ	تَنُوبُ فَإِنَّ الدَّهْرَ جَمٌّ عَجَائِبُهُ

3......

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

"تَنُوْبُ" شرح مرزوقی میں ہے "تُلِمُّ" اور "عَجَائِبُهُ" کی جگہ "نوائبُهُ" ہے۔ (شرح مرزوقی، ج۱، ص۱۹۳، بیروت)

حل لغات:

جَمٌّ: ہر چیز کی زیادتی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۸۹/۲۰) ج: جِمَامٌ وجُمُومٌ.

4......

أَنَا السَّيْفُ إِلَّا أَنَّ لِلسَّيْفِ نَبْوَةً	وَمِثْلِي لَا تَنْبُو عَلَيْكَ مَضَارِبُهُ

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نَبْوَةً: نَبَا الشيءُ (ن) نَبْوَةً: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔ السَّيفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔ "لِكُلِّ سيفٍ نَبْوَةٌ": ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعضُ بَنِيْ عبدِ شَمْسٍ مِنْ فَقْعَسٍ (البسيط)

1......

يَا أَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعًا	قُولَا لِسِنْبِسَ فَلْتَقْطِفْ قَوَافِيهَا

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دو سوارو! بنو سنبس سے کہدو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

Marfat.com

حل لغات:

تَقْطَفَ: قَطَفَ الشيءَ(ض)قَطْفًا: کاٹنا۔

❷ ...... | اِنِّی امْرُءٌ مُکْرِمٌ نَفْسِیْ وَمُتَّئِدٌ | مِنْ اَنْ اُقَاذِعَهَا حَتّٰی اُجَازِیُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک میں صبر وتحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کو اس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکادوں۔

حل لغات:

مُتَّئِدٌ: فا۔ (افتعال) اِتَّأَدَ فلانٌ: سنجیدہ ہونا۔توقف کرنا۔آہستگی اختیار کرنا۔اُقَاذِعُ: (مفاعلة) قَاذَعَهُ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا، گالی گلوچ کرنا۔

❸ ...... | لَمَّا رَأَوْهَا مِنَ الْاَجْزَاعِ طَالِعَةً | شُعْثًا فَوَارِسُهَا شُعْثًا نَوَاصِیُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

جب انہوں (بنوسنبس) نے گھوڑوں کو وادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

اَلاجْزَاعُ: مف: اَلْجَزْعُ: سنگ سلیمانی، ماربل، عقیق۔ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔وادی کا موڑ، وادی کا بیچ۔شُعْثًا: مف: اَشْعَثُ: شَعِثَ الشَّعْرُ(س) شَعَثًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

❹ ...... | لَاذَتْ هُنَالِکَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً | اَنْ قَدْ اَطَاعَتْ بِلَیْلٍ اَمْرَ غَاوِیُهَا |
|---|---|

ترجمہ:

تو انہوں نے اسی وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

فائدہ:

اطاع الامر باللیل: ''غلط فیصلہ کرنے'' سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

حل لغات:

لاذتْ: لاذَ بِالشیءِ(ن) لَوْذًا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعہ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ یَعلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِہِ أَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ أَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ﴾ (۲۴/۶۳) بفلانٍ: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ اَلاَشعَاف: مف: الشَّعَفَۃُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخرُ فِی ابنٍ لَّہٗ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا ''حُنْدُج'' شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے اذیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے حُنْدُج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ لَا تَعْذُلِیْ فِیْ حُنْدُجٍ اِنَّ حُنْدُجًا	وَلَیْثُ عِفِرِّیْنٍ لَدَیَّ سَوَاءُ

ترجمہ:

اے بیوی! حندج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک حندج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذُلِی: عَذَلَہٗ (ن،ض) عَذْلًا: ملامت کرنا۔

❷ حَمَیْتُ عَلَی الْعُھَّارِ اَطْھَارَ اُمِّہٖ	وبعضُ الرِّجَالِ الْمُدَّعِیْنَ غُثَاءُ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگرچہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں کہ حندج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

اَلْعُهَّارُ فا. مف: عَاهِرٌ: زانی۔ عَهَرَ (ف) عُهُورًا: بدکار ہونا۔ اَلْمَرْءَ ةَ والیھا: زنا کرنا۔ غُثَاءٌ: کوڑا کرکٹ۔ وہ پتے، تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ ہانڈی کا جھاگ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ (۵/۸۷) ج: اَغْثَاءٌ۔

③...... فَجَاءَتْ بِهِ سَبْطُ الْبَنَانِ كَأَنَّمَا	عِمَامَتُهُ بَيْنَ الرِّجَالِ لِوَاءُ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

سَبْطٌ: لمبا آدمی۔ سیدھے بال۔ مسلسل بارش۔ سَبْطُ الاَصَابِعِ: لمبی انگلیوں والا۔ ج: سِبَاطٌ. لِوَاءٌ: جھنڈا، پرچم۔ ج: اَلْوِيَةٌ و اَلْوِيَاةٌ۔

وقال آخَرُ (الطويل)

①...... رَأَيْتُ رِبَاطًا حِيْنَ تَمَّ شَبَابُهُ	وَوَلَّى شَبَابِيْ لَيْسَ فِيْ بِرِّهٖ عَتْبُ

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔ بِرٌّ: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔ عَتْبٌ: سختی، تکلیف دہ بات۔

②...... اِذَا كَانَ اَوْلَادُ الرِّجَالِ حَزَازَةً	فَاَنْتَ الْحَلَالُ الْحُلْوُ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد درد دل کا باعث ہوتی ہے تو تو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔
علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: میٹھا، شیریں، خوش گوار (کھانا ہو یا پانی)

3 ...... لَنَا جَانِبٌ مِّنْهُ دَمِيثٌ وَجَانِبٌ	إِذَا رَامَهُ الْأَعْدَاءُ مُمْتَنِعٌ صَعْبٌ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہے اور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيثٌ: صفت۔ نرم مزاج، خوش اخلاق۔ ج: دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نسخے میں "مَرْكَبُهُ" ہے۔

4 ...... وَتَأْخُذُهُ عِنْدَ الْمَكَارِمِ هِزَّةٌ	كَمَا اهْتَزَّ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرَّطْبُ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی وشادمانی اسے اس طرح آلیتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نسخے میں لفظ "تَحْتَ" نہیں ہے اور یہ سہو ہے۔ اَلْبَارِح: موسم گرما کی گرم ہوا۔ گزرا ہوا وقت۔ اَلْبَارِحَةُ: گزشتہ رات۔ اَلْغُصْنُ: ٹہنی، شاخ (پتلی ہو یا باریک) ج: غُصُونٌ وَاَغْصَانٌ. اَلرَّطْبُ: نرم ونازک، تر و تازہ، تر، ج: رُطْبٌ ورُطَبٌ. اَلرُّطُبُ: تر وتازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔ اَلرُّطَبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخَرُ (الطويل)

شاعر کانام:

عبدالصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

1 ...... وَفَارَقْتُ حَتّٰى مَا اُبَالِيْ مِنَ النَّوٰى	وَاِنْ بَانَ جِيْرَانٌ عَلَيَّ كِرَامُ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہوجائیں۔

2 ...... فَقَدْ جَعَلَتْ نَفْسِيْ عَلَى النَّأْيِ تَنْطَوِيْ	وَعَيْنِيْ عَلٰى فَقْدِ الْحَبِيْبِ تَنَامُ

ترجمہ:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہو چکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَـنْـطَوِی: (انفعال) اِنْطَوٰی: لپٹنا، طے ہونا۔ علٰی کذا. مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الحَبِیْب: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: اَحِبَّاءُ واَحِبَّۃٌ۔ "فَقْدِ الْحَبِیْبِ "شرح مرزوقی میں "فَقْدِ الصدیق" ہے۔

وقال آخر (البسیط)

1 رُوِّعْـتُ بـالبَیْـنِ حتّیٰ ما اُراعُ لَہٗ	وبـالـمَـصـائِـبِ فِیْ اَھْلِیْ وجِیرَانِیْ

ترجمہ:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رَوَّعَہٗ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرا دینا۔ "رُوِّعْتُ" بیروت کے نسخہ میں "فُزِّعْتُ" ہے۔

2 لـم یَتْـرُکِ الـدَّھْـرُ لی عِلْقًا اَضِنُّ بہ	اِلاَّ اِصْـطَـفـاہُ بِـنَـأْیٍ او بِـھِـجْـرانِ

ترجمہ:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کر لیا۔

حل لغات:

عِـلْـقًـا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ اَضِـنُّ: ضَـنَّ بـہ وعـلـیـہ (س) ضَـنًّـا: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اِصْطَفَاہُ: (افتعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاھِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ﴾ (۳/۳۳) ھِجْران: مص. ھَجَرَ الشیءَ (ن) ھَجْـرانًا: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَـلٰـی مَـا یَـقُـوْلُـوْنَ وَاھْـجُـرْھُـمْ ھَـجْـرًا جَمِیْلًا﴾ (۷۳/۱۰)

Marfat.com

وقال طُفَيلٌ الغَنَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام طفیل بن عوف یا طفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶...... وما أنا بالمُستَنكِرِ البَيْنَ إنَّني	بذي لَطَفِ الجيران قِدمًا مُفَجَّعُ

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصۂ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جا رہا ہوں۔

حل لغات:

المستنكر: فا (استفعال) اِسْتَنْكَرَ الامرَ: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

❷...... جَدِيرٌ بِهِ مِنْ كُلِّ حَيٍّ صَحِبْتُهم	اذا أَنِسٌ عَزُّوا سلَّيٍّ تصدَّعُوا

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہو کر مجھے پیارے ہو جاتے ہیں تو جدا ہو جاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

❸...... وإنّي بالمَولَى الَّذِي ليس نافِعِي	ولا ضائِرِي فُقدانُهُ لَمُمَتَّعُ

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جا رہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضائِرٌ: فا. ضارَهُ كذا (ض) ضَيرًا: نقصان پہنچانا۔ في القرآن المجيد: ﴿قالُوا لا ضَيرَ إنّا إلى رَبِّنا مُنقَلِبُونَ﴾ (۲۶/۵۰)

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

①...... وقد قادَنِی الجِیرَانُ حِینًا وقُدْتُهم	وفارَقْتُ حتّی ما تَحِنُّ جمالِیَا

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تَحِنُّ: حَنَّ (ض) حَنِینًا: آواز نکالنا۔ حَنَّتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

②...... رَجَاؤُکَ أنسانِیْ تَذَکُّرَ اِخْوَتِیْ	ومالُکَ أنسانی بِوَهْبِینَ مالِیَا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقام وہبین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رَجَاؤُ: مص. رَجَاهُ(ن) رَجَاءً: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وَهْبِینَ: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

①...... وإنّا لَتُصْبِحُ أسیافُنا	إذا ما اصْطَبَحْنَ بِیَوْمٍ سَفُوکٍ

ترجمہ:

بے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شراب صبح پی لیتی ہیں۔

Marfat.com

حل لغات:

سَفُوکٌ: بہت خون گرانے والا۔

مَنَابِرُهُنَّ بُطُوْنُ الْاَكُفِّ	وَاَغْمَادُهُنَّ رُؤُوْسُ الْمُلُوْكِ

❷

ترجمہ:

تو ان کے منبر ہتھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرُ: مف: اَلْمِنبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ اَغْمَادٌ: وغُمُودٌ: مف: اَلغِمدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن عباس الصُولیّ ہے۔

لَا يَمْنَعَنَّكَ خَفْضَ الْعَيْشِ فِيْ دَعَةٍ	نُزُوْعُ نَفْسٍ اِلٰى اَهْلٍ وَّاَوْطَانِ

❶

ترجمہ:

ہرگز تجھے گھر والوں اور وطن کی یاد عیش و راحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضٌ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ نشیبی زمین۔ ج: خُفُوْضٌ نحویوں کے نزدیک "جر"۔ دَعَةٌ: بسکون، راحت۔ نُزُوْعٌ: وطن کا مشتاق ہونا۔

تَلْقٰى بِكُلِّ بِلَادٍ اِنْ حَلَلْتَ بِهَا	اَهْلًا بِاَهْلٍ وَّجِيْرَانًا بِجِيْرَانِ

❷

ترجمہ:

جس شہر میں بھی تُو جائے گا تجھے وہاں گھر والوں کے بدلے گھر والے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ﴾ (۴۳/۲۱) صاف زندگی گزارنا۔ رُبَّتْ: رَبَّ الزِّقَّ (ن) رَبًّا: مشک پر کھجور کا شیرہ ملنا تا کہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ اَلْاَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا بیرونی حصہ۔

3 ...... | وَاِنْ كُنْتِ تَهْوِيْنَ الْفِرَاقَ ظَعِيْنَتِيْ | فَكُوْنِيْ لَهٗ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ |

ترجمہ:
اور اگر تُو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہوگئی ہو۔

مطلب:
جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:
ظَعِيْنَةٌ: ہودہ، پالکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ.
اَلْغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: اَغْنَامٌ وغُنُوْمٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (۱۴۶/۶)

4 ...... | وَاِلَّا فَسِيْرِيْ مِثْلَ مَا سَارَ رَاكِبٌ | تَجَشَّمَ خِمْسًا لَيْسَ فِيْ سَيْرِهٖ اَمَمُ |

ترجمہ:
ورنہ اس سوار کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ روی نہیں۔

حل لغات:
تَجَشَّمَ: (تفعّل) الامرَ: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ خِمْسًا: پانچواں حصہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۴۱/۸) یمنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں) ج: اَخْمَاس. اَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

5 ...... وإنَّ عِـرارًا إنْ يَّـكُنْ ذَا شَكِيمَةٍ | تُـقَـاسِيْنَهَـا مِنهُ فَما أمْلِكُ الشِّيَمْ

ترجمہ:

بے شک اگر تُو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيْمَةٌ: تکبر۔ ظلم کی دادرسی۔ عہد۔ طبیعت۔ مشابہت۔ ذُو شَكِيمَة: خوددار۔ غیرت مند۔ تابع نہ ہونے والا۔ "تُقَاسِيْنَهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تلاقینها" ہے۔ اَلشِّيَم: مف: الشِّيْمَةُ: عادت، طبیعت۔

6 ...... وإنَّ عِـرارًا إنْ يَّـكُنْ غَيْرَ وَاضِحٍ | فَـإِنِّيْ أُحِبُّ الْجَوْنَ ذَا الْمَنْكِبِ الْعَمَمْ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کو جو چوڑے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوْنُ: کالا۔ سفید۔ روشنی۔ اندھیرا۔ سرخی مائل سیاہی (یہ اضداد میں سے ہے) ج: جُوْنٌ. اَلْعَمَمُ: کثرت وہجوم۔ ہر مکمل اور عام چیز۔ جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخرُ وهو اسحاقُ بْنُ خَلَفٍ (البسيط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/۸۴۵ء)۔

1 ...... لَـوْلاَ أُمَيْمَةُ لَمْ أَجْزَعْ مِنَ الْعَدَمِ | وَلَمْ أُقَاسِ الـدُّجَى فِيْ حِنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیمہ نہ ہوتی تو میں فقر (تنگ دستی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

اَلْـعَـدَمُ: وجود کی ضد۔ مفلسی۔ الـعُـدْمُ: فقر۔ الـدُّجَى: رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل ہے)۔ "وَلَمْ أُقَاسِ الدُّجَى" بیروت کے نسخہ میں "وَلَم أَجُبْ فِي اللَيالي" ہے۔

Marfat.com

2 ...... | وَزَادَنِیْ رَغْبَةً فِی الْعَیْشِ مَعْرِفَتِیْ | ذُلَّ الْیَتِیْمَةِ یَجْفُوْهَا ذُوُو الرَّحِمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور میرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کر دیا کہ یتیمہ ذلیل ہو جائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةٌ: خواہش، میلان، شوق۔ ج: رَغَبَاتٌ. اَلْیَتِیْمَةُ: وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔ یتیم کی تعریف: **اَلْیَتِیْمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْاَبِ؛ لِاَنَّ نَفَقَتَهُ عَلَیْهِ لَا عَلَی الْاُمِّ. وَفِی الْبَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْاُمِّ؛ لِاَنَّ اللَّبَنَ وَالْاَطْعِمَةَ منها.** "انسانوں میں "یتیم" وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔ اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔

(التعریفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بیروت)

3 ...... | اُحَاذِرُ الْفَقْرَ یَوْمًا اَنْ یُلِمَّ بِهَا | فَیَهْتِکَ السِّتْرَ عَنْ لَحْمٍ عَلٰی وَضَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کر دے۔

حل لغات:

یَهْتِکُ: هَتَکَ السِّتْرَ (ض) هَتْکًا: پردہ ہٹانا۔ پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بے نقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔ عِرْضَهٗ: بے عزتی کرنا۔

4 ...... | تَهْوٰی حَیَاتِیْ وَاَهْوٰی مَوْتَهَا شَفَقًا | وَالْمَوْتُ اَکْرَمُ نُزَّالٍ عَلَی الْحُرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

اَلْحُرُمُ: مف: اَلْحُرْمَةُ: واجب الرعایة. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔ عورت۔ بیوی۔ دبدبہ، رعب۔

Marfat.com

5 ...... | أَخْشَى فَظَاظَةَ عَمٍّ أَوْجَفَاءَ أَخٍ | وَكُنْتُ أَبْقِي عَلَيْهَا مِنْ أَذَى الْكَلِمِ |
|---|---|

ترجمه:

میں چچا کی بداخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فَظَاظَةَ: مص. فَظَّ (س) فَظَاظَةً: بدخلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقالَ آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلّٰى (السريع)

شاعر کا نام:

حطان بن معلّٰی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... | أَنْزَلَنِي الدَّهْرُ عَلٰى حُكْمِهٖ | مِنْ شَامِخٍ عَالٍ إِلٰى خَفْضٍ |
|---|---|

ترجمه:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِخ: فا. ج: شَوَامِخُ. شَمَخَ الْجَبَلُ وَنَحْوُهٗ (ف) شُمُوْخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَّأَسْقَيْنَاكُمْ مَّاءً فُرَاتًا﴾ (۲۷/۷۷)

2 ...... | وَغَالَنِي الدَّهْرُ بِوَفْرِ الْغِنٰى | فَلَيْسَ لِيْ مَالٌ سِوٰى عِرْضِيْ |
|---|---|

ترجمه:

اور مجھے زمانے نے مال کثیر سمیت ہلاک کر دیا لہٰذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالَ: ہٗ (ن) غَوْلًا: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

3 ...... | أَبْكَانِي الدَّهْرُ وَيَا رُبَّمَا | أَضْحَكَنِي الدَّهْرُ بِمَا يُرْضِيْ |
|---|---|

ترجمه:

اے میری! قوم زمانے نے مجھے رُلایا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

Marfat.com

④...... لَوْلَا بُنَيَّاتٌ كَزُغْبِ الْقَطَا	رُدِدْنَ مِنْ بَعْضٍ إِلَى بَعْضٍ

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹا دی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنَيَّاتٌ: یہ تصغیر ہے بَنَاتٌ کی۔ زُغْبٌ: بٹ تیتر کا چوزہ۔ اَلْقَطَا: مف: اَلْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چگنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دور دراز کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

⑤...... لَكَانَ لِيْ مُضْطَرِبٌ وَاسِعٌ	فِي الْأَرْضِ ذَاتِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ

ترجمہ:

خلکان تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع وعریض سیر گاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع وعریض زمین میں (سیر وسفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرِب: فا (افتعال) اِضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

⑥...... وَإِنَّمَا أَوْلَادُنَا بَيْنَنَا	أَكْبَادُنَا تَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

④...... لَوْهَبَّتِ الرِّيْحُ عَلٰى بَعْضِهِم	لَامْتَنَعَتْ عَيْنِيْ مِنَ الْغُمْضِ

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کردیتی ہے۔

ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

اَلْغُمْض: نیند۔

Marfat.com

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيعَةَ الطَّائِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ ...... | لَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ اَنَّ قَوْمِی | ذَوُوْ جِدٍّ اِذَا لُبِسَ الْحَدِيْدُ |

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفاکش ہے۔

حل لغات:

جِدٌّ: روئے زمین۔ نہر کا کنارہ۔ کسی شے کی کثرت ومبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فُلَانٌ مُحسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

❷ ...... | وَاَنَّا نِعْمَ اَحْلَاسُ الْقَوَافِی | اِذَا اسْتَعَرَ التَّنَافُرُ وَالنَّشِيْدُ |

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

اَحْلَاسٌ: مف: اَلْحِلْسُ: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے کمر سے لگا ہوا ہو۔ ٹاٹ یا دری یا بوریا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔ یہ عمدہ ونفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم وملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو شعر میں اُحْلَاس کا معنی یہ ہے: کہ ''شعر وشاعری'' ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اِسْتَعَرَ: (استفعال) اِسْتَعَرَتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ اَلْحَرْبُ: مص. لڑائی کا بھڑکانا۔ اَلتَّنَافُر: (تفاعل) تَنَافَرَ القومُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جتانا۔ اَلنَّشِيْد: آواز۔ ترنم خیز بلند آواز۔

❸ ...... | وَاَنَّا نَضْرِبُ الْمَلْحَاءَ حَتّٰی | تَوَلّٰی وَالسُّيُوْفُ لَنَا شُهُوْدُ |

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

Marfat.com

حل لغات:

اَلْمُلْحَاءُ: سفید وسیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الْاَعْرَجُ الْمَعْنِیُّ (مشطور الرجز)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔ اور یہ مخضرمی شاعر ہیں۔

❶ اَنَــا اَبُــوْ بَــرْزَةَ اِذْ جَــدَّ الْــوَهَــل	خُــلِــقْــتُ غَيْــرَ زُمَّــلٍ وَّلَا وَكَــلْ

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزدل ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزدل دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تن تنہا جا کر

حل لغات:

وَكَل: بزدل۔ کند ذہن۔ ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگا دے۔

❷ ذَا قُــوَّةٍ وَّذَا شَبَــابٍ مُــقْتَبَــلْ	لَا اَجْــزَعُ الْيَــوْمَ عَــلٰى قُرْبِ الْاَجَلْ

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے صبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٍ: فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (۵۱/۵۸)

❸ اَلْــمَــوْتُ اَحْــلٰى عِــنْــدَنَــا مِنَ الْعَسَلْ	نَــحْــنُ بَــنِــیْ ضَبَّةَ اَصْــحَــابُ الْجَمَلْ

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنو ضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

اَلْعَسَلُ: شہد (مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو مکھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اور اس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جاتا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنِيْ" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنو" ہے۔

❹ نحن بَنُو الْمَوْتِ اِذا الْموتُ نَزَلُ	نَنْعَى ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الاَسَلُ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آ جائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلاَسَلُ: مف: اَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

❺ رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا	ثُمَّ بَجَلُ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَل: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسْبُ جیسے بَجَلِي بجلي.

وقال اٰخر (الطويل)

❶ دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوْءِ بِالنَّأيِ وَالْغِنٰى	كَفٰى بِالْغِنٰى وَالنَّأيِ عَنْهُ مُدَاوِيَا

ترجمہ:

چچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مُدَاوِي: فا. (مفاعلة) دَاوٰى: بیماری کا علاج کرنا۔

❷ جَزَى اللهُ عَنِّيْ مِحْصَنًا بِبَلَائِهِ	وَاِنْ كَانَ مَوْلَايَ الْقَرِيْبَ وَخَالِيَا

Marfat.com

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ محسن کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگر چہ وہ میرا قریبی چچازاد بھائی اور ماموں ہے۔

3 يَسُلُّ الغِنى وَالنَّأيُ أدْوَاءَ صَدْرِهِ	وَيُبْدِي التَّدَانِي غِلْظَةً وَتَقَالِيَا

ترجمہ:

بے رخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

4 أعَانَ عَلَيَّ الدَّهْرَ إذْ حَكَّ بَرْكَهُ	كَفَى الدهرُ لَوْ وَكَّلْتَهُ بِيْ كَافِيَا

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تُو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكَّ الشيءَ بالشيءِ على الشيءِ(ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا۔ بَرْكٌ: سینہ۔ اونٹوں کا گلہ۔

وقال رجلٌ مِنْ بني كَلْبٍ (الوافر)

1 وَحَنَّتْ نَاقَتِيْ طَرَبًا وَشَوْقًا	إلَى مَنْ بِالحَنِيْنِ تُشَوِّقِيْنِيْ

ترجمہ:

میری اونٹنی شوق و مستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تُو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرَبًا: مص. طَرِبَ منهُ أو لَهُ(س) طَرَبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی و مسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مص. شَاقَنِي الحُبُّ اليه (ن) شَوْقًا: شوق دلانا۔

2 فَإنِّيْ مِثْلُ مَا تَجِدِيْنَ وَجْدِيْ	وَلٰكِنْ أصْحَبَتْ عنهم قَرُوْنِيْ

ترجمہ:

جو غمِ فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تہی کر کے دوسرے دوست بنا لئے ہیں۔

Marfat.com

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہونا تھا شام تک سایہء دیوار تو کم ہونا تھا

فائدہ:

"اَصُحَبَتُ" بیروت کے نسخے میں "اَصُبَحَتُ" ہے۔

رَأَوْا عَرْشِیْ تَثَلَّمَ جَانِبَاهُ	فَلَمَّا اَنْ تَثَلَّمَ اَفْرَدُوْنِیْ

3 ......

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملک، بادشاہت۔ تخت شاہی، تخت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَاُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ﴾ (۲۷/۲۳) اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثُلَّ عَرْشُهٗ: ہوا اُکھڑنا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

هَنِیْئًا لِاِبْنِ عَمِّ السُّوْءِ اَنِّیْ	مُجَاوِرَةٌ بَنِیْ ثُعَلٍ لَبُوْنِیْ

4 ......

ترجمہ:

میرے برے چچازاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُوْنٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبُنٌ و لَبَائِنُ.

وقال رجلٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ (الطویل)

وما اَنَا بِالنِّكْسِ الدَّنِیِّ وَلَا الَّذِیْ	اِذَا صَدَّ عَنِّیْ ذُو الْمَوَدَّةِ اَحْرَبُ

1 ......

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو واویلا کروں۔

حل لغات:

اَلنِّكْسُ: ٹوٹے ہوئے سر والا تیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

Marfat.com

آدمی۔ پستہ قد۔ کرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج : اَنْکَاسٌ.

2 ...... | وَلٰكِنَّنِي إِنْ دَامَ دُمْتُ وَإِنْ يَكُنْ | لَهُ مَذْهَبٌ عَنِّيْ فَلِي عَنْهُ مَذْهَبُ |

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کسے کیا معلوم کب تلک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

3 ...... | اَلا إِنَّ خَيْرَ الْوُدِّ وُدٌّ تَطَوَّعَتْ | لَهُ النَّفْسُ لا وُدٌّ اَتٰى وَهُوَ مُتْعِبُ |

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہو نہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حَنبَلٍ اَلطَّائِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

جاریۃ بن مر ثعلی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... | لقد بَلانِيْ عَلٰى ماكانَ مِنْ حَدَثٍ | عِنْدَ اخْتِلافِ زِجَاجِ القومِ سَيَّارُ |

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زِجَاجٌ: مف: الزُّجُّ: نیزہ کے نچلے حصہ کالوہا۔ کہنی کا سرا۔

2 ...... | حَتّٰى وَفَيْتُ بِهَا دُهْمًا مُعَلَّقَةً | كَالْقَارِ اَرْدَفَهُ مِنْ خَلْفِهِ قَارُ |

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ بتہہ تارکول۔

حل لغات:

دُهْمًا: مف: اَلاَدْهَمُ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارٌ: ایک سیاہ رنگ

Marfat.com

کامادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ ایک تلخ درخت۔ اَرْدَفَ: (افعال) اَرْدَفَهُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔ فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

③...... قَدْ كَانَ سَيْرٌ فَحُلُّوا عَنْ حُمُوْلَتِكُم	اِنِّيْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْ جَارِهِ جَارٌ

ترجمہ:
تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے، اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال يزيد بن حِمارٍ اَلسَّكُوْنِي يومَ ذِیْ قَارٍ (البسيط)

①...... اِنِّيْ حَمِدْتُ بَنِي شَيْبَانَ اِذْ خَمَدَتْ	نِيْرَانُ قَوْمِيْ وَفِيْهِم شُبَّتِ النَّارُ

ترجمہ:
میں نے بنو شیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اور ان کی آگ روشن تھی۔

②...... وَمِنْ تَكَرُّمِهِم فِي الْمَحْلِ اَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُ الْجَارُ فِيهِم اَنَّهُ الْجَارُ

ترجمہ:
اور ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:
اَلْمَحْلُ: بارش کا ناپید اور زمین کا گھاس سے خشک ہو جانا۔ دوری۔ سختی۔ ج: مُحُوْلٌ و اَمْحَالٌ. شعر میں قحط مراد ہے۔

③...... حَتّٰى يَكُوْنَ عَزِيْزًا مِنْ نُفُوْسِهِم	اَوْ اَنْ يَّبِيْنَ جَمِيْعًا وَهُوَ مُخْتَارٌ

ترجمہ:
یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتی کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

④...... كَاَنَّهُ صَدَعٌ فِيْ رَاْسِ شَاهِقَةٍ	مِنْ دُوْنِهِ لِعِتَاقِ الطَّيْرِ اَوْكَارٌ

ترجمہ:
گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اوران کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسلے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔ اس شعر میں "صدع" مشبہ بہ اور بنوشیبان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَدَعٌ: چھریرے بدن کا آدمی۔ مضبوط جوان۔ شعر میں پہاڑی جوان بکرا مراد ہے۔ شَاهِقَةٌ: بلند و بالا۔ عِتَاق: مف: اَلْعَتِيق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ۔ اَوْكَارٌ: مف: اَلْوَكْرُ: گھونسلہ۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کا نام:

اخنس طائی ہے۔ اور البیان والتبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن اخنس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صفرة ظالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶...... نَزَلْتُ عَلَى آلِ الْمُهَلَّبِ شَاتِيًا	غَرِيبًا عَنِ الْأَوْطَانِ فِيْ زَمَنٍ مَحْلٍ

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں "شَاتِيًا" ہے، اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں رائج نسخے میں "شَائِنًا" ہے اور یہ سہو ہے۔

❷...... فَمَا زَالَ بِيْ إِكْرَامُهُم وَاقْتِفَاءُ هُم	وَإِلْطَافُهُم حَتّٰى حَسِبْتُهُم أَهْلِيْ

ترجمہ:

ہمیشہ مجھ پر ان کی کرم نوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

Marfat.com

وقال جابر بن ثعلب الطائی (الطویل)

❶ وقامَ إلیَّ العاذِلاتُ یلُمْنَنِی | یَقُلْنَ اَلا تَنْفَکُّ تَرْحَلُ مَرْحَلا

ترجمہ:
ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہوکر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیا تو ہمیشہ کجاوا کستا رہے گا؟

❷ فَاِنَّ الْفَتٰی ذَا الْحَزْمِ رَامَ بِنَفْسِہ | جَوَاشِنَ ھٰذَا اللَّیْلِ کَیْ یَتَمَوَّلَا

ترجمہ:
میں نے کہا: بے شک عقلمند نوجوان خود کو رات کے درمیان میں پھینکتا ہے تا کہ مال دار ہو جائے۔

حل لغات:
جَوَاشِنُ: مف: جَوْشَنٌ: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

❸ وَمَنْ یُفْتَقِرْ فی قومِهٖ یَحْمَدِ الْغِنٰی | وَاِنْ کَانَ فِیْھِمْ وَاسِطَ الْعَمِّ مُخْوِلَا

ترجمہ:
اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہو امیری کی تعریف کرتا ہے اگر چہ نجیب الطرفین ہو۔

❹ یُزْرِیْ بِعَقْلِ الْمَرْءِ قِلَّۃُ مالِہٖ | وَاِنْ کَانَ اَسْرٰی مِنْ رِجَالٍ وَاَحْوَلَا

ترجمہ:
اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنا دیتی ہے اگر چہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:
یُزْرِی: (افعال) اَزْرٰی علیہ: عیب نکالنا، عتاب کرنا۔

❺ کَاَنَّ الْفَتٰی لم یَعْرَ یومًا اِذَا اکْتَسٰی | ولم یَکُ صُعْلُوْکًا اِذَا مَا تَمَوَّلَا

ترجمہ:
گویا کہ کسی دن نوجوان ننگا نہیں ہوا جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہوا جب مال دار ہو جائے۔

Marfat.com

حل لغات:

صعلوکا: فقیر محتاج۔ ج: صَعَالِیکُ.

6 ...... | ولم یکُ فِی بُؤسٍ إِذَا بَاتَ لَیْلَةً | یُنَاغِی غَزَالًا فَاتِرَ الطَّرْفِ أَکْحَلَا |

ترجمہ:

گویا کہ نوجوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہرنی جیسی نرم ونازک سرمگی آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گزارے۔

حل لغات:

بُؤسٌ: غربت، تنگ دستی۔ یُنَاغِی: (مفاعلة) نَاغی فلانًا: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غَزَالًا: ہرنی کا بچہ۔ ج: غِزْلَةٌ وغِزْلَانٌ. فَاتِرٌ: طَرْفٌ فَاتِرٌ: خمار آلود نگاہ۔ أَکْحَلُ: سرگیں مرد۔ الْکَحْلاءُ: (مؤنث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

7 ...... | إِذَا جَانِبٌ أَعْیَاکَ فَاعْمِدْ لِجَانِبٍ | فَإِنَّکَ لَاقٍ فِی بِلَادٍ مُعَوَّلَا |

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کردے تو دوسری طرف کا ارادہ کرلے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وقال بعضُ بَنِی طَیِّءٍ (السریع)

1 ...... | إِنْ أَدَعِ الشِّعْرَ فَلَمْ أُکْدِهِ | إِذْ أَزَمَ الْحَقُّ عَلَی الْبَاطِلِ |

ترجمہ:

اگر میں شعر کہنا چھوڑ دوں تو اُس سے اُکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لم أُکْدِ: اکدی الحافرُ: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔ فلانٌ: جنگل میں پہنچ جانا۔ اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔ بخل وکنجوسی کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَأَعْطَی قَلِیلًا وَأَکْدَی﴾ (۵۳/۳۴) خوش حالی کے بعد غریب ومفلس ہونا۔ ناکام رہنا، مقصد حاصل نہ کرسکنا۔ أَزَمَ: علی الشیء (ض)

Marfat.com

أَزَمًا: منہ میں لیکر زور سے کاٹنا۔

2 ...... | قد كنتُ أُجرِيهِ علىٰ وَجهِهِ | وأُكثِرُ الصَّدَّ عنِ الجاهِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلو تہی کرتا تھا۔

وقال آخرُ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جُندَب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

1 ...... | زَعَمَ العَوَاذِلُ أنَّ ناقَةَ جُندَبٍ | بِجُنُوبِ خَبتٍ عُرِّيَتْ وأُجِمَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جُندَب کی اونٹنی صحراءِ خبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہو کر تھکاوٹ دور کر رہی ہے۔

حل لغات:

أُجِمَّتْ: (افعال) أَجَمَّ الإنسانُ والفَرَسُ: تھکان اتارنا، تازہ دم ہونا۔

2 ...... | كَذَبَ العَوَاذِلُ لَوْ رَأَيْنَ مُنَاخَنَا | بِالقَادِسِيَّةِ قُلْنَ لَجَّ وجُنَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جُندَب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہو گئی۔

حل لغات:

لَجَّ: فِي الأمرِ (ض) لَجًّا: کسی کام میں پڑے یا لگے رہنا۔ لَجَّ في الأمرِ (س) لَجَاجًا: کسی کام میں لگے رہنا، ہٹنے کو تیار نہ ہونا۔ ﴿وَمَن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (۲۳/۷۵) جُنَّتْ: جَنَّ (ض) جُنًّا: عقل زائل ہونا، دیوانہ ہو جانا۔

Marfat.com

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶...... كَفَانِيْ عِرْفَانُ الْكَرٰى وَكَفَيْتُهٗ	كُلُوْءَ النُّجُوْمِ وَالنُّعَاسُ مُعَانِقُهٗ

ترجمہ:

"عرفان" مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نیند اس سے معانقہ کر رہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

❶...... فَبَاتَ يُرِيْهِ عِرْسَهٗ وَبَنَاتِهٖ	وَبِتُّ اُرِيْهِ النَّجْمَ اَيْنَ مَخَافِقُهٗ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کی نیند اسے بیوی اور بیٹیاں دکھا رہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گذاری کہ اسے دکھا رہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: اَعْرَاسٌ. مَخَافِقُ: مف: مَخْفِقٌ: غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

❶...... فَلَسْتُ بِنَازِلٍ اِلَّا اَلَمَّتْ	بِرَحْلِيْ اَوْ خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں محبوبہ آ جاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

"اَلَمَّتْ بِرَحْلِيْ" سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں محبوبہ کا تصور آ جاتا ہے اور "خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ"

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آجاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے "نازل" کا مفعول حذف کردیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: "لا انزل منزلا" جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۴/۳۲) یہاں "العذاب" محذوف ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

2 ...... | وَقَدْ جَعَلَتْ قَلُوصُ ابْنَيْ سُهَيْلٍ | مِنَ الْأَكْوَارِ مَرْتَعُهَا قَرِيبُ |

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قَلُوصٌ: ٹھکے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شترمرغ کا بچہ۔ ج: قِلَاصٌ و قَلَائِصُ. عرب نوعمر لڑکیوں کو بھی کنایۃً قلائص اور قُلُص کہتے تھے۔ اَلْأَكْوَارُ: مف: اَلْكُورُ: لوہار کی بھٹی، مٹی کی انگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

3 ...... | كَأَنَّ لَهَا بِرَحْلِ الْقَوْمِ بَوًّا | وَمَا إِنْ طِبُّهَا إِلَّا اللُّغُوبُ |

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کردیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ طَبٌّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ اَلطِّبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ نرمی اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اَللُّغُوبُ: مص. لَغَبَ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ الْمَرَاثِيْ

مراثي: مف: اَلْمَرْثِيَةُ: نوحہ خانی۔ مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہارِ غم کیا جائے۔ یہ مصدر میمی بھی ہے، رَثَى الْمَيِّتَ (ض) رَثْيًا و مَرْثِيَةً: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ اَبُوْ خِرَاشٍ الْهُذَلِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوخراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۶۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھاپے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑ سواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے "خراش" اور بھائی "عروہ" دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنورزام اور بنوبلال نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کرلیا پھر انہوں نے "خراش" اور "عروہ" کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنوبلال نے عروہ کو قتل کردیا اور بنورزام کے کسی شخص نے "خراش" پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب "خراش" نے واپس آکر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقعے پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ حَمِدْتُ اِلٰهِيْ بَعْدَ عُرْوَةَ اِذْ نَجَا	خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُ: حَمِدَ هُ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔ فلانًا: شکریہ ادا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: **"مَنِ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنْ"** جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

اَلْحَمْدُ هوَ الثَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيلِ من جِهَةِ التَّعْظِيمِ من نِعْمَةٍ وغَيرِها: **حمد کسی اچھے وصف پر بطور تعظیم**

Marfat.com

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔(التعریفات، ص ٦٧، دار المنار)

❷...... | فَـوَاللهِ مَـا اَنْسٰـى قَتِيْلًا رُزِئْـتُـهٗ | بِجَانِبِ قَوْسٰى مَا مَشَيْتُ عَلَى الْاَرْضِ |

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسیٰ کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رُزِئْتُ: رَزَأَہٗ(ف) رُزْأً: مصیبت میں ڈالنا۔رَزَأَتْهُ: اس پر مصیبت آپڑی۔قوسٰی: جگہ کا نام ہے۔

❸...... | عَلٰـى اَنَّهَـا تَـعْـفُـو الْـكُـلُـوْمُ وَاِنَّـمَـا | نُـوَكَّـلُ بِـالْاَدْنٰـى وَاِنْ جَلَّ مَايَمْضِي |

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قریبی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگرچہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہرا بھرا رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

❹...... | وَلَـمْ اَدْرِ مَـنْ اَلْـقٰـى عَـلَـيْـهِ رِدَائَـهٗ | عَـلٰـى اَنَّـهٗ قَدْ سُلَّ عَنْ مَاجِدٍ مَحْضٍ |

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔مَـاجِدٌ: شریف ومعزز۔مَـحْضٌ: خالص۔ج: مِـحَـاضٌ. کہتے ہیں: عَـرَبِـيٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

❺...... | وَلَـمْ يَـكُ مَـثْـلُـوجَ الْـفُـؤَادِ مُهَـبَّـجًـا | اَضَاعَ الشَّبَابَ فِي الرَّبِيْلَةِ وَالْخَفْضِ |

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش وراحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الفُؤَادِ: کاہل، سست۔ مُهَبَّجٌ: سست، کندذہن۔ اَلرَّبِيلَةُ: موٹاپا۔ خوش حالی وفراخی۔

عَلٰى أَنَّهُ ذُوْ مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ	6 ...... وَلٰكِنَّهُ قَدْ نَازَعَتْهُ مَجَاوِعٌ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر وتحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

اَلنُّهُضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهْضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّبِيْبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدۃ بن طبیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت ایمان سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ أَنْ يَّتَرَحَّمَا	1 ...... عَلَيْكَ سَلَامُ اللهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر ''قیس'' مرحوم کو دعا دے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالی کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

②...... | تَحِيَّةَ مَنْ غَادَرْتَهُ غَرَضَ الرَّدٰی | إِذَا زَارَ عَنْ شَحْطٍ بِلَادَكَ سَلَّمَا |
|---|---|

ترجمہ:
سلام ہو اس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:
غَادَرْتَ (مفاعلة) غَادَرَهُ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَحْطٍ: مص. شَحِطَ المَكَان (س) شَحْطًا: دور ہونا۔

③...... | فَمَا كَانَ قَيْسٌ هُلْكُهُ هُلْكَ وَاحِدٍ | وَلٰكِنَّهُ بُنْيَانُ قَومٍ تَهَدَّمَا |
|---|---|

ترجمہ:
قیس کی ہلاکت فرد واحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:
تَهَدَّمَ: (تفعّل) البِنَاءُ: عمارت کا ڈھیرے ڈھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:
ہشام بن عقبہ ہے (متوفی ۱۲۵ھ)

③...... | تَعَزَّيْتُ عَنْ أَوْفَى بِغَيْلَانَ بَعْدَهُ | عَزَاءً وَجَفْنُ الْعَيْنِ مَلْآنُ مُتْرَعُ |
|---|---|

ترجمہ:
میں نے اوفی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:
مُتْرَعُ: مفعع. تَرِعَهُ (ف) تَرْعًا: بھر جانا۔

②...... | نَعَى الرَّكْبُ أَوْفَى حِينَ آبَتْ رِكَابُهم | لَعَمْرِيْ لَقَد جَاؤُوْا بِشَرٍّ فَأَوْجَعُوْا |
|---|---|

ترجمہ:
سواروں نے اوفی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

Marfat.com

اور انہوں نے دردناک کر دیا۔

3 ...... نَعَوْا بَاسِقَ الْأَفْعَالِ لَا يَخْلُفُوْنَهُ | تَكَادُ الْجِبَالُ الصُّمُّ مِنْهُ تَصَدَّعُ

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہو سکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بَاسِقًا: دراز، بلند۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ (۱۰/۵۰) اچھی شہرت والا۔ اَلصَّمّ: مف: اَلاَصَمُّ: بہرا، اونچا سننے والا۔ خواہش کا بندہ جو کسی کے روکے نہ رکے۔ ٹھوس اور سخت۔ ﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (۲۲/۸) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔ عربی مقولہ ہے: "اَصَمُّ عَمَّا سَاءَهُ سَمِيعٌ": سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

4 ...... خَوَى الْمَسجِدُ الْمَعْمُوْرُ بَعْدَ ابْنِ | دَلْهَمٍ وَاَمْسٰى بِاَوْفٰى قومُهُ قد تَضَعْضَعُوا

ترجمہ:

ابن دلہم کے بعد آباد مسجد ویران ہوگئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہوگئی۔

حل لغات:

خَوَى: اَلْمَكَانُ (س) خَيًّا: خالی ہونا۔ خَوَى الْبَيْتُ (ض) خَوَاءً: گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔ خالی ہونا۔ اَلْمَعْمُوْرُ: مفع. عَمَرَ قومُ الْمَكَانَ (ن) عَمْرًا: لوگوں کا کسی جگہ کو رہائش گاہ بنانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ (۴/۵۲) تَضَعْضَعُوا: عاجزی کرنا، ذلیل ہونا۔ کمزور ہونا۔ بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔ مال کا تھوڑا ہونا۔

3 ...... فَلَمْ تُنْسِنِيْ اَوْفٰى الْمُصِيبَاتُ بَعْدَهُ | وَلٰكِنَّ نَكْأَ الْقَرْحِ بِالْقَرْحِ اَوْجَعُ

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلا سکتیں لیکن زخم کو زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكْأً: مص. نَكَأَ الْقَرْحَةَ (ف) نَكْأً: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل دینا۔

Marfat.com

وقالَ مُتَمِّمُ بنُ نُوَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نویرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/ ۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ولقد لامَنِیْ عندَ القُبُورِ عَلَی البُکا	رَفِیْقِیْ لِتَذْرَافِ الدُّمُوْعِ السَّوَافِکِ

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذْرَاف: مص: (تفعیل) ذَرَّفَ الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔ السوافک: مف: السَّافِک: سَفَکَهُ (ض) سَفْکًا: بہانا، گرانا۔ فی القران المجید: ﴿قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِیْهَا مَن یُفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ﴾ (۳۰/۲)

❷ فَقَالَ أَتَبْکِیْ کُلَّ قبرٍ رَأَیْتَهُ	لِقَبْرٍ ثَوٰی بَیْنَ اللِّوٰی فَالدَّکَادِکِ

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
امڈ آتا ہے جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوٰی: بِالمَکانِ وفیهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا کُنتَ ثَاوِیاً فِیْ أَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُو عَلَیْهِمْ آیَاتِنَا وَلٰکِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ﴾ (۴۵/۲۸) اللوی، الدکادک: جگہوں کے نام ہیں۔

❸ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الشَّجا یَبْعَثُ الشَّجا	فَدَعْنِیْ فَهٰذا کُلُّهُ قبرُ مالِکِ

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

Marfat.com

حل لغات:

الشجا: مص. شَجِیَ(س) شَجًا: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ وغمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال اَبُوعطاءِ السِّنْدِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) اور یہ عمر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندھی عجمی تھے۔ اور یہ بنوامیہ و بنوعباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہبیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ الا اِنَّ عَیْنًا لم تَجُدْ یَوْمَ وَاسِطٍ	عَلَیْکَ بِجَارِیْ دَمْعِھَا لَجُمُوْدُ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُوْدٌ: صفت۔ جَمَدَ(ن) جَمْدًا: جم جانا۔ عَیْنُہٗ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

❷ عَشِیَّۃَ قَامَ النَّائِحَاتُ وشُقِّقَتْ	جُیُوْبٌ بِاَیْدِیْ مَاْتَمٍ وَخُدُوْدُ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شُقِّقَتْ: (تفعیل) شَقَّقَہٗ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ (۱/۸۴) جُیُوْبٌ: مف: جَیْبُ القَمِیْصِ: گریبان۔ ﴿وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُیُوبِهِنَّ﴾ (۳۱/۲۴) مَـــــاْتَـمٌ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو اظہار غم کے لئے

Marfat.com

ہو۔ ج: مَآتِم. خُدُوْدٌ: مف: اَلْخَدُّ: گال، رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو، لوگوں کی جماعت۔

③...... فَإِنْ تُمْسِ مَهْجُوْرَ الْفِنَاءِ فَرُبَّمَا	أَقَامَ بِهٖ بَعْدَ الْوُفُوْدِ وُفُوْدُ

ترجمہ:

اگر تیرا صحن خالی ہو گیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

④...... فَإِنَّكَ لَمْ تَبْعُدْ عَلٰى مُتَعَهِّدٍ	بَلٰى كُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيْدُ

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکر خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہٰذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہو گیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البسیط)

شاعر کا نام:

سنان بن عباد یشکری ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ایک دن شمط بن عباد اِس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمط نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶...... لَوْ كَانَ حَوْضَ حِمَارٍ مَا شَرِبْتَ بِهٖ	إِلَّا بِإِذْنِ حِمَارٍ آخِرَ الْأَبَدِ

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو تُو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا تکرار اس لئے ہے کہ: اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعظیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (۱۲۴/۶)

حل لغات:

حَــــوْض: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کی ٹینکی۔ پانی کا تالاب۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا بیسن۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

② ......

لٰكِنَّهُ حَوْضُ مَنْ اَوْدٰى بِاِخْوَتِهٖ	رَيْبُ الزَّمَانِ فَاَمْسٰى بَيْضَةَ الْبَلَدِ

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ میرے مددگار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یار و مددگار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضایع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

اَوْدٰی: (افعال) اَوْدٰی: ہلاک ہونا۔ بَيْضَةُ الْبَلَد: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھمبی ہے۔

③ ......

لَوْ كَانَ يُشْكٰى اِلَى الْاَمْوَاتِ مَالَقِيَ	اَلْاَحْيَاءُ بَعْدَهُمْ مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جا سکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

④ ......

ثُمَّ اشْتَكَيْتُ لَاَشْكَانِيْ وَسَاكِنُهٗ	قَبْرٌ بِسِنْجَارَ اَوْ قَبْرٌ عَلٰى قَهَدِ

ترجمہ:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجار یا مقام قہد میں ہے۔

فائدہ:

سنجار اور قهد: دو جگہوں کے نام ہیں۔

وقالَ رجلٌ مِنْ خَثْعَمٍ (الکامل)

1 ......

نَهِلَ الزَّمانُ وعَلَّ غيرَ مُصَرَّدٍ	مِنْ آلِ عَتَّابٍ وآلِ الأسْوَدِ

ترجمہ:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصَرَّدٌ: مفع (تفعیل) صَرَّدَ الشیءَ: کم کرنا۔

2 ......

مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ اليَدَيْنِ إذا غَدَتْ	نَكْباءُ تَلْوِي بالكَنِيفِ المُوْصَدِ

ترجمہ:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہوا بند باڑوں کو تھپیڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

فَيَّاض: بہت پانی۔ رَجُلٌ فَيَّاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ اليَدَيْنِ بدل ہے "مِنْ آلِ عَتَّابٍ" سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿قَالَ المَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ﴾ (۷/۷۵) اس میں لام

جارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیء: کسی چیز کو لے جانا۔ فلانٌ: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔ اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔ نَکْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ ج: نُکْبٌ. اَلْکَنِیْفُ: پردہ۔ پردہ کرنے والا۔ ڈھال۔ مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔ پاخانہ۔ دروازے کے اوپر چھجا۔ ج: کُنُفٌ. اَلْمُوْصَدُ: بند۔ بَابٌ مُوْصَدٌ: بند دروازہ۔

3 ...... فَالْیَوْمَ اَضْحَوْا لِلْمَنُوْنِ وَسِیْقَةً | مِنْ رَائِحٍ عَجِلٍ وَآخَرَ مُغْتَدٍ

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے، کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسِیْقَةٌ: اونٹوں وغیرہ کی ڈار جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔ حاملہ اونٹنی۔

4 ...... خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غَیْرَ مُسَوَّدٍ | وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بدبختی ہے

حل لغات:

اَلسُّوْدَدُ: وَاَلسُّوْدُدُ: سرداری، بڑائی، عظمت۔

وقال محمدُ بنُ بَشیرٍ اَلْخارِجیُّ (الکامل)

شاعر کا نام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... نِعْمَ الْفَتٰی فَجَعَتْ بِهٖ اِخْوَانَهٗ | یَوْمَ الْبَقِیْعِ حَوَادِثُ الْاَیَّامِ

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نوجوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے غمگین کیا۔

حل لغات:

فَجَعَتْ: فَجَعَهٗ (ف) فَجْعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

2 ...... | سَهلُ الفِناءِ إذا حَلَلتَ ببابهِ | طَلقُ اليَدَينِ مُؤدِّبُ الخُدّام |

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ صحن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤدِّبُ: مفع وفا. (تفعیل) اَدَّبَهُ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب واخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدّام: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهُ (ض، ن) خِدمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

3 ...... | واذا رَأيتَ صَدِيقَهُ وشَقِيقَهُ | لم تَدرِ أيُّهما ذَوُوا الأرحام |

ترجمہ:

اور جب تُو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضًا (الطويل)

1 ...... | طَلَبتُ فلم أُدرِكْ بِوَجهِي ولَيتَنِي | قَعَدتُ فَلَم أبغِ النَّدَى بعدَ سائِبِ |

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

3 ...... | ولو لَجَأَ العافِيُ إلى رَحلِ سائِبِ | ثَوى غيرَ قالٍ أو غدا غيرَ خائِبِ |

ترجمہ:

اگر سائل سائب کے گھر پناہ لیتا تو بے خوف وخطر ٹھہرتا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأَ: الی الشیءِ والمکان (ف) لَجأً: پناہ لینا، ذریعۂ حفاظت بنانا۔ الی فلانٍ: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العَافِي: قائد۔ پانی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہر لب کرم۔ خَائِبٌ: فا. خَابَ (ض) خَيبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

3 ...... | أقولُ وما يَدرِي أُناسٌ غَدَوا بهِ | إلَى اللَّحدِ ماذا أدرَجُوا فِي السبائِبِ |

ترجمہ:

میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کسے لے گئے اور کسے کفن پہنایا؟

حل لغات:

أَدْرَجُوا: (افعال) أَدْرَجَ الشيءَ في الشيءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

④ وكُلُّ امْرِءٍ يومًا سَيَرْكَبُ كارِهًا	عَلَى النَّعْشِ اَعْناقَ الْعِدٰى وَالْاَقارِبِ

ترجمہ:

اور ہر شخص ایک دن میت کی چار پائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو ناپسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:

النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چار پائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدٰى: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے "الغُرَباءُ" ۔خلیل نے کہا: قومٌ عِدًى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومٌ اَعْداءٌ.

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام درید بن صمہ ہے اور یہ مُعَمَّر جاہلی شاعر ہے، تقریباً سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ حنین میں اپنی قوم بنو جشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر واصل جہنم ہوا (۸ھ/۶۳۰ء)۔

① نَصَحْتُ لِعارِضٍ واَصْحابِ عارِضٍ	وَرَهْطِ بَنِي السَّوْداءِ وَالْقومُ شُهَّدِيْ

ترجمہ:

قوم میری گواہ ہے کہ میں نے "عارض" اور "عارض" کے ساتھیوں اور بنو سوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

② فَقُلْتُ لَهم ظُنُّوْا بِاَلْفَيْ مُدَجَّجٍ	سَراتُهم فِي الْفارِسِيِّ الْمُسَرَّدِ

ترجمہ:

میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش ونگار والی زرہیں پہنے

Marfat.com

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظَنُّوا: یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُم مُّلاقُوا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ (۴۶/۲) مُدَجَّجْ: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ المُسَرَّدُ: مفع (تفعیل) سَرَّدَهُ: سوراخ کرنا۔ بینا۔ اللِّدْرَعْ: زرہ بننا۔

غَـوَايَتَهـم وَاَنَّـنِـيْ غَيـرُ مُهْتَدِ	فَلَـمَّا عَصَوْنِيْ كُنتُ مِنهم وقد اَرٰى ❸

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہوگیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

فَلم يَسْتَبِيْنُوا الرُّشْدَ اِلَّا ضُحَى الْغَدِ	اَمَـرْتُهم اَمْرِىْ بِـمُـنْـعَرَجِ اللِّوٰى ❹

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِيْنُوا: (افتعال) اِسْتَبَانَ الشيءُ: واضح ہونا۔ الشيءَ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

غَـوَيْـتُ وَاِنْ تَـرْشُـدْ غَـزِيَّةُ اَرْشُدِ	وهَـل اَنَـا اِلَّا مِنْ غَـزِيَّةَ اِنْ غَـوَتْ ❺

ترجمہ:

میں بنوغزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنوغزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

فَـقُـلْـتُ اَعَبْدُ اللهِ ذٰلِكُـمُ الرَّدِي	تَـنَادَوْا فَقالُوا اَرْدَتِ الْخَيلُ فَارِسًا ❻

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبداللہ ہے؟۔

Marfat.com

حل لغات:

اَرْدَتْ: (افعال) اَرْدٰی فلانٌ: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ اَلرَّدِی: ہلاک ہونے والا۔

7 ...... | فَجِئْتُ اِلَيْهِ وَالرِّمَاحُ تَنُوْشُهُ | كَوَقْعِ الصَّيَاصِيْ فِي النَّسِيْجِ الْمُمَدَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے اسے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جولاہے کا کانٹا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوْشُ: نَاشَ الشیءَ (ن) نَوْشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ﴾ (۵۲/۳۴) اَلصَّيَاصِیْ: مف: اَلصِّيْصَةُ: کاتنے کا تکلا۔ تانا بانا وغیرہ صاف کرنے کا برش۔ اَلنَّسِيْجُ: بُنا ہوا۔

8 ...... | وَكُنْتُ كَذَاتِ الْبَوِّ رِيْعَتْ فَاَقْبَلَتْ | اِلٰى جِلْدٍ مِنْ مَسْكِ سَقْبٍ مُقَدَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہو گیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہو گئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائدہ:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

اَلْبَوُّ: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ مَسْكٌ: کھال۔ ج: مُسُكٌ. سَقْبٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ نر بچہ۔ لمبا اور بھرپور جسم والا یا کوئی شئ۔ خیمے کا ستون۔ ج: اَسْقُبٌ.

Marfat.com

9 ...... | فطاعَنتُ عنه الخيلَ حتّى تنفَّستْ | وحتّى عَلانِی حالِکُ اللَّونِ اَسوَدِی |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

"تنفَّستْ" مرزوقی کے نسخے میں "تبددت" ہے: حَالِکٌ: بے حد سیاہ۔

10 ...... | قِتالَ امرِئٍ اٰسی اَخاهُ بِنَفسِهٖ | ویعلَمُ اَنَّ الـمَرءَ غیرُ مُخلَّدٖ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

11 ...... | فَاِنْ یَکُ عبدُ اللّٰہ خلّٰی مَکانَہٗ | فما کان وَقّافًا ولا طائِشَ الیَدِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر عبداللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طَائِشٌ: خفیف الحرکت، بے ہودہ، کم عقل و نا سمجھ۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طَیَّاشٌ وطَاشَۃٌ. طَائِشُ الید: جس کا ہاتھ کانپتا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

12 ...... | کَمِیشُ الْاِزارِ خارِجٌ نصفُ ساقِهٖ | بعیدٌ مِنَ الآفاتِ طَلّاعُ اَنجُدٖ |
|---|---|

ترجمہ:

تہبند اونچی رکھنے والا آدمی پنڈلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر چڑھنے والا تھا۔

حل لغات:

کَمِیشُ الْاِزارِ: ازار سمیٹنے والا یعنی پھرتیلا۔ مضبوط ارادے والا۔

Marfat.com

مِنَ الْيومِ أعْقابَ الأحاديثِ فِيْ غَدِ	⑬ قليلُ التَّشَكِّي لِلْمُصيباتِ حافظ

ترجمہ:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

عَتِيْدٌ ويغدُوْ فِي القميصِ المُقَدَّدِ	⑭ تَراهُ خَمِيْصَ الْبطْنِ وَالزادُ حاضِرٌ

ترجمہ:

تُو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِیصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِیدٌ: موجود، تیار۔ في القرآن المجید: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۵۰/۱۸)

سَماحًا وإتْلافًا لِما كانَ في اليدِ	⑮ وإنْ مَسَّهُ الْإِقْواءُ وَالجَهْدُ زادَهُ

ترجمہ:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھا دیتی۔

حل لغات:

اَلاِقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

فلمّا علاهُ قالَ لِلْباطِلِ ابْعُدِ	⑯ صَبا ما صَبا حتّى عَلا الشَّيْبُ رأسَهُ

ترجمہ:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آ گئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

كَذَبْتَ ولم أبْخَلْ بما ملكتْ يَدِي	⑰ وطَيَّبَ نفسي أنَّنِيْ لم أقل لهُ

ترجمہ:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنجوسی نہیں کی۔

Marfat.com

فائدہ:

"لم اقل له كَذَبْتَ" اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالی کے اس فرمان میں مطلقاً تکلیف نہ دینا مراد ہے۔ فی القرآن المجید: فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً. (۱۷/۲۳)

وقال أيضًا (الطويل)

1 ...... تقولُ الا تبْكِي اَخاكَ وقد اَرٰى	مَكانَ الْبُكا لكِنْ بُنِيتُ عَلَى الصَّبْرِ

ترجمہ:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد صبر پر رکھی گئی ہے۔

2 ...... فَقُلْتُ اَعبدَاللهِ اَبْكِي اَمِ الَّذِي	لَهُ الْجَدَثُ الْاَعْلٰى قَتِيلَ اَبِي بَكْرِ

ترجمہ:

میں نے کہا: کیا عبداللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آل ابوبکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

اَلجَدَثُ: قبر۔ ج: اَجْدَاثٌ. فی القرآن المجید: وَ نُفِخَ فِيُ الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ. (۳۶/۵۱)

3 ...... وعَبْدَ يَغُوثٍ تَحجُلُ الطَّيرُ حَوْلَهُ	وعَزَّ الْمُصابُ حَثْوَ قبرٍ على قَبْرِ

ترجمہ:

یا عبدیغوث پر روؤں جس کے اردگرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت ہے۔

حل لغات:

"عَبْدَ يَغُوثٍ" شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔ تَحْجُلُ:

حَجَلَ (ض، ن) حَجْلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَشْوٌ: حَشَا التُّرَابَ (ن) حَشْوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں "جَشْو" ہے۔

اَبَـى الْـقَـتْـلُ اِلَّا آلَ صِـمَّةَ اِنَّهـم	اَبَـوْا غيـرَهُ وَالقَدْرُ يَجْرِىْ اِلَى الْقَدْرِ

4

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انهم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لام تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ "مستانفہ" ہوگا۔

فَـاِمَّـا تَـرَيْـنَـا لا تَـزَالُ دِمَـاؤُنَـا	لَـدٰى وَاتِـرٍ يَـسْـعٰى بِهَا آخِرَ الدَّهْرِ

5

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

فَـاِنَّـا لَـلَـحْـمُ السَّيْفِ غيـرَ نَكِيْـرَةٍ	وَنُـلْـحِـمُـهُ حِيـنًا ولَيس بِذِىْ نُكْرٍ

6

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلا شبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھلاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حل لغات:

نُـلْـحِـمُ (افعال) اَلْحَمَ الرَّجُلُ: آدمی کا فربہ ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ القَوْمَ: گوشت کھلانا۔

يُـغَـارُ عَـلَـيْـنَـا وَاتِـرِيْـنَ فَيُشْتَـفٰى	بِـنَـا اِنْ اُصِبْـنَـا اَوْنُـغِيْـرُ عَلٰى وِتْـرِ

7

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

❸......قَسَمْنا بِذاکَ الدَّھرَ شَطْرَیْنِ بَیننا	فما یَنْقَضِی اِلّا ونحنُ عَلی شَطْرِ

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دوحصوں میں تقسیم کرلیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَیْن: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔جز،نصف۔دوری۔کنارہ،طرف۔ فی القرآن المجید: فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۲/۱۴۴)

وقال تأبّط شرًّا (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَاَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت "تَأَبَّطَ شَرًّا" کہا گیا۔

❶......اِنَّ بِالشِّعْبِ الَّذِیْ دُوْنَ سَلْعٍ	لَقَتِیْلًا دَمُہٗ مَا یُطَلُّ

ترجمہ:

بے شک وہ گھاٹی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

حل لغات:

الشِّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شِعَابٌ. راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

❷......خَلَّفَ الْعِبْأَ عَلَیَّ وَوَلّٰی	اَنَا بِالْعِبْأِ لَہٗ مُسْتَقِلٌّ

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیر لی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

Marfat.com

حل لغات:

خَلَّفَ (تفعیل) فلانًا: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ مؤخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیءَ: وراثت چھوڑنا۔ العِبأُ: بوجھ، گٹھری۔ بوری۔ ج: اَعْبَاءٌ۔

③ وَوَرَاءَ الثَّأرِ مِنِّي ابْنُ اُخْتٍ	مَصِعٌ عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرہ کو کھولا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پرعزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔

"عُقْدَتُهُ ما تُحَلُّ" اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ وعزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت وسختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِعٌ: کپڑے کا گولا بنا کر کھیلنے والا۔ ج: مُصُعٌ. رَجُلٌ مَصِعٌ: بہادر۔

④ مُطْرِقٌ يَرْشَحُ سَمًّا كَمَا اَطْرَقَ	اَفْعَىٰ يَنْفُثُ السَّمَّ صِلُّ

ترجمہ:

سر جھکا کر ایسے زہر اگلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سر جھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہر اگلتا ہے۔

حل لغات:

مُطْرِقٌ: فا(افعال) اَطْرَقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ يَرْشَحُ: رَشَحَ الاِنَاءُ (ف) رَشْحًا: برتن کا ٹپکنا، رسنا۔ السُّمُّ: وَالسِّمُّ، والسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر باریک سوراخ جیسے سوئی کا ناکہ، کان اور ناک کا سوراخ۔ فی القرآن المجید: ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾۔ (۷/۴۰) ج: سُمُوْمٌ وسِمَامٌ. اَفْعٰى: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج: أفاعٍ. يَنْفُثُ: نَفَثَ البُصاق مِن فيه (ن، ض) نَفْثًا: منہ سے تھوک پھینکنا۔ صِلٌّ: ایک موذی سانپ۔ ج: اَصْلالٌ.

جَلَّ حَتّى دَقَّ فيهِ الأَجَلُّ	خَبَرٌ ما نابَنا مُصْمَئِلٌّ

5 ......

ترجمه:

ہمیں ایسی عظیم وشدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُصْمَئِلٌّ: فا. اِصْمَأَلَّ: سخت ہونا۔ المُصْمَئِلُّ: غصے سے پھولنے والا۔

بِأَبِيٍّ جارُهُ ما يُذَلُّ	بَزَّنِي الدهرُ وكان غَشُومًا

6 ......

ترجمه:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا۔

حل لغات:

بَز: بَزَّ قَرِينَهُ (ن) بَزًّا: غالب آنا۔ چھیننا۔ من عَزَّ بَزَّ: جو غالب آئے گا چھینی ہوئی چیز لے گا۔ غَشُومًا: صفت۔ غَشَمَ الرَّجُل (ن) غَشْمًا: بے سوچے کام کرنا۔ ظلم ڈھانا۔

ذَكَتِ الشِّعْرىٰ فَبَرْدٌ وَظِلٌّ	شامِسٌ فِي الْقُرِّ حتى اذا ما

7 ......

ترجمه:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شِعْرٰی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ تینوں صفات مشبہ اور ممدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح ممدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شامِسٌ: فا. دھوپ دینے والا۔ اَلْقُرُّ: ٹھنڈک۔ لیلة قُرَّة: ٹھنڈی رات۔ ذَكَت: ذَكَتِ النّارُ (ن) ذُكُوًّا: آگ جلنا، بھڑکنا، تیز ہونا۔ الشِّعْرىٰ: سخت گرمی میں طلوع ہونے والا ایک ستارہ۔ فی القران

Marfat.com

المجید:﴿وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى﴾ (۵۳/۴۹)

8 ...... | | |
|---|---|
| يَـابِـسُ الْـجَنْبَيْنِ مِنْ غَيْرِ بُؤْسٍ | وَنَـدِيُّ الْـكَـفَّيْـنِ شَهْـمٌ مُـدِلٌّ |

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شَهْمٌ: ذہین، صاحبِ رائے، شریف وروشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِلٌّ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

9 ...... | | |
|---|---|
| ظَـاعِـنٌ بِـالْـحَـزْمِ حَتّـى إِذَامَا | حَـلَّ حَـلَّ الْـحَـزْمُ حَيْـثُ يَـحُـلُّ |

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سفر کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کرلیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فا. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

10 ...... | | |
|---|---|
| غَيْـثُ مُـزْنٍ غَـامِرٌ حَيْـثُ يُـجْدِي | وَاِذَا يَسْـطُـوْ فَـلَيْـثٌ اَبَـلُّ |

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُـجْدِيْ: (افعال) اَجْدَى فلانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُوْ: سَطَا عليه وبه (ن) سَطْوًا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ اَبَلّ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ.

11 ...... | | |
|---|---|
| مُسْبِـلٌ فِـي الْـحَـيِّ اَحْـوٰى رِفَـلٌّ | وَاِذَا يَـغْـزُوْ فَسِـمْـعٌ اَزَلُّ |

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہبند لٹکانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا بجو ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

مُسْبِلٌ: فا. (افعال) اَسْبَلَ السِّتْرَ: پردہ لٹکانا، چھوڑنا۔ اَحْوٰی: صفت۔ حَوِیَ النَّبَاتُ (س) حَوًی: گہرے سبز کی وجہ سے سیاہ ہو جانا۔ فِي القرآن المجيد: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ (۸۷/۵) شعر میں موٹا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔ رِفَــــلٌّ: لمبی دم والا چوپایہ۔ لمبے دامن والا کپڑا۔ کشادہ کپڑا۔ ڈھیلی کھال والا۔ آسودہ اور پرکیف زندگی۔ بہت گوشت والا۔ سِمْعٌ: بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔ اَزَلُّ: تیز رفتار۔

⓬...... وَلَــهُ طَــعْــمَــانِ اَرْیٌ وَشَــرْیٌ	وَكِلَا الــطَّــعْــمَــيْــنِ قَــدْ ذَاقَ كُــلٌّ

ترجمہ:

اس کے دو ذائقے ہیں میٹھا اور کڑوا اور دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

اَرْیٌ: شہد۔ شبنم۔ دیگچی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔ شَرْیٌ: کڑوا۔

⓭...... يَــرْكَــبُ الْهَــوْلَ وَحِيْدًا وَلَا يَصْحَبُهُ	اِلَّا الْيَــمَـــانِـــيُّ الْاَفَـــلُّ

ترجمہ:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندانے پڑی ہوئی یمنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⓮...... وَفُتُــوٍّ هَــجَّــرُوْا ثُــمَّ اَسْــرَوْا	لَيْلَهُم حَتّــى اِذَا انْجَــابَ حَلُّوْا

ترجمہ:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دوپہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزل مقصود پر اترے۔

حل لغات:

اِنْجَابَ: (انفعال) پھٹنا، کٹنا، چرنا۔ اَلظَّلَامُ: تاریکی کا دور ہو جانا۔

⓯...... كُــلُّ مَـــاضٍ قَــدْ تَــرَدّٰى بِمَـــاضٍ	كَسَـــنَـــا الْبَــرْقِ اِذَا مَـــا يُسَـــلُّ

ترجمہ:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اترا جس نے ایسی تلوار لٹکا رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

Marfat.com

وہ سونتی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

16 ...... | فَادْرَكْنَا الثَّأرَ منهم ولَمّا | يَنْجُ مِلْحَيَّيْنِ اِلَّا الْاَقَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحَيَّيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں "مل حيّين" منفصل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ "مِلْ" "مِنْ" کے معنی میں ہے۔

17 ...... | فَاحْتَسَوْا اَنْفَاسَ نَومٍ فلَمّا | هَوَّمُوْا رُعْتُهُمْ فَاشْمَعَلُّوا |
|---|---|

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پیے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَوَّمُوْا: (تفعیل) هَوَّمَ: اونگھنا، تھوڑا سونا۔ "هَوَّمُوْا" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں "ثَمِلُوْا" ہے۔ رُعْتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُّوا : اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

18 ...... | فَلَئِنْ فَلَّتْ هُذَيْلٌ شَبَاهُ | لَبِمَا كَانَ هُذَيْلاً يَفُلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

19 ...... | وبِمَا اَبْرَكَهَا فی مُنَاخٍ | جَعْجَعٍ يَنْقَبُ فِيهِ الْاَظَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

Marfat.com

حل لغات:

اَبْرَکَ :البَعِیرَ : اونٹ بٹھانا۔ جَعْجَعٌ :تنگ ،سخت اور کھر دری جگہ۔نشیبی جگہ۔ یَنْقب :نَقِبَ الخَفُّ المَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا۔ اَلاَظَلُّ :انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظُلٌّ.

20...... وَبِـمَـا صَبَّحَهَا فِی ذَرَاهَا	مِنْهُ بَعْدَ القَتْلِ نَهْبٌ وَشَلُّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کو ان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا، قتل کے بعد مال لوٹتا اور اونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهْبٌ:لوٹ مار۔نشانہ۔شَلٌّ :الدَّابَّة (ن) شَلًّا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

21...... صَلِیَتْ مِنِّی هُذَیلٌ بِخِرْقٍ	لا یَمَلُّ الشَّرَّ حتی یَمَلُّوا

ترجمہ:

بنو ہذیل مجھ جیسے نوجوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا سخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور سخی نوجوان۔ ج: اَخْرَاقٌ.

22...... یُنْهِلُ الصَّعْدَةَ حتی اذا ما	نَهِلَتْ کان لها مِنْهُ عَلُّ

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

اَلصَّعْدَةُ:سیدھا نیزہ۔ ج:صِعَادٌ.

23...... حَلَّتِ الخَمْرُ وکانت حرامًا	وَبِلَأْیٍ مَا اَلَمَّتْ تَحِلُّ

ترجمہ:

شراب حلال ہوگئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

Marfat.com

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جو شراب قسم کی وجہ سے حرام ہو گئی تھی اب قسم پوری ہو چکی لہذا شراب حلال ہو گئی۔

24 | فَاسْقِنِيهَا يَا سَوَادَ بْنَ عَمْرٍو | إِنَّ جِسْمِي بَعْدَ خَالِي لَخَلُّ |

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔

لا پھر اک بار وہی بادہ وجام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

25 | تَضْحَكُ الضَّبْعُ لِقَتْلَى هُذَيْلٍ | وَتَرَى الذِّئْبَ لَهَا يَسْتَهِلُّ |

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بجو ہنس رہے ہیں اور تو بھیڑیے کو چلاتا ہوا دیکھ رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہو گئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور چلا رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلضَّبُعُ: لکڑ بھگا۔ بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بجو۔ ج: اَضْبُعٌ۔ يَسْتَهِلُّ: استَهَلَّ الصَّبِيُّ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

26 | وعِتَاقُ الطَّيرِ تَغْدُو بِطَانًا | تَتَخَطَّاهم فما تَسْتَقِلُّ |

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہو کر کھاتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

Marfat.com

حل لغات:

" تَغْدُو "ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں" تهفو" ہے۔ تَتَخَطَّا: چلنا، قدم اٹھانا۔

وقال سُوَيْدُ الْمَرَاثِدِ الْحارِثيُّ (الطويل)

❶ لَعَمْرِیْ لقد نادٰی بِاَرْفَعِ صوتِہٖ	نَعِیُّ سُوَیْدٍ اَنَّ فارِسَکم ھَوٰی

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہو گیا۔

❷ اَجَلْ صادِقًا والقائلَ الفاعلَ الَّذِی	اذا قال قولًا اَنْبَطَ الماءَ فِی الثَّرٰی

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

اَنْبَطَ: الشیءَ (افعال) ظاہر کرنا۔ اَنْبَطَ الماء فی الثری: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

❸ فَتًی قَبْلٌ لم تُعْنِسِ السِّنُّ وَجْهَهٗ	سِوَی خُلْسَةٍ فی الراسِ کالبَرْقِ فِی الدُّجٰی

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نوجوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعنس: اَعْنَسَتِ السِنُّ وجهَ فلانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔ خُلْسَة: چھپی ہوئی چیز۔ موقع، مناسب موقع۔

❹ اَشارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوانُ فجاءَ ها	یُقَعْقِعُ بِالْاَقْرابِ اَوَّلَ مَنْ اَتٰی

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

Marfat.com

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔ الحَربُ العَوَانُ: سخت لڑائی۔ یُقَعْقِع: قَعْقَعَ الشیءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہونا۔

5 ...... ولم یَجْنِهَا لٰکِنْ جَنَاهَا وَلِیُّهُ | فَآسٰی وَآدَاهُ فَکَانَ کَمَنْ جَنٰی

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچا دیا لہٰذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہو گیا۔

وقال رجلٌ من بنی نَصرِ بْنِ قُعَیْنٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن سعد بن جَذِیْمَۃ بن مالک بن نصر بن مُعین ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام "ربیعۃ" نہیں ہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۵۹۷ ونسخہ بیروت ص ۱۴۹)

1 ...... اَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ اِنْ جِئْتَهَا | مَا اِنْ اُحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنَ کِلَابِ

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچا دے۔ میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔ قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تمیمی ہیں۔ جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

2 ...... اَنَّ الْهَوَادَةَ وَالْمَوَدَّةَ بَیْنَنَا | خَلَقٌ کَسَحْقِ الْیُمْنَةِ الْمُنْجَابِ

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہو چکی ہے جس طرح یمنی چادر بوسیدہ ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

حل لغات:

اَلْهَوَادَةُ: نرمی و سہولت۔ سکون۔ رخصت۔ باہمی تعلق و محبت۔ عہد و پیمان، رشتہ و تعلق۔ سُحْقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

Marfat.com

3 ...... | أُذُؤَابُ إِنِّي لَمْ أَهَبْكَ وَلَمْ أَقُمْ | لِلْبَيْعِ عِنْدَ تَحَضُّرِ أَجْلَابِ |

ترجمہ:
اے "ذؤاب"! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

4 ...... | إِنْ يَقْتُلُوكَ فَقَدْ ثَلَلْتَ عُرُوشَهُم | بِعُتَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابِ |

ترجمہ:
اگر تجھے بنو یربوع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

5 ...... | بِأَشَدِّهِمْ كَلَبًا عَلَى أَعْدَائِهِم | وَأَعَزِّهِمْ فَقْدًا عَلَى الْأَصْحَابِ |

ترجمہ:
ایسے شخص کو قتل کر کے جوان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:
كَلَبٌ: کتے کی دیوانگی۔ شرارت۔ کہتے ہیں: "دَفَعْتُ عَنْكَ كَلَبَ فُلَانٍ": میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا۔ سردی کی شدت۔

وقال الحُرَيْثُ بْنُ زَيْدِ الْخَيْلُ (الطويل)

شاعر کا تعارف:
شاعر کا نام حریث بن زید خیل ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی مکنف رسول اکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے واصل جنت ہوئے (۶۰ھ/۶۸۰ء)۔

Marfat.com

❶ | اَلا بَكَرَ النَّاعِيْ بِاَوْسِ بْنِ خَالِدٍ | اَخِي الشَّتْوَةِ الْغَبْرَاءِ وَالزَّمَنِ الْمَحْلِ |
|---|---|

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جو سخت قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

❷ | فَاِنْ يقتلوا بِالْغَدْرِ اَوْسًا فَاِنَّنِي | تَرَكْتُ اَبَا سُفْيَانَ مُلْتَزِمَ الرَّحْلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگرانہوں نے اوس کو دھوکے سے قتل کر دیا تو بے شک میں نے ابوسفیان کو ایسا کر کے چھوڑا کہ وہ زین سے جدا نہیں ہوسکتا۔

مطلب:

مقتول پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کو اترنے سے پہلے زین پر ہی قتل کر کے انتقام لے لیا ہے۔

❸ | فلا تَجْزَعِيْ يا اَمَّ اَوْسٍ فَاِنَّهُ | تُصِيْبُ الْمَنَايَا كُلَّ حافٍ وَذِيْ نَعْلٍ |
|---|---|

ترجمہ:

اے اوس کی ماں! تُو بے صبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والے اور جوتے پہنے ہوئے کو پہنچتی ہے۔

❹ | قَتَلْنَا بِقَتْلانَا مِنَ القومِ عُصْبَةً | كِرامًا ولم نَاْكُلْ بهم حَشَفَ النَّخْلِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معزز لوگ قتل کر ڈالے اور ان کے عوض ہم نے بے کار کھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقاماً دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کیے اور نہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

حَشَفَ:مِنَ التَّمَرِ: خراب کھجوریں جو پکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ گٹھلی ہوتی ہے اور نہ گودہ نہ چھلی نہ

Marfat.com

مثال۔ عربی مقولہ ہے: "اَحَشَفًا وَسُوْءُ كَيْلَةٍ": کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔ یعنی نکما اور تھوڑا، دو بری خصلتوں والا، دو طرف سے ظلم کرنے والا۔

ولكنْ اذا ما شِئْتُ جَاوَبَنِي مِثْلِي	❺ ولولا الاَسىٰ ما عِشْتُ فی الناسِ ساعةً

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وقال أبو حِبالٍ اَلْبَرَّاءُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

ابو ہلال نے کہا: اصل نسخے میں ابوحبال ہی ہے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام "ابوحناک" ہے۔

(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۰۱ بیروت)

أَرْجِي الْحَيٰوةَ اَمْ مِنَ الْموتِ اَجْزَعُ	❶ اَبَعْدَ بَنِي اُمِّي الَّذِيْنَ تَتَابَعُوْا

ترجمہ:

کیا؟ اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے لذت زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

بِهِمْ كُنْتُ أُعْطِي ما أشاءُ وأمْنَعُ	❷ ثَمَانِيَةٌ كَانُوا ذُؤَابَةَ قَوْمِهِمْ

ترجمہ:

وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا وہ دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:

وہ میری شان و شوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا جو

Marfat.com

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

③ اُولٰئکَ اِخْوانُ الصَّفاءِ رُزِئْتُھم	ومَا الکَفُّ اِلّا اِصْبَعٌ ثُمَّ اِصْبَعُ

ترجمہ:

وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی ہے۔

مطلب:

انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یارومددگار ہوگیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

④ لَعَمْرُکَ اِنّی بِالْخلیلِ الَّذِیْ لَہٗ	عَلَیَّ دَلالٌ وَاجِبٌ لَمُفَجَّعُ

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:

دَلالٌ: ناز ونخرہ۔ وقار۔

⑤ واِنّی بِالْمَوْلَی الَّذِیْ لیسَ نافِعِیْ	ولاضائِرِیْ فُقْدانُہٗ لَمُمَتَّعُ

ترجمہ:

اور بے شک میں نفع پہنچایا جارہا ہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مُطِیعُ بنُ اِیاسٍ فی یَحییٰ بنِ زِیادٍ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مطیع بن ایاس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

① یااَھْلِ بَکُّوْا لِقَلْبِیَ الْقَرِحِ	وَلِلدُّمُوْعِ السَّوَاکِبِ السُّفُحِ

ترجمہ:

اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے روؤ۔

Marfat.com

مطلب:

میرے غم میں شریک ہوجاؤ کیونکہ جب کوئی شریکِ غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔

حل لغات:

بَكُّوا: (تفعيل) بَكّى المَيّتَ وعليه ولهُ: مردے پر رونا۔

❷ رَاحُوْا بِيَحْيٰى وَلَوتُطَاوِعُنِي الْاَ	قْدَارُ لم تَبْتَكِرْ ولم تَرُحِ

ترجمہ:

لوگ یحیی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کرکے آتے۔

❸ يا خيرَ مَنْ يُحْسِنُ البُكاءُ له اليومَ	ومن كان اَمْسِ لِلْمِدَحِ

ترجمہ:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

❹ قد ظَفِرَ الْحُزْنُ بِالسُّرُوْرِ وقد	اُدِيْلَ مَكْرُوهُنَا مِنَ الْفَرَحِ

ترجمہ:

یقیناً غم خوشی پر غالب آگیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضًا (البسيط)

❶ قلتُ لِسَحَّانَةٍ دَلُوحٍ	تَسُحُّ مِنْ وَّابِلٍ سَحُوحٍ

ترجمہ:

میں نے گرجنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دَلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الماءُ ونحوُهُ (ض) سَحًّا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

Marfat.com

نیچے کی طرف بہنا۔

②	
أُمِّي الضَّرِيحَ الَّذِي أُسَمِّي	ثُمَّ اسْتَهِلِّي عَلَى الضَّرِيحِ

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

حل لغات:

الضَّرِيحُ : قبر۔ قبر کے بیچ کی تنگ جگہ، مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

③	
لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ تَشِحِّي	عَلَى فَتًى لَيْسَ بِالشَّحِيحِ

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال أَشْجَعُ بْنُ عمرٍو السُّلَمِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں **پرورش پائی پھر** بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/۸۱۱ء)۔

①	
مَضَى ابْنُ سَعِيدٍ حِينَ لَمْ يَبْقَ مَشْرِقٌ	وَلَا مَغْرِبٌ إِلَّا لَهُ فِيهِ مَادِحٌ

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق ومغرب کے کونے کونے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

②	
وَمَا كُنْتُ أَدْرِي مَا فَوَاضِلُ كَفِّهِ	عَلَى النَّاسِ حَتَّى غَيَّبَتْهُ الصَّفَائِحُ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر سخاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی سلاوں نے اسے چھپالیا۔

مطلب:

اس کے احسانات، نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہوسکیں؛ کیونکہ وہ

Marfat.com

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: وصِفَاحٌ. مف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سِل۔

3 ...... فَاَصْبَحَ فِی لَحْدٍ مِنَ الارضِ مَيِّتًا	وكَانَتْ بِهٖ حَيًّا تَضِيْقُ الصَّحَاصِحُ

ترجمہ:

وہ مرکر زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات وانعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دیئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصَّحَاصِحُ: مف: الصَّحْصَحُ: نباتات سے خالی ہموار زمین۔

4 ...... سَاَبْكِيْكَ مافاضَتْ دُمُوْعِيْ فَاِنْ تَغِضْ	فَحَسْبُكَ مِنِّیْ مَا تُجِنُّ الْجَوَانِحُ

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

5 ...... فَمَا اَنَا مِنْ رُزْءٍ وَاِنْ جَلَّ جَازِعٌ	ولا بِسُرُوْرٍ بَعْدَ مَوتِكَ فَارِحُ

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگر چہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کرلیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

Marfat.com

کا احساس بھی ختم ہو گیا ہے۔

6 ...... | کَاَنْ لَمْ یَمُتْ حَیٌّ سِوَاکَ وَلَمْ تَقُمْ | عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا عَلَیْکَ النَّوَائِحُ |
|---|---|

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

7 ...... | لَئِنْ حَسُنَتْ فِیْکَ الْمَرَاثِیْ وَذِکْرُهَا | لَقَدْ حَسُنَتْ مِنْ قَبْلُ فِیْکَ الْمَدَائِحُ |
|---|---|

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال یحیی بن زیاد الحارثی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو الفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابو العباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) میں فوت ہوئے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۱۰)

1 ...... | نَعٰی نَاعِیَا عَمْرٍو بِلَیْلٍ فَاَسْمَعَا | فَرَاعَا فُؤَادًا لَا یَزَالُ مُرَوَّعَا |
|---|---|

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

2 ...... | وَمَا دَنِسَ الثَّوْبُ الَّذِیْ زَوَّدُوْکَهٗ | وَاِنْ خَانَهٗ رَیْبُ الْبِلٰی فَتَقَطَّعَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگرچہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہو گیا۔

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعتِ استخدام سے کام لیا ہے کیونکہ "وَمَا دَنِسَ الثَّوْبُ" میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے ممدوح کی تعریف میں کہے اور "وَاِنْ خَانَهٗ" کی ضمیر

منصوب جو "الشوب" کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد "میت" کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور ممدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگر چہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہو جائے گا۔

تُرِيْدُكَ لَمْ نَسْطِعْ لَهَا عَنْكَ مَدْفَعَا	دَفَعْنَا بِكَ الْأَيَّامَ حَتّٰى إِذَا اَتَتْ 3

ترجمہ:
ہم نے تیری مدد سے حوادث زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

فائدہ:
"لَمْ نَسْطِعْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "لَمْ تَسْطِعْ" ہے۔

تَقَرُّ بِهَا عَيْنَايَ فَانْقَطَعَا مَعَا	مَضٰى فَمَضَتْ عَنِّيْ بِهِ كُلُّ لَذَّةٍ 4

ترجمہ:
وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

وَلَا بُدَّ اَنْ اَلْقٰى حِمَامِيْ فَاُصْرَعَا	مَضٰى صَاحِبِيْ وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَصْرَعِيْ 5

ترجمہ:
میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:
جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دوں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:
مَصْرَعٌ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دنگل، کشتی گاہ۔ موت، ہلاکت، قتل و خون۔ ج: مَصَارِعُ. عربی مقولہ ہے: "مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهٗ": جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

Marfat.com

وقال ابنُ المُقَفَّع (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابن مُقَفَّع ہے (متوفی ۱۴۲ھ/۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح وبلیغ اور اچھے کاتب تھے خلیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قراءِ سبعہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے۔ یحیٰ بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابوعوجاء عبدکریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

1 ...... رُزِئْنَا اَبَا عَمْرٍو وَلَا حَیَّ مِثْلَهُ | فَلِلّٰهِ رَیْبُ الْحَادِثَاتِ بِمَنْ وَقَعْ

ترجمہ:

ہمیں ابوعمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادثِ زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

2 ...... فَاِنْ تَکُ قَدْ فَارَقْتَنَا وَتَرَکْتَنَا | ذَوِیْ خَلَّةٍ مَا فِی انْسِدَادٍ لَهَا طَمَعْ

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

3 ...... فَقَدْ جَرَّ نَفْعًا فَقْدُنَا لَکَ اَنَّنَا | اَمِنَّا عَلٰی کُلِّ الرَّزَایَا مِنَ الْجَزَعْ

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

Marfat.com

وقال بعض بنی أسد (الکامل)

①...... بَكِّيْ عَلٰى قَتْلٰى الْعَدَانِ فَاِنَّهُم	طَالَتْ اِقَامَتُهُم بِبَطْنِ بَرَامٖ

ترجمہ:

اے خاتون! تو عدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کررہے ہیں۔

②...... كَانُوا عَلَى الْاَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّقٍ	وَلِقَوْمِهِم حَرَمًا مِنَ الْاَحْرَامِ

ترجمہ:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائدہ:

مُحَرِّقٌ سے مراد عمر بن نہد ہے؛ کیونکہ اس نے بنو دارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلا دیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلا دیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا سخی ہے۔

③...... لَاتَهْلِكِيْ جَزَعًا فَاِنِّيْ وَاثِقٌ	بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْاَيَّامِ

ترجمہ:

رو کر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حوادث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

④...... عَادَاتُ طَيِّئٍ فِيْ بَنِيْ اَسَدٍ لَهُم	رِيُّ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُسَامٖ

ترجمہ:

بنوطی کی عادتیں بنو اسد میں سرایت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

بنوطی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

Marfat.com

حلیف قوم بنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِیٌّ: خوش منظر۔ خِضَابٌ: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطويل)

❶ نُعِيَ لِيَ اَبُو الْمِقْدَامِ فَاسْوَدَّ مَنْظَرِيْ	مِنَ الْاَرْضِ وَاسْتَكَّتْ عَلَيَّ الْمَسَامِعُ

ترجمہ:

مجھے ابو مقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہوگئی اور میرے کان بہرے ہوگئے۔

مطلب:

ابو مقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اِسْتَكَّتْ: (افتعال) اِسْتَكَّ: بند ہونا۔

❷ وَاَقْبَلَ مَاءُ العَينِ مِنْ كُلِّ زَفْرَةٍ	اِذَا وَرَدَتْ لَم تَسْتَطِعْهَا الْاَضَالِعُ

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کرسکتیں۔

مطلب:

شدت غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو ممدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہِ سرد دل پر درد سے نکلتی ہے کہ قوتِ برداشت جواب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَةٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

Marfat.com

وقال آخر (البسيط)

خَلّی لَنا فَقْدُهم سَمْعًا وَاَبْصارًا	قد کان قَبْلَکَ اَقْوامٌ فُجِعْتُ بِهِم	❶......

ترجمہ:

اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:

فَقْدُهم ''ابوعلی احمد مرزقی کے نسخہ میں ''هُلْكُهم'' ہے۔

إلّا شَفا فَـأمَرَّ الْعَيْشُ اِمْرارًا	اَنْتَ الَّذِیْ لم تَدَعْ سمعًا ولابصرًا	❷......

ترجمہ:

لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہٰذا زندگی تلخ ہوگئی۔

مطلب:

اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی داغِ مفارقت دے گئے مگر قوت سماعت وبصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کردیا۔

حل لغات:

اَمَرَّ: الشیءَ: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْحَقُّ مُرٌّ: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشَّمَرْدَلُ بنُ شَرِيكٍ اَوْ نَهْشَلُ بنُ حَرِّيٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نہشل بن حری ہے، یا شمردل بن شریک ہے (۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ بنوثعلبہ بن یربوع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

دُمُوعِی حَتّی اَسْرَعَ الْحُزْنُ فِیْ عَقْلِیْ	بِنَفْسِیْ خَلِیْلایَ اللَّذانِ تَبَرَّضا	❶......

Marfat.com

ترجمہ:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنہوں نے تھوڑے کر کے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تبرّضا: (تفعّل) تبرّض فلانٌ: تھوڑی چیز پر گذر بسر کرنا۔ صاحِبَہُ او مَالَہُ: تھوڑا تھوڑا لیکر زندگی بسر کرنا۔

② ...... | ولولا الأسیٰ ماعِشْتُ فِی النَّاسِ ساعَۃً | ولٰکنْ اذا ماشِئْتُ جَاوَبَنی مثلی |

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہارِ غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بابُ الأدَب

قال مِسْكِينُ الدَّارِمِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن اُنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن انیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ وَفِتْيَانِ صِدْقٍ لَسْتُ مُطْلِعَ بَعْضِهِمْ	عَلٰى سِرِّ بَعْضٍ غَيْرَ اَنِّيْ جِمَاعُهَا

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ "انی جماعُها" سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا راز دان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلا خوف وخطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کردے گی
بشر راز دلی کہہ کر ذلیل وخوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار ہوتا ہے

❷ لِكُلِّ امْرِئٍ شِعْبٌ مِنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ	وَمَوْضِعُ نَجْوٰى لَا يُرَامُ اِطِّلَاعُهَا

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرگوشی ہوتی ہے، جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

❸ يَظَلُّوْنَ شَتّٰى فِي الْبِلَادِ وَسِرُّهُمْ	اِلٰى صَخْرَةٍ اَعْيَى الرِّجَالَ انْصِدَاعُهَا

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

Marfat.com

کو توڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

اِنْصِدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ اَلصُّبحُ: صبح روشن ہو جانا۔

وقال یحیی بن زیاد الحارثی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابو الفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/ ۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابو العباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

❶ وَلَمَّا رَأَیْتُ الشَّیْبَ لَاحَ بَیَاضُہٗ	بِمَفْرِقِ رَأْسِیْ قُلْتُ لِلشَّیْبِ مَرْحَبًا

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چمکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرِقٌ: من الرَّأْسِ: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

❷ وَلَوْ خِفْتُ اَنِّیْ اِنْ کَفَفْتُ تَحِیَّتِیْ	تَنَکَّبَ عَنِّیْ رُمْتُ اَنْ یَّتَنَکَّبَا

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلوتہی کر لے۔

فائدہ:

"خِفْتُ" سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا﴾ (۷۸/ ۲۷) اي: لا یخافون. بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خِلْتُ ہے۔

Marfat.com

③ وَلٰكِنْ اِذَا مَا حَلَّ كُرْهٌ فَسَامَحَتْ	بِهِ النَّفْسُ يَوْمًا كَانَ لِلْكُرْهِ اَذْهَبَا

ترجمہ:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آپڑے پھر طبیعت اسے قبول کرلے تو طبیعت کا اسے قبول کرلینا اس ناگوار شے کو دور کردیتا ہے۔

فائدہ:

اَذْهَبَا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں "اَذْهَب" صیغہ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ اشد اِذْهابًا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہوسکتا ہے کہ "اَذْهَب" بحذف زوائد ہے۔

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيْدٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید فقعسی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① اِذَا شِئْتَ يَوْمًا اَنْ تَسُوْدَ عَشِيْرَةً	فَبِالْحِلْمِ سُدْ لَا بِالتَّسَرُّعِ وَالشَّتْمِ

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر و تحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

② وَلَلْحِلْمُ خَيْرٌ فَاعْلَمَنَّ مَغَبَّةً	مِّنَ الْجَهْلِ اِلَّا اَنْ تُشَمَّسَ مِنْ ظُلْمِ

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلماً تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کردینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست وحصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہٰذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم و بردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کردیا

Marfat.com

جا۔ ئے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے؛ ”فَاِنَّ صَدْ مَ الشَّرِّ بِالشَّرِّ اَقْرَبُ وَدَفْعَ الْجَهْلِ بِالْجَهْلِ اَحْلَمُ“۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں   ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغَبَّةٌ: انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لِهٰذَا الاَمْرِ مَغَبَّةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ **تَشَمُّسٌ: (تفعّل)** دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عِصَامُ بْنُ عُبَيْدِ الزِّمَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ اَبْلِغْ اَبَا مَسْمَعٍ عَنِّيْ مُغَلْغَلَةً	وَفِي الْعِتَابِ حَيَاةٌ بَيْنَ اَقْوَامِ

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچا دو اور قوموں کے درمیان عتاب میں زندگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغَلْغَلَةٌ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ **العتاب:** مص. **عَتَبَ عليه(ن) عِتَابًا: ملامت** کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ فہمائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہار ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کرلے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہار ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: ”اَلْعِتَابُ خَيْرٌ مِنْ مَكْتُوْمِ الْحِقْدِ“: چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ ”مَنْ عَتَبَ عَلَى الدَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ“: جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہو جائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

❷ اَدْخَلْتَ قَبْلِيْ قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ	فِي الْحَقِّ اَنْ يَدْخُلُوْا الْاَبْوَابَ قُدَّامِيْ

Marfat.com

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کر دیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

❸ لَوعُدَّ قَبرٌ وَقَبرٌ كُنتُ أَكرَمَهم	مَيْتًا وأَبعَدَهُم مِنْ مَنزِلِ الذّام

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور ہوں گا۔

❹ فَقَدْ جَعَلْتُ إِذَا مَا حَاجَتِيْ نَزَلَتْ	بِبَابِ دَارِكَ أَدْلُوهَا بِأَقْوَام

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کر لیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔

احساس مر نہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

أَدْلُو: دَلاَ حَاجَتَهُ (ن) دَلْوًا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شَبِيبُ بْنُ الْبَرْصَاءِ الْمُرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبیب بن یزید بن جمرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایان شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے، پھر جب یہ گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ وإِنِّي لَتَرَّاكُ الضَّغِينَةِ قد بَدَا	ثَرَاهَا مِنَ الْمَولَى فلا أَسْتَثِيرُهَا

ترجمہ:

بے شک میں اس کینے کو جس کا اثر میرے چچا زاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھالتا نہیں۔

Marfat.com

حل لغات:

اَلضَّغِينَۃُ: کینہ۔ ج: ضَغَائِنُ. اَسْتَثِيرُ: (استفعال) اِسْتِثَارٌ: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گرد وغبار اڑانا۔ اس کے حروف اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

② مَخَافَةَ اَنْ تَجْنِيَ عَلَيَّ وَاِنَّمَا	يَهِيجُ كَبِيرَاتِ الْاُمُورِ صَغِيرُهَا

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

③ لَعَمْرِيْ لَقَدْ اَشْرَفَتْ يَومَ عُنَيْزَةٍ	عَلٰى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِيْ مَرِيْرُهَا

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

عُنَيزَة: جگہ کا نام ہے۔ مَرِيْر: عزتِ نفس اور پختہ ارادہ۔ مضبوط بٹی ہوئی رسی۔

④ تَبَيَّنُ اَعْقَابُ الْاُمُوْرِ اِذَا مَضَتْ	وَتُقْبِلُ اَشْبَاهًا عَلَيْكَ صُدُوْرُهَا

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔

بات جو بھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

⑤ اِذَا افْتَخَرَتْ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لَمْ تَجِدْ	سِوٰى مَا ابْتَنَيْنَا مَا يَعُدُّ فُخُوْرُهَا

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابل فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

⑥ فَلَا خَيْرَ فِي الْعِيْدَانِ اِلَّا صِلَابُهَا	وَلَا نَاهِضَاتُ الطَّيْرِ اِلَّا صُقُوْرُهَا

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

Marfat.com

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصَّقْر: شکرا۔

7 الَـم تَـرَ اَنَّـا نُـورُ قَـومٍ وَاِنَّمَـا | يُبَيِّنُ فِـى الظَّلْـمَـاءِ لِلنَّـاسِ نُورُهَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزنی (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۴ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفوودرگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 لَعَمْرُكَ مَا اَدْرِىْ وَاِنِّى لَاَوْجَلُ | عَلٰى اَيِّنَا تَغْدُو الْمَنِيَّةُ اَوَّلُ

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کسے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

2 وَاِنِّى اَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لَم اَخُنْ | اِنْ اَبْزَاكَ خَصْمٌ اَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ

ترجمہ:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّیءُ (ن) نُبُوًّا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جمنا۔

Marfat.com

③ أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِیْ عَدَاوَۃٍ	وَاَحْبِسُ مَالِی اِنْ غَرِمْتَ فَاَعْقِلُ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

④ واِنْ سُؤْتَنِیْ یومًا صَفَحْتُ اِلٰی غد	لِیُعْقِبَ یومًا مِنْکَ آخَرُ مُقْبِلُ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تاکہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

⑤ کَاَنَّکَ تَشْفِیْ مِنْکَ دَاءً مَسَاءَتِیْ	وَسُخْطِیْ وما فِی رَیْبَتِیْ ما تَعَجَّلُ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیر خواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

⑥ واِنِّی علی اَشْیاءَ مِنْکَ تُرِیْبُنِیْ	قدیمًا لَذُوْ صَفْحٍ علی ذاکَ مُجْمِلُ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آرہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسن سلوک کرتا آرہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے
کوئی روئے تو آنسوں پونچھ دوں اپنے دامن سے

⑦ سَتَقْطَعُ فِی الدنیا اِذاما قَطَعْتَنِیْ	یَمِیْنَکَ فَانْظُرْ اَیَّ کَفٍّ تَبَدَّلُ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹے گا پھر دیکھ کہ کسے بدل بناتا ہے۔

Marfat.com

مطلب:

سوچ سمجھ کر تعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

⑦...... وفِی النّاسِ اِنْ رَثَّتْ حِبالُکَ واصِل	وفی الأرضِ عَنْ دَارِ القِلٰی مُتَحَوَّلُ

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہوگئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَثَّت: رَثَّ الثَّوبُ (ن، ض، س) رَثَاثَۃً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

⑨...... اِذَا اَنْتَ لم تُنْصِفُ اَخاکَ وَجَدْتَہٗ	عَلٰی طَرَفِ الْھِجْرانِ اِنْ کان یَعْقِلُ

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہوا تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

⑩...... ویَرْکَبُ حَدَّ السَّیْفِ مِنْ اَنْ تَضِیْمَہٗ	اِذَا لم یَکُنْ عَنْ شَفْرَۃِ السَّیْفِ مَزْحَلُ

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہوگا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَزْحَلُ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلُ کا لفظ ہے۔

⑪...... وکُنْتُ اذا ما صاحبٌ رَامَ ظِنَّتِی	وَبَدَّلَ سُوْءً بِالَّذِیْ کنتُ اَفْعَلُ

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

Marfat.com

⑫ قَلَبْتُ لَهُ ظَهْرَ الْمِجَنِّ فَلَمْ أَدُمْ | عَلَى ذَاكَ إِلَّا رَيْثَ مَا أَتَحَوَّلُ

ترجمہ:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

رَيْثُ: دیر، تاخیر، سستی۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ عُجْلَةٍ تَهَبُ رَيْثًا": کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر "ما" داخل ہوتا ہے۔

⑬ إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ | إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

ترجمہ:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قَمِيئَةَ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قمیئہ بن ذریح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ ق ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① يَا لَهْفَ نَفْسِي عَلَى الشَّبَابِ وَلَمْ | أُفْقِدْ بِهِ إِذْ فَقَدْتُهُ أَمَمَا

ترجمہ:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

أَمَمٌ: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

② إِذْ أَسْحَبُ الرَّيْطَ وَالْمُرُوطَ إِلَى | أَدْنَى تِجَارِي وَأَنْفُضُ اللِّمَمَا

ترجمہ:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوا اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوا قریبی ے خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

الرَّيط: مف: الرَّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ الْمُرُوطُ: مف: الْمِرْطُ: اون کا ریشم یا کسری

Marfat.com

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تِجَارٌ: وتَجرٌ وتُجّارٌ: مف: التَّاجِر: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ اَللِّمَمُ: مف: اَللِّمَّةُ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ اَللَّمَمُ: چھوٹے گناہ جیسے بوسۂ شہوت، نظرِ شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القرآن المجید: ﴿اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۳۲/۵۳)

③ لا تَغْبِطِ الْمَرْءَ اَنْ يُقَالَ لَهُ	اَمْسٰى فَلَانٌ لِسِنِّهٖ حَكَمَا

ترجمہ:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائدہ:

"اَمْسٰى فَلَانٌ لِسِنِّهٖ" ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں "اضحى فلان لعمره" اور بیروت کے نسخے میں "اضحى" ہے۔

④ اِنْ سَرَّهٗ طُوْلُ عُمْرِهٖ فَلَقَدْ	اَضْحٰى عَلَى الْوَجْهِ طُوْلُ مَا سَلِمَا

ترجمہ:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال اياس بن القائف (الطويل)

① تُقِيْمُ الرِّجَالُ الْاَغْنِيَاءُ بِاَرْضِهِمْ	وَتَرْمِي النَّوٰى بِالْمُقْتِرِيْنَ الْمَرَامِيَا

ترجمہ:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

① فَاَكْرِمْ اَخَاكَ الدَّهْرَ مَا دُمْتُمَا مَعًا	كَفٰى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا

ترجمہ:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

Marfat.com

فَقَدْتُ صَدِيْقِي والبلادُ كماهِيَا	①……إذَا زُرْتُ أرضًا بعدَ طولِ اجْتِنَابِها

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربيعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن مقروم ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہے انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے اور دولتِ ایمان سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اونٹنی عمرو نہشلی کو بیچی، نہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے نہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

بَعِيْدٍ قلبُهُ حُلْوِ اللِّسَانِ	①……وَكَمْ مَنْ حَامِلٍ لِي ضَبَّ ضِغْنٍ

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زبان ہیں۔

حل لغات:

ضَبَّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غصہ ہونا، کینہ رکھنا۔ علي مافي نفسه: دل کی بات چھپانا۔ ضِغْن: سخت چھپی ہوئی دشمنی، زبردست کینہ۔ فی القرآن المجید: ﴿أن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ﴾ (۳۱/۴۷) جھکاؤ۔ بغل، گود۔ جانب، پہاڑ کا پہلو۔ ج: اَضْغَانٌ. بَعِيْدٍ: بیروت کے نسخے میں "طَوِيْلٍ" ہے۔

بِشَغْبٍ مِنْ لِسَانٍ تَيَّحَانِ	②……ولو أنِّي أشاءُ نَقَمْتُ مِنْهُ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

"مِنْ" "ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "او" ہے۔ ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

3 ولٰكِنّي وَصَلْتُ الْحَبْلَ مِنْهُ	مُوَاصَلَةً بِحَبْلِ أَبِي بَيَانِ

ترجمہ:

لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

4 وضَمْرَةَ إِنَّ ضَمْرَةَ خَيْرُ جَارٍ	عَلِقْتُ لَهُ بِأَسْبَابٍ مِتَانِ

ترجمہ:

اور ضمرہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمرہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں۔

1 هِجَانُ الْحَيِّ كَالذَّهَبِ الْمُصَفّٰى	صَبِيْحَةَ دِيْمَةٍ يَجْنِيْهِ جَانِ

ترجمہ:

ضمرہ قوم کا خالص النسب سردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی صبح چننے والا چنتا ہے۔

مطلب:

رات کو سونے کی کان پر بارش برسے تو صبح کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے بآسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:

هِجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دِيْمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دِيَمٌ و دُيُومٌ۔

وقال سُلْمِيُّ بن ربيعة (المتدارك)

1 إِنَّ شِوَاءً وَنَشْوَةً	وَخَبَبَ الْبَازِلِ الْأَمُوْنِ

ترجمہ:

بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشہ دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پرامن چال۔

فائدہ:

چار اشعار میں "إِنَّ" کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

شِوَاءٌ: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔روسٹ۔نَشْوَةٌ:(اسم مرۃ) شراب کی بدمستی یا ابتدائی مستی۔ خَبَب: ایک قسم کی چال۔البازِلِ: پورے نو سال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْأَمُوْن: مضبوط خلقت والی۔

❷ يُجَشِّمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوٰى	مَسَافَةَ الْغَائِطِ الْبَطِيْنِ

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست وکشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

اَلْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔پاخانہ۔کنایۃً پاخانہ کرنا۔فی القرآن المجید:﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ﴾ (۴/۴۳) ج: غُوْطٌ وغِياطٌ.

❸ وَالْبِيْضَ يَرْفُلْنَ كَالدُّمٰى	فِي الرَّيْطِ وَالْمُذْهَبِ الْمَصُوْنِ

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مٹک مٹک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلْنَ: رَفَلَ(ن) رَفْلاً: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔اَلدُّمٰى: مف: الدُّمْيَةُ: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔تراشا ہوا بت۔گڑیا۔

❹ وَالْكُثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا	وشِرَعَى الْمِزْهَرِ الْحَنُوْنِ

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش وراحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

شِرَعَ: مف: الشِّرْعُ: مانند، مثل۔کمان سارنگی کا تانت۔اَلْمِزْهَر: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلانے والا، مہمان نواز۔ج: مَزَاهِرُ. اَلْحَنُوْن: مہربان، بے حد مشفق۔وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔آواز

نکالنے والی کمان۔شوق کی وجہ سے غمگین۔

5 ...... مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتٰى	لِلدَّهْرِ وَالدَّهْرُ ذُوْ فُنُوْن

ترجمہ:

یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اور نوجوان زمانے کے لئے ہے اور زمانے کے کئی رنگ ہیں۔

6 ...... وَالْعُسْرُ كَالْيُسْرِ وَالْغِنٰى	كَالْعُدْمِ وَالْحَيُّ لِلْمَنُوْن

ترجمہ:

تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہے اور مالداری فقر کی طرح ہے اور زندہ موت کے لئے ہے۔

7 ...... اَهْلَكْنَ طَسْمًا وَبَعْدَهٗ	غَذِيَّ بَهْمٍ وَذَا جُدُوْن

ترجمہ:

حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اور جدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:

ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ عکس بن یشرح بن حارث بن صیفی بن سبا، بلقیس کا دادا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:

غَذِيّ: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔**بَهْمٌ:** وبِهَامٌ: مف: اَلْبَهْمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ (مذکر ومؤنث)۔**اَلْبَهِيْمَةُ:** چوپایہ (درندے کے علاوہ) ج: بَهَائِمُ. فی القرآن المجید: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ﴾ (۱/۵)

8 ...... وَاَهْلَ جَاشٍ وَمَارِبٍ	وَحَيَّ لُقْمَانَ وَالتُّقُوْن

ترجمہ:

اور جاش اور مارب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:

موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بابُ النَّسِيبِ

نسیب:

عورت کے حسن و جمال کو ذکر کرنا اور عورت کی محبت کی وجہ سے "عاشق" پر جو بیتی اس کی خبر دینا۔ نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کو اور ان کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔ غزل کہلاتا ہے۔

وقال الصِّمَّةُ بنُ عَبدِ اللهِ القُشَيرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبداللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۴ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: "۱۰۰" اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو "۱۰۰" اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے "۱۰۰" اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گذار دی۔

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

❶ حَنَنْتَ إِلَى رَيَّا وَنَفْسُكَ بَاعَدَتْ	مَزَارَكَ مِنْ رَيَّا وَشَعْبَا كُمَا مَعَا

ترجمہ:

تو "ریا" کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا؛ حالانکہ تمہارے قبیلے ایک ہی جگہ رہ رہے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار   آ گئی بیچ میں دیوار من و تو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَّدَتْ کے معنی میں ہے۔ اور باب مفاعلة، تفعیل کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَفْتُ

Marfat.com

وَضَعُفتُ، اس کی مثال قرآن میں ہے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۹/۳۴)

وَتَجْزَعَ أَنْ دَاعِي الصَّبَابَةِ أَسْمَعَا	2 ...... فَمَا حَسَنٌ أَنْ تَأْتِيَ الْأَمْرَ طَائِعًا

ترجمہ:
تو یہ اچھی بات نہیں کہ تُو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:
تُو بخوشی محبوبہ سے دور ہوا اب اگر آتشِ عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

وَقَلَّ لِنَجْدٍ عِنْدَنَا أَنْ يُوَدَّعَا	3 ...... قِفَا وَدِّعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمٰى

ترجمہ:
ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا	4 ...... بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرُّبَا

ترجمہ:
میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:
الرُّبَا: مف: اَلرُّبْوَةُ وَالرَّبْوَةُ وَالرِّبْوَةُ: ٹیلہ۔ فی القران المجید: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲/۲۶۵) اَلْمُصْطَافُ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ اَلصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔ ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْيَافٌ وَصُيُوفٌ.

إِلَيْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَيْنَكَ تَدْمَعَا	5 ...... فَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمٰى بِرَوَاجِعٍ

ترجمہ:
مقام حمی کی شامیں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تا کہ غمِ دل ہلکا ہو)

وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں میں نے سونپے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

Marfat.com

6 ...... | وَلَمَّا رَأَيْتُ الْبِشْرَ اَعْرَضَ دُوْنَنَا | وَجَالَتْ بَنَاتُ الشَّوْقِ يَحْنِنَّ نُزَّعَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آگیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق واشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

"وَجَالَتْ" ابو علی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "وحالت" ہے۔

7 ...... | بَكَتْ عَيْنِيَ الْيُسْرٰى فَلَمَّا زَجَرْتُهَا | عَنِ الْجَهْلِ بَعْدَ الْحِلْمِ اَسْبَلَتَا مَعًا |
|---|---|

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر و تحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ بہنے لگیں۔

سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں   اشک پیہاں دیدہ ءِ انساں سے ہوتے ہیں رواں

8 ...... | تَلَفَّتُّ نَحْوَ الْحَيِّ حَتّٰى وَجَدْتُنِيْ | وَجِعْتُ مِنَ الْاَصْغَاءِ لِيْتًا وَاَخْدَعَا |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لِيْتًا: گردن کا پہلو۔ ج: اَلْيَاتٌ. اَخْدَعٌ: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ فی الحدیث: ((اَنَّهُ اِحْتَجَمَ علی الْاَخْدَعَيْنِ والكَاهِلِ)).

9 ...... | وَاَذْكُرُ اَيَّامَ الْحِمٰى ثُمَّ اَنْثَنِيْ | عَلٰى كَبِدِيْ مِنْ خَشْيَةٍ اَنْ تَصَدَّعَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں مقام حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف متوجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پر مسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

Marfat.com

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا پرانی یادیں چھوڑ دو۔

پڑے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسماں کے لئے

وقال آخر (الطويل)

❶......وَنُبِّئْتُ لَيْلٰى اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَةٍ	اِلَيَّ فَهَلَّا نَفْسُ لَيْلٰى شَفِيْعُهَا

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلی نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلی خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔

اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے تو جو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

❷......أَأَكْرَمُ مِنْ لَيْلٰى عَلَيَّ فَتَبْتَغِي	بِهِ الْجَاهَ اَمْ كُنْتُ امْرَءً لا اُطِيْعُهَا

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلی سے زیادہ معزز ہے کہ لیلی اس کے ذریعے مقام ومرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ لیلی کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلی نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلی خود چل کر آتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

اَلْجَاهُ: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقالَ ابنُ الدُّمَيْنَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن دمینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶......اَمَا يَسْتَفِيْقُ الْقَلْبُ اِلَّا انْبَرٰى لَهُ	تَوَهُّمُ صَيْفٍ مِنْ سُعَادَ وَمَرْبَعِ

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب "سعاد" کے ساتھ موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گذارے تیرے
وہ قرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

اِنْبَرٰی: (انفعال) لہٗ: پیش آنا۔ صَیْفٌ: گرمی کا موسم۔ فی القرآن المجید: ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اِیْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْیَافٌ وَصُیُوْفٌ. "سعاد" شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

2	مَتٰی تَعْرِفِ الْاَطْلَالَ عَیْنُکَ تَدْمَعِ	اُخَادِعُ عَنْ اَطْلَالِهَا الْعَیْنَ اِنَّهٗ

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔

جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر وایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

اُخَادِعُ: (مفاعلۃ) خادعہٗ: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ العینَ: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات میں شک ڈالنا۔ فی القران المجید: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۴/۱۴۲) اَطْلَالٌ: مف: اَلطَّلَلُ: کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات۔ پانی کی سطح۔

3	وَهٰذِیْ وُحُوْشٌ اَصْبَحَتْ لَمْ تُبَرْقِعِ	عَهِدْتُ بِهَا وَحْشًا عَلَیْهَا بَرَاقِعٌ

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسیناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین وجمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آرہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخیِ طبع ہے۔

جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محو تماشہ دیدۂ اہل نظریاں تھے

حل لغات:

وَحْشٌ: وُوُحُوْش: مف: وَحْشِیٌّ: جنگلی جانور، درندے (مذکر ومؤنث) فی القرآن المجید: ﴿وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾ (۸۱/۵) بَرَاقِع: مف: اَلْبُرْقَعُ: نقاب، برقع۔ چوپائے کا منہ بند۔

Marfat.com

وقال آخر (الطويل)

❶ فَيارَبِّ إنْ أَهْلِكْ ولم تُرْوِ هامَتِي | بِلَيْلَى أَمُتْ لا قَبْرَ أَعْطَشُ مِنْ قَبرِي

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مرگیا کہ تو نے آپ لیلی سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

❷ وَإنْ أَكُ عن لَيلَى سَلَوْتُ فإنَّما | تَسَلَّيْتُ عن يَأْسٍ ولم أَسْلُ عن صَبْرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے رخی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بے رخی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دلِ ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلا الشيءَ وعنهُ (ن) سَلْوًا: بھول جانا۔ تسلی پانا۔ بے غم ہونا۔

❸ وإنْ يَكُ عن لَيلَى غِنًى وتَجَلُّدٌ | فَرُبَّ غِنَى نَفْسٍ قَرِيبٌ مِنَ الفَقْرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے نیازی اور صبر واستقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج:۲، ص۸۵۹ بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہوگیا تو بے رخی کرنے لگا ورنہ بخوشی محبوبہ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلُّدٌ: اظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

Marfat.com

وقال آخر (البسيط)

وَالْعَقْلُ مُتَّلِهٌ وَالْقَلْبُ مَشْغُوْلُ	1 يَوْمَ ارْتَحَلْتُ بِرَحْلِي قَبْلَ بَرْذَعَتِي

ترجمہ:
جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:
بَرْذَعَةٌ: وَالبَرْدَعَةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَّلِهٌ: فا(افتعال) اِتَّلَهَ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

اِثْرَ الْحُدُوْجِ الْغَوَادِيْ وَهُوَ مَعْقُوْلُ	2 ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى نِضْوِيْ لِاَبْعَثَهُ

ترجمہ:
پھر میں اپنے لاغر اونٹ کی طرف پھرا تا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:
ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق وعجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کر دیا۔

حل لغات:
نِضْوٌ: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ اَلْحُدُوْجُ: مف: اَلْحِدْجُ: بوجھ۔ عورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جِرَانُ الْعَوْدِ (الطويل)

مِنَ الشَّوْقِ اِثْرَ الظَّاعِنِيْنَ تَصَدَّعُ	1 اَيَا كَبِدًا كَادَتْ عَشِيَّةَ غُرَّبٍ

ترجمہ:
اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے قریب ہے۔

Marfat.com

حل لغات:

الظَّاعِنِيْنَ :فا. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: روانہ ہونا، چلنا۔

مُتَسَرِّعُ مَضَى مَنْ فِيْ وَلَا مُقَامٌ	بِغُرَّبَ اَقَامَ فِيْمَنْ مَا عَشِيَّةَ ......❷

ترجمہ:

اس شام کہ مقام غرب میں جو ٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پر ٹھہرنے والا نہیں اور نہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وقال الحسينُ بْنُ مُطَيْرٍ الْاَسَدِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حسین بن مطیر اسدی ہے (متوفی ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

عَلٰى كَبِدِيْ جَمْرًا بَطِيًّا خُمُوْدُهَا	لَقَدْ كُنْتُ جَلْدًا قَبْلَ اَنْ تُوْقِدَ النَّوٰى ......❶

ترجمہ:

میں طاقتور نوجوان تھا میرے جگر پر ایسی آگ بھڑکنے سے پہلے جو دیر سے بجھتی ہے۔

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَمْرٌ: وجِمَارٌ وجَمَرَاتٌ: انگارہ۔ چھوٹی کنکری۔ سخت اندھیرا۔ "جَمْرًا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "نَارًا" ہے۔

اِذَا قَدُمَتْ اَيَّامُهَا وَعُهُوْدُهَا	وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ تَمُوْتَ صَبَابَتِيْ ......❷

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اور زمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

عِهَادَ الْهَوٰى تُوْلٰى بِشَوْقٍ يُعِيْدُهَا	فَقَدْ جَعَلَتْ فِيْ حَبَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَشَا ......❸

Marfat.com

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برسائی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے اوتار رہا ہے۔

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز وتب وتاب اول سوز وتب وتاب آخر

حل لغات:

الْحَشَا: جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: أَحْشَاء. عِهَادٌ: مف: عَهْدَةٌ: موسم کی پہلی بارش۔ اس بارش کی جگہ۔

۵ ...... بِسُوْدٍ نَوَاصِيْهَا وَحُمْرٍ أَكُفُّهَا ‖ وَصُفْرٍ تَرَاقِيْهَا وَبِيْضٍ خُدُوْدُهَا

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرد اور رخسار گورے چٹے ہیں۔

۶ ...... مُخَصَّرَةِ الْأَوْسَاطِ زَانَتْ عُقُوْدَهَا ‖ بِأَحْسَنَ مِمَّا زَيَّنَتْهَا عُقُوْدُهَا

ترجمہ:

پتلی کمر والیاں جنہوں نے اپنے زیورات کو خوبصورت کیا اس سے زیادہ جو زیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: مذکر: الْمُخَصَّرُ: باریک کمر والا۔

۷ ...... يُمَنِّيْنَنَا حَتّٰى تَرِفَّ قُلُوْبُنَا ‖ رَفِيْفَ الْخُزَامٰى بَاتَ طَلٌّ يَجُوْدُهَا

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل خزامی کی طرح جھومنے لگتے ہیں جس پر رات کو شبنم نے سخاوت کی ہو۔

حل لغات:

تَرِفُّ: رَفَّ (ض) رَفًّا: پھڑکنا۔ اَلْخُزَامٰى: لیونڈر، ایک خوشبودار پودا جس کے پھول اور شاخیں انتہائی خوشبودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صَخرٍ اَلْهُذَلِیُّ (الطويل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام ابوصخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... اَمَا وَالَّذِیْ اَبْکٰی واَضْحَکَ وَالَّذِیْ	اَمَاتَ واَحْیَا وَالَّذِیْ اَمْرُہُ الْاَمْر

ترجمہ:

سنو! قسم ہے اس کی جو رلاتا اور ہنساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

1 ...... لقد ترَکَتْنِیْ اَحْسُدُ الْوَحْشَ اَنْ اَرٰی	اَلِیْفَیْنِ مِنھا لا یَرُوْعُھُمَا الذُّعْرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کردیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

اَلذُّعْرُ: خوف وگھبراہٹ۔

3 ...... فیا حُبَّھَا زِدْنِیْ جَوًی کُلَّ لَیْلَۃٍ	ویا سَلْوَۃَ الْاَیَّامِ مَوْعِدُکِ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت! ہر رات آتش عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی! تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوًی: غم وعشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش وجلن، سینہ کی ایک بیماری، بیماری کا کھنچ جانا۔

4 ...... عُجِبْتُ لِسَعْیِ الدھرَ بینی وبینھا	فلمّا انْقَضٰی مابیننا سَکَنَ الدھر

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہوگئی تو زمانہ خاموش ہوگیا۔

Marfat.com

5 وما هو اِلَّا اَنْ اَرَاهَا فُجَاءَةً	فَاُبْهَتَ لا عُرْفَ لَدَیَّ ولا نُكْرُ

ترجمہ:

اور میرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک محبوبہ کو دیکھوں اور حیران وششدر ہو جاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولئے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے

ابہت: بَهِتَ: (س) بَهْتًا: ہکا بکا رہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہو کر خاموش ہو جانا، دلیل سے مغلوب ہو کر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضًا (الكامل)

1 بِيَدِ الَّذِیْ شَغَفَ الْفُؤَادَ بِكُم	تَفْرِيْجُ مَا اَلْقٰی مِنَ الْهَمِّ

ترجمہ:

جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

2 يُقِرُّ عينی وهی نازِحَةٌ	ما لا يُقِرُّ بعينِ ذِی الْحِلْمِ

ترجمہ:

میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

3 اِنِّی اَرٰی واَظُنُّ اَنْ سَتَرٰی	وَضَحَ النَّهارِ وعالِیَ النَّجْمِ

ترجمہ:

میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب محبوبہ بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

4 وَلَيْلَةٌ منها تَعُوْدُ لَنا	مِنْ غيرِ ما رَفَثٍ ولا إثْمِ

ترجمہ:

اور محبوبہ کے ساتھ مجھے ایک ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

حل لغات:

رَفَثٌ: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا

جِدَالَ فِيْ الْحَجِّ﴾ (۲/۱۹۷) اَلرَّفَثُ: جماع، عورت کے ساتھ صحبت خواہی۔ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (۲/۱۸۷)

5	
مِـمَّـا مَـلَـكْـتُ وَمِـنْ بَـنِـيْ سَـهْـم	اَشْهٰـى اِلـٰى نفـسـى ولـو نُـزِحْـتُ

ترجمہ:

مجھے سب سے زیادہ پسند ہے پھر اگر چہ مجھے ساری جائیداد اور بنوسہم سے نکال دیا جائے۔

حل لغات:

نُزِحْتُ: نَزَحَ (ف، ض) نَزْحًا: دور ہونا۔ گھر دور ہونا۔

6	
فَـعَـجِـلْـتِ قبلَ الـموتِ بِـالـصُّـرْم	قـد كـان صُـرْمٌ فِـي الْـمَـمَـاتِ لَـنَـا

ترجمہ:

ہماری جدائی موت کی صورت میں مقدر تھی لیکن محبوبہ تو نے موت سے پہلے جدائی کرنے میں جلدی کی۔

حل لغات:

صُرْمٌ: مص. قطع تعلقی۔

1	
بَيْـنَ الْـجَـوانِـحِ مُـضْـرِعٌ جِـسْـمِـي	ولـمَّـا بَـقِـيْـتُ لَـيَـبْـقَـيَـنَّ جَـوًى

ترجمہ:

جب تک میں زندہ رہوں گا یقیناً میری پسلیوں کے درمیان سوزش عشق باقی رہے گی جو میرے جسم کو کمزور کر دے گی۔

نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ کام دیتا ہے اک سانس باقی ہے جو تیرا نام لیتا ہے

حل لغات:

مُضْرِعٌ: فا. (افعال) اَضْرَعَ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔

8	
ثُـمَّ افْـعَـلِـيْ مَـاشِـئْـتِ عَـنْ عِـلْـمِ	فَـتَـعَـلَّـمِـيْ اَنْ قـد كَـلِـفْـتُ بِـكـم

ترجمہ:

تو جان لے کہ میں تیرا عاشق زار ہوں پھر علم کے باوجود جو مرضی کر۔

حل لغات:

كَلِفْتُ: كَلِفَ به (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابنُ اُذَيْنَةَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن یحیی بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء ومحدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

❶ اِنَّ الَّتِیْ زَعَمَتْ فُؤَادَکَ مَلَّهَا	خُلِقَتْ هَوَاکَ كَمَا خُلِقْتَ هَوًى لها

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

❷ بَيْضَاءُ بَاكَرَهَا النَّعِيْمُ فَصَاغَهَا	بِلَبَاقَةٍ فَأَدَقَّهَا وَأَجَلَّهَا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انہوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلاً کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی وکشادگی اچھی لگتی ہے مثلاً سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

❶ حَجَبَتْ تَحِيَّتَهَا فقلتُ لِصَاحِبِیْ	مَا كَانَ أَكْثَرَهَا لَنَا وَأَقَلَّهَا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کر دیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کر دیا۔

❶ واذا وَجَدْتُ لَهَا وَسَاوِسَ سَلْوَةٍ	شَفَعَ الضَّمِيْرُ إِلَى الْفُؤَادِ فَسَلَّهَا

Marfat.com

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ وسوسے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے وسوسوں کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِس: مف: اَلْوَسْوَسَۃُ: خیال بد، اس کے لغوی معنی محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو ورغلانے، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال وارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیتوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اَلضَّمِیْرُ: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے انت، انا وغیرہ۔ ج: ضَمَائِرُ۔

وقال آخر (الطویل)

1...... اَمَا وَالَّذِیْ حَجَّتْ لَہُ الْعِیْسُ تَرْتَمِیْ | لِمَرْضَاتِہٖ شُعْثٌ طَوِیْلٌ ذَمِیْلُھَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِیْلُ: مص. ذَمَلَ البعِیرُ (ن) ذَمِیْلاً: اونٹ کا تیز وسبک چلنا۔

2...... لَئِنْ نَائِبَاتُ الدھرِ یومًا اَدَلْنَ لی | عَلٰی اُمِّ عمرٍو دَوْلَۃً لا اُقِیْلُھَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادث زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایام فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایام وصال

Marfat.com

میں اسی قدر راحت وسرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

اُقِیْلُ: اَقَالَهُ البَیْعُ: بیع فسخ کرنا۔ اللّٰہُ عَثْرَتَکَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غلطی سے درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطویل)

❶ وکنتَ اِذَا اَرْسَلْتَ طَرْفَکَ رَائِدًا	لِقَلْبِکَ یَوْمًا اَتْعَبَتْکَ الْمَنَاظِرُ

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر تو من پسند اشیاء مثلاً حسن وجمال عمدہ مکان وپارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہوگا۔

ہر طرف ایک صنم خانۂ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اُسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قائد، رہبر (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ بتانے کے لئے چلنے والا) میجر۔ رَائِدُ العَیْنِ: آنکھ کی کنک۔ ج: رَوَائِد.

❶ رَاَیْتَ الَّذِیْ لَا کُلُّهُ اَنْتَ قَادِرٌ	عَلَیْهِ وَلَا عَنْ بَعْضِهٖ اَنْتَ صَابِرُ

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہوگی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

❶ اَقُوْلُ لِصَاحِبِیْ وَالْعِیْسُ تَهْوِیْ	بِنَا بَیْنَ الْمُنِیْفَةِ فَالضِّمَارِ

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں منیفہ اور ضمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

Marfat.com

❷...... تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيمِ عَرَارِ نَجْدٍ | فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَارِ

ترجمہ:

کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہو لو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

❸...... أَلَا يَا حَبَّذَا نَفَحَاتُ نَجْدٍ | وَرَيَّا رَوْضِهِ بَعْدَ الْقِطَارِ

ترجمہ:

سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:

نَفَحَاتٌ: مف: نَفْحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم لپیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ (۲۱/۴۶) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرَّوْضَةُ: باغ۔

❶...... وَأَهْلُكَ إِذْ يَحُلُّ الْحَيُّ نَجْدًا | وَأَنْتَ عَلَى زَمَانِكَ غَيْرُ زَارِ

ترجمہ:

اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل، جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

❶...... شُهُورٌ يَنْقَضِينَ وَمَا شَعَرْنَا | بِأَنْصَافٍ لَهُنَّ وَلَا سِرَارِ

ترجمہ:

مہینے گزر گئے ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلا نہ ہی آخر کا۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطويل)

❶...... وَمِمَّا شَجَانِي أَنَّهَا يَوْمَ أَعْرَضَتْ | تَوَلَّتْ وَمَاءُ الْعَيْنِ فِي الْجَفْنِ حَائِرٌ

ترجمہ:

جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پلک

Marfat.com

میں چھلکنے کے قریب تھے۔

فلما اَعَادَتْ مِنْ بَعِيْدٍ بِنَظْرَة ②	اِلَىَّ الْتِفَاتًا اَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہا دیے۔

وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

اَلْمَحَاجِرُ: مف: اَلْمَحْجِرُ فی العینِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطويل)

ولما رأيتُ الْكَاشِحِيْنَ تَتَبَّعُوْا ①	هَوانا وَاَبْدَوْا دُوْنَنا نَظْرًا شَزْرًا

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کر رہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلْكَاشِحِيْنَ: فا. مف: اَلْكَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَزْرٌ: نفرت کی نگاہ، نگاہِ حقارت۔ غضب آلود نگاہ۔

جَعَلْتُ وَمَابِيْ مِنْ جَفاءٍ ولا قِلًى ②	اَزُوْرُكُم يومًا واَهْجُرُكم شهرًا

ترجمہ:

تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بداخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المنّان الحنّان الفتّاح العلّام الوهّاب الستّار الغفّار وصلواتهٗ على سيّدنا وسندنا ومأوانا وملجأنا نبيّنا محمّد وأصحابه وآله الطيّبين الطاهرين الأبرار الأخيار.

أبو الحسن قادری بن محمد صادق عليه رحمة الله الخالق

يوم الخميس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

١٠ ربيع الثاني ١٤٢٩هـ، ١٧ ابريل ٢٠٠٨م

Marfat.com

اصولِ تکفیر

تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآراء تحریر

●

تصنیف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ

●

نظامیہ کتاب گھر لاہور

Marfat.com

تعلموا النحو فانہ جمال للوضیع وترکہ ھجنۃ للشریف

موسوعہ قواعد النحو

تبصیر

اردو شرح

نحو میر

سردار احمد حسن سعیدی

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40۔ اردو بازار، لاہور

0301 4377868

Marfat.com

ہماری مطبوعات

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور

0301-4377868